صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۴	۷	کرایا	کردیا
"	۱۱	ذبح	بعد ذبح
"	۸	پلادی	جلادی
"	۶	چکی	چکی مین
"	۲۰	اسیار	استیلار
"	۲۲	خنگل	جنگل مین
۱۲۵	۳	اشیلا	استیلار
"	۹	سکیگا	لے سکیگا
۱۲۷	۸	وصول	اصول
"	۴	تندار بالشبہات	تندرر بالشبہات
۱۲۸	۱	تبع	ساتھ
"	۱۳	بیاحق	بناحق
"	۲۳	سقوطا	سقوط
"	۲۳	سوقوف	وقوف
۱۳۱	۴	رضاعت	اضاعت
"	۱۱	سضاہرت ثابت	مضاہرت ثابت
		ہوسکنی ہے	ہوسکتی ہے
"	۲۲	ضمن	ضمان
۱۳۲	۱۱	پتنیک	بہنگ
"	۱۹	حصانت	عضانت
۱۳۳	۱	متحاصہ	متحاضہ
"	۱۱	وبیان کالاسافط	وبیان ان لساقط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۳	۱۹	تعزیت	نوبت
"	۲۰	کوسے	کوٹی
"	۲۱	مین	مین نے
۱۳۴	۱۱	نمار	نماز
"	۲۲	شمی	سمٹی
"	۲۳	نصفنو	تصفیق
۱۳۵	۳	شلین	سیلین
"	۵	اورسزا آئے	اور بیٹی رہی
"	۱۰	سنے	منی
"	۱۲	مردو	مرد
"	۲۰	نجابیت	نبابت
۱۳۶	۱	مضائیرہ	مصاہرہ
۱۳۸	۸و۹	دین سے دین کیسے بیع	دین کی بیع
۱۳۹	۲	سکامن	سکان
۱۴۰	۱۴	مضونہ	مضمضہ
۱۴۱	۱۵	وقبض	البغض
۱۴۲	۲	سیس	حبس
"	۱۲	رجبست	رجعت
۱۴۴	۱	عنہم	علیہم
"	۵	الحیان	لحیان
"	۷	خزع	قزع
×	×	×	×

فہرست مطالب البصائر ترجمہ الاشباہ والنظائر

هذا بصائر من ربكم وهدى ورحمة لقوم يؤمنون

البصائر

ترجمہ

الاشباہ والنظائر

جناب مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری صدر مددگار سمت شرقی مملکت نظام نے ترجمہ کیا ہے

در مطبع دبدبہ احمدی واقع لکھنؤ باہتمام احمد علیخان مطبوع گردید

۱۳۰۷

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خداے تعالی کو جسنے فقہ کا درجہ بڑا کیا اور درود محمد مصطفے پر جنہوں نے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین فرمایا
اور اونکے آل و اصحاب پر جنکے فیض تعلیم نے کسیکو مجتہد اور کسیکو فقیہ بنایا۔ اما بعد مسلمانون کی خدمت مین فقیر حقیر
وکیل احمد سکندر پوری نقشبندی تجاوز اللہ عن سیئاتہ عرض کرتا ہے کہ چونکہ اس زمانہ مین لوگون کو عربی کی
تعلیم کیطرف توجہ کم ہوتی جاتی ہے اس لیے وہ اس وجہ سے کہ بیشتر کتب فقہیہ معتبرہ متداولہ عربی زبان مین ہین مسائل کے
سمجھنے مین دوسرون کے محتاج پاے جاتے ہین اس خیال سے مین نے چاہا کہ کتاب الاشباہ والنظائر کا ترجمہ اردو زبان
مین سلیس و مطلب خیز کیا جاے تاکہ لوگ آسانی سے ضروری مسائل سمجھہ لین اور ہر ہر جزئیات مین کسی سے پوچھنے کے محتاج
نہین۔ اللہ تعالی کے فضل سے مجھے اسپر کامیابی ہوئی اور تہوڑے عرصہ مین یہ ترجمہ جسکا نام۔ **البصائر
ترجمۃ الاشباہ والنظائر** ہے انجام کو پہونچا۔ جاننا چاہیے کہ الاشباہ والنظائر علامہ زین العابدین ابن ابراہیم معروف
بہ ابن نجیم مصری حنفی کی تصنیف ہے۔ علامہ نے جمادی الاخری ۹۶۹ ہجری مین اسکی تصنیف سے فراغت پائی۔
باوجودیکہ پیرانہ سالی سے ضعیف ہوگئے تھے اور قوی ایسے نہ تھے کہ وہ متحمل اس محنت شاقہ کے ہوتے مگر علامہ نے
اپنی قوت قدسیہ سے چھہ مہینے مین اس کتاب کو جواب بے نظیر ہے تصنیف کیا اور اونکو ضعف پیری نے اسقدر
مہلت نہ دی کہ اوسکے بعد وہ کوئی اور کتاب لکھتے یہہ علامہ کی آخر یادگار ہے۔ علم فقہ مین اگرچہ نہایت مشکل
کتابین ہین مثلاً ہدایہ و درمختار۔ مگر اس کتاب کا درجہ سب سے بڑھا ہوا ہے اسمین بیشتر مواقع پر تعبیر مین اسقدر
ایجاز کیا گیا ہے کہ جب تک اوسکا ماخذ معلوم نہو اچھی طرح مطلب معلوم نہین ہوتا ہے۔ بلکہ اوسکے اکثر مواقع
مین ایجاز مخل ہے اور بہت سے مسائل بطور لغز و چیستان کے بیان کیے گئے ہین۔ بعض مواقع مین جو محل تقیید ہین
اطلاق کیا گیا ہے اور بعض جگہہ بجاے تفصیل اجمال کیا گیا ہے اس لیے فقہا کی توجہ سے اشباہ پر بہت سے
تعلیقات لکھے گئے ہین۔ تعلیق علی بن غانم خزرجی مقدسی و تعلیق محمد بن محمد بیری زادہ و تعلیق مولوی علی ابن امر اللہ

مشہور بہ قنالی زادہ - و تعلیق مولوی عبدالحکیم ابن مولوی محمد شہیر باخی زادہ و تعلیق مولوی مصطفے شہیر بابی الیاس
و تعلیق مولوی مصطفے بن محمد شہیر بعمر مہی زادہ - یہہ سب تعلیقات اس زمانہ مین نہین پائے جاتے ہین - چونکہ اشباہ کے
حاشیہ پر بعض بعض تعلیقات کی عبارت پائی جاتی ہے اسلئے ان تعلیقات کا پتہ لکہا ہے - البتہ علی مقدسی کی تعلیق پائی
جاتی ہے - اشباہ پر مولوی محمد بن محمد حسین مشہور بہ بیرک زادہ کے بہی تعلیق ہے یہہ تعلیق واسطے قضا تک ہے جو ناقص
رہگئی - و تعلیق شرف الدین عبدالقادر بن برکات فن سادس تک ہے اسمین اشباہ کی عبارت و قیود و مہمات جو چہوٹ گئے
تہے بڑہائے گئے ہین - و تعلیق شیخ صالح بن محمد بن محمد تمرتاشی پورا حاشیہ ہے جسکا نام جواہر النظائر ہے - اور
مولوی مصطفے بن خیرالدین معروف بجلیب مصلح الدین کی تعلیق ہے جسکا نام تنویر الاذہان والضمائر ہے انہون نے اشباہ
کو مرتب بہی کیا ہے اور اسکا نام عقد التنظیم رکہا ہے - مولانا محمد معروف بہ صوفی نے بہی اشباہ کو مرتب کیا ہے اور اسکے
دو قسم کیے ہین ایک قسم اصول و مسائل ہین دوسرے فروع و مسائل ہین اسکا نام ہادی الشریعہ ہے - اس زمانہ
مین سید احمد حموی کا حاشیہ مشہور معروف ہے جو بہ نسبت اور تعلیقات کے حل مطالب کے لیے کافی سمجہا جاتا ہے -

ابن نجیم

علامہ ابن نجیم کو شرف الدین عقبینی و شہاب الدین شلبی و شیخ امین الدین بن عبدالعال سے تلمذ و اجازت افتاء
تدریس حاصل ہے اور یہہ عارف باللہ سلیمان خضیری کے مرید تہے عبدالوہاب شعرانی کہتے ہین کہ مین بیس برس تک
ابن نجیم کی خدمت مین تہا اس طویل مدت مین کوئی بات بری نہین دیکہی اور ۹۵۳ھ مین مین نے انکے ساتہ
سفر کیا انکے ساتہ بہت لوگ تہے سفر مین آدمی کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے مگر یہہ اپنی حالت پر رہے انکی تصنیفات
سے بحرالرائق و نہرالفائق شرح کنزالدقائق و شرح منار و الاشباہ والنظائر و چالیس رسالہ متفرق اور لب الاصول
مختصر تحریرالاصول و تعلیق علی الہدایہ و حاشیہ جامع الفصولین و فتاوی و غیرہ اور تکملہ فتح القدیر وغیرہ ہین -
انہون نے ۹۶۹ھ مین یا ۹۷۰ھ مین قضا کی - اس ترجمہ مین امور ذیل کا لحاظ کیا گیا ہے - ۱ - ایک قاعدہ
مین جس مسئلہ کی تفریع ہو چکی ہے اور دوسرے قاعدہ مین اوسکی تفریع ہوگی تو مکرر نہ لکہا جائیگا یا مسئلہ لکہا جائیگا
۲ - ترجمہ مطلب کا ہے گو عبارت اصل دراز ہو مگر حاصل مطلب لکہا جائیگا - ۳ - یہہ ترجمہ صرف اشباہ کا ہے اگر کوئی
قول حموی کا توضیحاً زیادہ کیا گیا ہے تو اوسکی علامت ح لکہی گئی ہے - ۴ - حوالہ بالکل متروک ہے - ۵ - اکثر
مسائل غلام باندی کے ترک کیے ہین - ۶ - جو عبارت ( ) مین ہے وہ مترجم کی ہے - ۷ - جو بحث
کہ علمی اور اصولی ہے وہ صرف طالب علمون کے لیے مفید ہے عام فائدہ نہین ہے متروک ہے - ۸ جو مسائل کہ نہایت
غریب اور غیر معروف ہین ترک ہین - مثلاً مردہ کا کہانا و جہاد وغیرہ - ۹ سوائے قواعد کلیہ کے جو فن اول مین بیان ہوئے

بہت قواعد اور فوائد مسائل سے نکلے ہین جو انشاء اللہ تعالیٰ فہرست و حاشیہ مین درج ہونگے - ۱۰ - بجاے لفظ غلام کے
ممکن ہوگا تو اور طور پر مسئلہ مذکور ہوگا - ۱۱ - ابتدا اگر ایک حکم ہوا اور بعد بحث فتوی اور حکم پر ہوا تو فتوی ہی تحریر ہوگا - ۱۲
فن الغاز مین صرف مسئلہ لکھا گیا ہے کہ طوالت نہو وے - ۱۳ - فن خامس ترک ہے کہ اوسمین صرف حیلہ لکھے گئے ہین
نہ مسائل نہ قواعد نہ فوائد - ۱۴ - فن سابع کا ترجمہ ہم کر چکے جو ترجمہ مجلہ کے اخیر مین اور ہماری کتاب ترجمہ فقہ اکبر کے
آخر مین موجود ہے - عرض ضروری اگر کوئی امر ضروری رہ گیا ہو یا غلط لکھا گیا ہو اصلاح سے افتخار بخشین - اب ہم
فقہہ کی کیفیت و طبقات فقہاء مجتہدین و ذکر ائمہ اربعہ اور اصحاب امام اعظم ابتدا مین لکھتے ہین - واضح ہو کہ فقہ سمجھنے
اور دریافت کرنے کو کہتے ہین - ما نفقہ کثیرا کہ ہم بہت باتین نہین سمجھتے ہین - اور اصطلاح مین فقہ وہ علم ہے کہ جسمین
احکام شرعیہ فرعیہ سے اس حیثیت سے بحث کرتے ہین کہ وہ ادلہ تفصیلیہ سے مستنبط ہوئے ہین - اسکے مبادی اصول
فقہ مین فقہ کو سارے علوم شرعیہ اور علوم عربیہ سے مدد پہونچتی ہے اسکا فائدہ یہہ ہے کہ بوجہ مشروع عمل حاصل ہو
اسکے غرض اعمال شرعیہ پر ملکہ و اقتدار حاصل کرنا ہے اس لیے معنی لغوی عام مطلق ہوئے و معنی شرعی خاص
مطلق ہوئے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین فقہ بہیئت کذائی مرتب نہوئی - یعنے جسطرح فقہا اپنے
اجتہادات سے ارکان و شرط و آداب کو دلائل سے بیان کرتے ہین یہ طریقہ نہ تہا بلکہ یہ طریقہ تہا کہ صحابہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکہا تو وہ صورت محفوظ کر لی اور یہ نہین جانتے تھے کہ اسمین رکن کیا ہے اور
آداب کیا ہے اور وضو مین فرض کتنے ہین یا کے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے مین
بہت تامل کرتے تھے - صرف تیرہ امر مین سوال ہوا جسکا جواب قرآن شریف مین موجود ہے اور کسی حادثہ مین
سوال ہوتا تہا تو فتوی فرماتے تھے اور صحابہ عبادات و فتاوی کو یاد رکہتے تھے اور قرائن سے کسی چیز کو مباح
اور کسیکو مستحب اور کسیکو منسوخ کہتے تھے - پھر جب صحابہ بلاد و امصار کو گئے اور بسبب کثرت وقائع کے استفتا پیش
ہوئے تو اپنے حفظ سے جواب دیتے تھے اور کوئی نئی بات ہوتی تھی تو اجتہاد سے حکم دیتے تھے کہ صحابہ اون
علت کو اچھی طرح جانتے تھے کہ اونکی وجہ سے آپ کسی مقدمہ مین حکم دیتے تھے تو بسبب اسکے کہ اونکو علت
یاد تھی آپسمین اختلاف ہونے لگا کوئی کچھہ حکم دیتا تہا اور کوئی کچھہ اور اب اس اختلاف کا اثر زمانہ تابعین اور
اوسکے بعد پر بہت پڑا اسلیے کہ تابعین صحابہ کے شاگرد تھے انہون نے جو صحابہ سے سُنا اوسکو یاد کیا حدیث نبوی
ہو یا قول صحابہ ہو اور ایک کو دوسرے پر ترجیح کی ضرورت ہوی اس وجہ سے علما و تابعین کے مختلف مذاہب ہو گئے
اور ہر شہر مین ایک ایک امام ہو گیا مثلاً مدینہ مین سعید بن المسیب اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور انکے

بعد زہرے اور قاضی یحییٰ بن سعید اور مکہ مین ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور عطا بن رباح اور کوفہ مین ابراہیم نخعی
و شعبی اور بصرہ مین حسن بصری اور یمن مین طاؤس بن کیسان اور شام مین مکحول - پھر انکے تابعین نے علم قرآن
و حدیث و فتاوی صحابہ اور آثار حاصل کیے اور انہون نے فتوی دیے اور فیصلہ کیے اس سے علم فقہ کو بڑی قوت
حاصل ہوئی اور اوسکی جڑ نہایت مضبوط ہوگئی - سعید بن المسیب اور ابراہیم وغیرہم نے ابواب فقہ کو جمع کیا اور ہر
باب مین اصول قرار دیے اور انکے تابعین مین اسکا رواج بہت زیادہ ہوا کہ علماء صحابہ اور تابعین کون کس سے زیادہ
فقیہ ہے کہ انہون نے وضو و غسل و نماز و حج و نکاح و بیع و طلاق وغیرہ کے جو کثیر الوقوع تھے مسائل قرار دیے
اور احادیث کی روایت کی اور شہرون کے قاضیون کے فتاوی اور فیصلون کی طرف توجہ فرمائی اور مسائل
کی جانچ کی اور اپنے اپنے اوستادون کے طریقہ کو محفوظ رکھا - اور احادیث مسند و مرسل اور اقوال صحابہ و تابعین
سے احتجاج کرتے تھے اقوال صحابہ و تابعین کو احادیث مقبول جانتے ہین اور جب انکا اجتہاد و حدیث سے یا
دو حدیث کو آپس مین اختلاف دیکھتے تھے تو صحابہ کے قول پر رجوع کرتے تھے اگر صحابہ کسی حدیث کو منسوخ یا
ماؤل کہتے تھے تو یہ اونکی پیروی کرتے تھے اور اللہ تعالی نے انکو تدوین فقہ کا الہام فرمایا - مالک اور محمد بن
ابی عبدالرحمٰن نے مدینہ مین اور ابن جریج اور ابن عیینہ نے مکہ مین ثوری نے کوفہ مین ربیع بن صبیح نے
بصرہ مین کتابین لکھین - امام اعظم ابو حنیفہ نے ابراہیم اور اونکے اقران کا مذہب اختیار کیا انکے مذہب کی
تخریج مین امام کی شان بہت بڑی تھی وجوہ تخریجات پر انکی نظر بہت دقیق تھی - فروع پر بہت متوجہ تھے
امام محمد و ابو یوسف کا بھی یہی طریقہ تھا - علم فقہ اس طور پر مدون ہوا کہ ہر مسئلہ مین اول قرآن کا حکم دیکھتے تھے
اگر نہ ملا تو سنت پر رجوع کرتے تھے اور وہان بھی نہ ملا تو آثار صحابہ کو لیا انمین اختلاف رہا تو جو صحابی فقیہ
ہو اوسکا حکم لیتے تھے اس سے بھی عاجز ہوتے تو کتاب اور سنت کے ایماءات اور اقتضاءات پر نظر مسئلہ کو
حل کرتے تھے اس طریقہ کو صحابہ کے طریقہ سے اخذ کیا میمون بن مہران کہتے ہین کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
پر مسئلہ پیش ہوتا تو قرآن پر اور بعد اوسکے حدیث پر رجوع کرتے تھے اگر حدیث مین نہ پاتے تھے مسلمانون
سے پوچھتے تھے اگر کسی صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا تو بہت خوش ہوکر قبول
کرتے تھے ورنہ صحابی سے راے لیتے تھے جب اتفاق ہوتا تو اوسپر عمل ہوتا تھا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
معاذ کو یمن کا قاضی کر کے بھیجا تو پوچھا کہ کیونکر عمل کروگے اونہون نے کہا قرآن سے پھر پوچھا کہ قرآن مین نہو
تو کہا کہ سنت سے پھر فرمایا کہ سنت مین نہو تو کہا کہ اپنی راے اور اجتہاد سے - الغرض فقہ جب مدون ہوے

تو کوئی امر ایسا نہ ہوگا کہ جسکی سند نہ ملی ہو۔ سو قرآن و حدیث اور آثار صحابہ و تابعین اصل قرار دیے گئے اور فروع
اونکے فروع ٹھہرے۔ اس سبب سے یہہ بحث ثابت ہوئی کہ فقہ لغۃً سمجھنے کو اور جاننے کو کہتے ہین اور اصطلاحاً احکام
شریعت اور اونکے دلیلون کے علم کو علم فقہ کہتے ہین۔ اور جس شخص پر احکام شریعت وارد ہوتے ہین امر و
یا نہی ہو اوسکو مکلف کہتے ہین لام پر زبر اور تشدید ہے اور یہی علم فقہ کا موضوع ہے۔ یہہ احکام جسنے کہ
مقرر فرمائے وہ حضرت شارع خداے تعالیٰ اور اوسکے نائبین انبیا اور اونکے نائبین علما ہین وہ علت فاعلیہ ہین
جو احکام دلائل سے مرتب ہوکر شریعت قائم ہوئے وہ علت مادیہ ہین۔ جو خصوصیات اونمین ثابت ہوتے ہین مثلاً
فرض۔ واجب مستحب۔ مسنون۔ حرام۔ مکروہ حلال ہے۔ یہ علت صوریہ ہے۔ سعادت دارین جو اس اتباع سے
حاصل ہو علت غائی ہے۔ اب جاننا چاہیئے کہ فقہا کے سات طبقہ ہین۔ ١۔ وہ مجتہدین کہ اونکا اجتہاد مطلق تہا
جو فروع و اصول مین کسیکی مقلد نہ تھے جیسے ائمہ اربعہ۔ ٢۔ مشائخ متقدمین مثلاً ابو یوسف و محمد وغیرہ مجتہدین
فے المذہب جو احکام کو ادلہ اربعہ سے اون اصول پر استخراج کرتے تھے جنکو امام اعظم نے مقرر فرمایا تہا۔
اگرچہ وہ بعض احکام فروع مین امام سے مخالفت کرتے ہین لیکن قواعد اصول مین امام کے مقلد ہین ٣۔
طبقہ اکابر متاخرین مثلاً ابو بکر احمد خصاف و ابو جعفر طحاوی و ابو الحسن کرخی و شمس الائمہ عبد العزیز حلوانی اور
شمس الائمہ محمد سرخسی و فخر الاسلام علی البزدوی اور فخر الدین حسن قاضی خان و برہان الدین حنفی ذخیرہ برہانیہ و محیط
برہانی و شیخ طاہر بن احمد صاحب النصاب و خلاصہ وغیرہ یہ لوگ ایسے مسائل مین اجتہاد کر سکتے ہین جنمین صاحب
مذہب سے روایت نہین مگر یہہ لوگ صاحب مذہب کے اصول فروع مین تابع ہین کہ اونہین کے اصول منضبطہ پر
مسائل کا استنباط کرتے ہین۔ ٤۔ اصحاب تخریج جیسے ابو بکر احمد بن علی رازی وغیرہ یہہ لوگ اجتہاد پر مطلقاً قادر
نہین ہین مگر اصول و ماخذ کو خوب ضبط کیے ہین انکو اسقدر ملکہ تہا کہ امام صاحب یا صاحبین کے کسی قول کی
تفصیل کر سکتے تھے اونکے اصول پر مسائل کا قیاس کرتے تھے۔ ٥۔ اصحاب ترجیح مثلاً ابو الحسین احمد قدوری
و شیخ الاسلام برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ بعض روایت کو بعض پر ترجیح دیتے تھے اور ہذا اولیٰ
و ہذا اصح فرماتے تھے۔ ٦۔ جو قوی و ضعیف اور ظاہر مذہب اور ظاہر روایات اور روایات نادرہ کے تمیز کرتے تھے
جیسے شمس الائمہ محمد کردری و حافظ نجم الدین نسفی صاحب کنز و صاحب شرح وقایہ جو روایت ضعیفہ کو نقل نہ کر سکتے
تھے۔ ٧۔ طبقہ مقلدین جو امور مذکورہ بالا کے قدرت نہین رکہتے ہین بلکہ وہ صرف ناقل اور راوی ہین اسی لیے
یہہ جو کتاب تصنیف کرتے ہین ہر مسئلہ پر حوالہ لکہتے ہین۔ مسائل کے تین طبقہ ہین۔ ١۔ مسائل ظاہر الروایۃ

تعریف و موضوع علم فقہ و اصول فقہ وغیرہ

یہہ چھ کتابین ہین - مبسوط - زیادات - جامع صغیر - جامع کبیر - سیر کبیر - سیر صغیر - انکو اصول بھی کہتے ہین - انمین جو مسئلے ہین
سبھا [illegible] ائمہ ثلاثہ سے انکے مقابلہ مین کسی اور سے عمل نہین ہو سکتا ہے - ۲ جنمین روایات ائمہ ثلاثہ کی نہین ہے مثلاً کیسانیات
[illegible] امام محمد نے [illegible] سعید کیسانی کے لیے لکھے ہین - رقیات امام محمد جب رقہ مین قاضی تھے تو تصنیف کی تھی رقہ کنارہ
فرات [illegible] ہے - ہارونیات جو امام محمد نے [illegible] - جرجانیات ایک شخص کے لیے تصنیف فرمائی تھی - اور اونکی تصنیفات امالی اور
[illegible] ہشام [illegible] جو اصحاب محمد اور اصحاب اصحاب محمد سے
[illegible] اور واضح ہو کہ متون سب پر مقدم اور
[illegible] معتمد ہین - بیان ائمہ مجتہدین کا [illegible] - امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ۸۰ھ یا ۶۱ھ مین پیدا ہوئے
محدثین اسپر متفق ہین کہ انکے زمانہ مین چار صحابی تھے گو روایت کرنے مین اختلاف ہے - انس ابن مالک بصرہ مین ۹۱ یا ۹۳ھ مین وہین اب
امام [illegible] برس کے تھے انسے امام نے روایت کی ہے عبد اللہ بن ابی اوفی بن علقمہ کوفہ مین سہل بن سعد ساعدی ابو الطفیل عامر
بن واثلہ - امام نے شعبان ۱۵۰ھ یا ۱۵۱ھ مین انتقال کیا - امام مالک ۹۴ھ یا ۹۵ھ یا ۹۳ھ مین پیدا ہوئے نافع و زہری یحیی بن سعید وغیرہ سے
علم حدیث لیا اور امام شافعی وغیرہ [illegible] امام بخاری و مسلم و ابو داود و ترمذی اور احمد بن حنبل کے استاد ہین - امام مالک مدینہ طیبہ ۱۷۹ھ
مین مرے ہین - محمد بن ادریس شافعی ۱۵۰ھ مین پیدا ہوئے امام مالک کی شاگردی مین انکی موطا کو حفظ کیا پھر مدینہ مین آکر امام مالک کی
صحبت مین رہے اور ۲۰۴ھ مین مصر مین قضا کی - احمد بن محمد بن حنبل شیبانی ابو عبد اللہ ۱۶۴ھ مین پیدا ہوئے خلق قرآن کے مسئلہ مین
بحکم متوکل خلیفہ عباسی انہون نے ۱۹ کوڑے کھائے اور یہی کہا کہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے متوکل نے کہا کہ اونکے
جنازہ کی نماز جس جگہ ہوئی پیمائش کیجائے تو دو لاکھ ۳۰ ہزار گز تھی اسقدر لوگ جمع ہوئے تھے - اور انکے جنازہ پر ۲ ہزار
یہود و نصرانی مسلمان ہوئے ۲۴۱ھ مین وفات ہوئی - ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن سعد بن خشیم انصاری - سعد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اور کم عمر تھے اس لیے جنگ احد مین شریک نہین کیے گئے ۱۱۳ھ مین پیدا ہوئے
اور ۱۸۲ھ مین انتقال ہوا - امام محمد بن حسن شیبانی شیبان دمشق کا گانو ہے ۱۸۹ھ مین انتقال ہوا ایک ہزار کتاب تصنیف کی کوئی
تمام اور کوئی ناتمام - عبد اللہ بن مبارک مروزی ۱۱۸ھ مین پیدا ہوئے انہون نے ۲۱ ہزار حدیث روایت کی مستجاب الدعوات تھے یہہ
کہتے ہین کہ مین [illegible] دینار لیکر حج کو چلا کوفہ مین ایک کوڑے پر گذر ہوا وہان ایک جوان بہوی صاحب جمال وہ بہت خستہ حال [illegible] نہایت پردہ مین
چھپا ہوئے مردار مرغی اودھیڑ رہی ہے انکو بہت تعجب ہوا اور حال پوچھا تو کہا کہ ہم بنی فاطمہ ہین ہمارا خاوند مرگیا ہے چھوٹے بچے ہین ان سے
بھوکے ہین اس لیے یہہ مردار مرغی اونکے لیے لیجاونگی انہون نے وہ دینار اونکو دیدیے وہ خوش ہو کر چلی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب
مین انکو فرمایا کہ تمہارا حج ہم نے قبول فرمالیا - زفر و حسن بن زیاد وغیرہ امام کے اصحاب ہین - واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و سلم غفر اللہ لنا [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہی کہ اوسنے ہم پر انعام کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید پہ جو حضرت محمد ہین درود اور سلام بھیجا
(سید کی اصل سیود ہی جسکے معنے سردار کے سوا اللہ تعالیٰ کے اور پر بھی بولتے ہین جیسا اللہ کے اور صفات بھی بولے جاتے
ہین اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لیے فرمایا ہی (سیداً وحصوراً) اب واضح ہو کہ علم فقہ کی قدر سب علوم
مین اشرف ہے اور اوسکا اجر سب سے بڑا ہے اور اوسکا نتیجہ پورا ہی اور اوسکا فائدہ بہت ہی اور اوسکا رتبہ بلند ہی اور
اوسکا رستہ ظاہر ہے آنکھون مین نور بھرتا ہے اور دل مین سرور اور سینہ مین کشادگی اور ہر امر مین فراغت اور
وسعت - اسلیے کہ ہر خاص و عام جو ایک طریقہ انتظام پر قرار پذیر ہین اور اتحاد اور میل جول جو اونکی وضع کی گئی ہی تو حلال
اور حرام کی شناخت پر اور حکم جائز اور فاسد کی وجہ مین تمیز پر موقوف ہے اسکے دریا ذخار ہین اور اوسکے باغیچہ گلزار
ہین اور اوسکے ستارہ روشن ہین اور اوسکے اصول ثابت ہین اور اوسکے فروع اوگتے جاتے ہین جسقدر اوسکو خرچ
کرین تو اوسکا خزانہ کم نہین ہوتا ہے اور اوسپر جسقدر زمانہ گذرے اوسکی عزت کم نہین ہوتی ہے اور اوسکے اہل (علماء)
دین کے ستون ہین اور نگہبان ہین اور اونسے ہی اوسکی درستی اور ترتیب ہے اور دنیا اور آخرت مین اونکے
ساتھ التجا ہی اور پڑھانے مین اور فتوی دینے مین وہی ٹھکانا ہین - خصوصاً ہمارے علماء (حنفیہ) کو اس کام مین
سب پر سبقت ہی اور سب اونکے تابع ہین اور سب لوگ امام ابوحنیفہ کی فقہ مین عیال (محتاج) ہین اور امام شافعی
رحمہ اللہ نے انصاف کیا ہے کہ یہہ فرمایا ہے کہ جو شخص یہہ چاہے کہ فقہ مین اوسکو تبحر حاصل ہووے تو چاہیے کہ امام
ابوحنیفہ کی کتابون کو دیکھتا رہے - امام شافعی کے شاگردین عبداللہ ابن حرملہ نے یہہ قول اونکا نقل کیا ہی -
اور ابوحنیفہ حضرت صدیق اکبر سے مشابہ ہین کہ یہہ سب سے پہلے ایمان لائے اور قرآن مرتب کیا اور اونہون نے سب سے
پہلے فقہ کو درست اور آراستہ کیا اور قیامت تک انکو اپنے کام کا اور اون لوگون کے کام کا ثواب ملتا رہیگا جنہون نے
انکے اصول پہ علم فقہ کو مدون کیا ہی (اور کرتے رہین گے) اور احکام نکالے ہین (اور نکالتے رہین گے) اور علماء
کرام نے کتابین تصنیف کی ہین کسی نے مختصر اور کسی نے مطول - اور کسی نے متن اور کسی نے شرح اور کسی نے
فتاوی - اور کسی نے مذہب اور فتوی کی تنقیح اور تصحیح مین سعی کی ہے اللہ تعالیٰ اونکی سعی کا شکر فرمائیگا اور
جیسے امام تاج الدین سبکی شافعی کی فنون فقہ مین کتاب ہے ایسی کوئی کتاب ان علماء حنفیہ کی مرتب نہین ہی ہے
اور جب مین کنز کی شرح بیع فاسد تک لکھہ چکا تھا تو مین نے ایک کتاب مختصر ضوابط اور استثناءات مین لکھی ہے
اور فوائد زینیہ فی الفقہ الحنفیہ اوسکا نام رکھا ہے اور پانچ سو ضابطہ مجکو ملے ہین اور مجکو یہہ الہام ہوا کہ ایک کتاب

جسمین سات فن ہون بطرز سابق مرتب کردن کہ گویا یہہ کتاب ان ضوابط کے لیے نوع ثانی ہو جائیگی اور فن اول مین
اُن قواعد کی معرفت کا ذکر ہے کہ اون ضوابط پر وارد ہوتے ہین اور اونسے احکام نکلتے ہین اور یہہ سب حقیقت مین
اصول فقہ ہین کہ بذریعہ اونکے فقیہہ درجہ اجتہاد پر پہونچتا ہے گو فتوی مذکور فی الکتب ہووے مثلاً نصیر الدین یحیی اور
فقیہہ ابی اللیث (سمرقندی) اور محمد بن الفضل وغیرہ اور اکثر فروع (مسائل م) غیر مشہور کتابون مین سے بے خیال
و بے گمان نکلے ہین پر مین نے بحول اللہ وقوتہ وہی مسئلہ لکھا ہے جو صحیح ہے اور اوسپر اعتماد کیا گیا ہے گو بروایت
ضعیف اوسکی نقل ہوئی ہو اور اوسپر اکثر مین نے اطلاع بھی دیدی ہے۔ اور حکایت ہے کہ امام ابو طاہر دباس
(جو شہد بیچتے تھے) نے سترہ قاعدہ جمع کیے تھے اور ابو سعید ہروی شافعی نے جو یہہ سنا تو وہان آئے اور ابو طاہر نابینا تھے
جب مسجد سے نماز عشا پڑھکر سب لوگ چلے جاتے تھے تو یہہ دروازہ بند کرکے اتنے قواعد پڑھا کرتے تھے اور ایک شب
ابو سعید بوریہ مین لپٹ گئے اور اونہون نے پڑھنا شروع کیا سات قاعدہ پڑھے تھے کہ انکو کھانسی اُٹھی تب ابو طاہر نے
انکو مارکر نکالدیا اور جب سے اون قواعد کا پڑھنا موقوف کردیا سو ہروی نے وہ سات قاعدہ اپنے شاگردون کو بتلا دیے
اور لکھا دیے۔ اور فن ثانی ضوابط مین اور وہ مسائل ہین کہ اونمین شامل ہین یا اون سے خارج ہین کہ یہہ
مدرس اور مفتی اور قاضی کو بہت مفید ہین کہ بعضے مصنفین ضابطہ لکھکر پھر استثنا کرتے ہین اور مین نے کوئی کوئی مسئلہ زائد کیے ہین
یا خارج کیے ہین اور جو اون مسائل زائدہ پر مطلع نہین ہوا وہ یہہ گمان کرتا ہے کہ یہہ پہلے سے داخل ہین اسلیے
کہ اہل انصاف اوسکو خوب پسند کرتے ہین اور بہت خوش ہوتے ہین۔ اور فن ثالث مین جمع اور فرق کا بیان
ہے اور فن رابع سے الغاز (چیستان) ہین اور فن خامس مین حیلہ ہین اور فن سادس مین اشباہ و نظائر
ہین کہ مسائل آپسمین مشتبہ اور ایک دوسرے کے مانند ہین۔ اور فن سابع مین امام صاحب اور دونو اونکے شاگرد
اور علماء متقدمین اور متاخرین کی حکایتین ہین جنمین مطارحات ہین (مباحثہ) اور مکاتبات اور مراسلات اور
غریب وعجیب ذکر ہین مجھے اللہ کے کرم سے یہہ امید ہے کہ یہہ کتاب ناظرین کے لیے نزہت کا سامان ہو اور مدرسین
کیلیے مرجع ہو اور قاضی اور مفتیون کا اسپر اعتماد ہو اور طالب علمون کے لیے غنیمت ہو اور مضطرین کی تکلیف
دفع ہو کیونکہ علم فقہ سب علوم سے پہلے مین نے حاصل کیا اور اوسکے حاصل کرنے مین میری آنکھین بیدار رہین اور
مین نے اپنے کو بہت محنت مین ڈالا اپنی تکیہ کو اور ہاتھ کو اور اپنے خیالات کو۔ اور شروع زمانہ طالب علمی سے برابر اوسکی کتابین پڑھتا تھا اور جو کتابین
کہ ترک ہوگئی ہین اونکے پڑھنے مین خوب سعی کی ہے اور بلاد قاہرہ (مصر) مین مین نے بہت مسائل و احکام تحقیق کیے ہون لیکن مطالعہ اور تامل سے کوئی امر غالباً [illegible]

اور ان کتب اصول کا مطالعہ رہا امام سرخسی کی کتاب بزدوی اور ابو زید دبوسی کی تقویم اور تنقیح اور اوسکی شرح اور
شرح کے ترجمے اور اوسکے حواشی اور بزدوی کی شرح کشف کبیر اور تقریر اور محقق ابن ہمام کی تحریر کا مین نے اختصار
کیا اور لب الاصول نام رکھا اور پھر منار کی ایسی شرح کی کہ بحول اللہ وقوتہ سب پر فائق ہے اب انشاء اللہ تعالی
بحولہ وقوتہ یہہ تالیف ہم شروع کرتے ہین اور ایک فن کے نام پر تمام کتاب کا نام اشباہ و نظائر رکھا ہے اللہ تعالی
سے یہہ درخواست ہے کہ اسکو قبول فرمائے اور مؤلف کو (مجکو) اور جو اسمین نظر کرے نفع بخشے کہ اللہ تعالی بہت امیدگاہ
ہے اور حاسدین کا مکر اور متعصبین کا جھوٹ دفع کرے اور مجکو قسم ہے کہ یہہ فن آرزومندی سے اور سوف اور لعل
اور بیروائی سے حاصل نہین ہوتا ہے - اور وہی اسکو حاصل کرتا ہے جسنے اپنی آستین چڑھائی اور دامن اوٹھا لیا
اور اپنے گھر سے جدا ہوا اور ازار بند خوب کس لیا اور دریا مین گھس گیا اور سمندرون کا غبار لیا (سفر بر و بحر کیا)
اور بحث اور مطالعہ صبح اور شام کرتا رہا اور تالیف اور تحریر پر رات اور دن آمادہ رہا اور اوسکے ہمت امر مشکل
اور مسئلہ سخت کے حل پر متوجہ ہوا جو کم محنت اور کم ہمت والون پر بھاری ہے - یہہ صرف کوشش انسانی سے نہین ہے
کہ وہ اللہ تعالی کا فضل ہے جسکو چاہے دیوے اور جن کتابون سے مین نے سنہ نوسو اڑسٹھ کے آخر مین یہہ کتاب
تالیف کی ہے وہ ہدایہ کی شرح مین نہایہ غایۃ البیان عنایہ معراج الدرایہ بنایہ فتح القدیر اور کنز کی شرح زیلعی عینی
مسکین اور قدوری کی شرح سراج وہاج اور جوہرہ اور مجتبی اور اقطع اور مجمع کی شرح مصنف کی اور ابن الملک کی اور
عینی کی شرح جو دو تین ہے اور ابن امیر حاج کی منیۃ المصلی کی شرح اور وافی کافی کی شرح اور وقایہ کی شرح اور
نقایہ اور ایضاح الاصلاح اور تلخیص جامع کبیر کی علامہ فارسی کی شرح اور صدر شہید کی تلخیص جامع اور کاشانی کی
بدایع اور تحفہ کی شرح اور کافی کی مبسوط کی شرح اور کافی حاکم شہید کی اور درر و غرر کی شرح ملا خسرو کی اور ہدایہ
اور قاضی خان کی شرح جامع صغیر پر اور مختصر طحاوی کی شرح اور اختیار اور فتاوی خانیہ اور خلاصہ اور بزازیہ اور
ظہیریہ اور ولوالجیہ اور عمدہ اور صغری اور حسام شہید کے واقعات اور قنیہ اور منیہ اور غنیہ اور تتمۃ الفتاوی اور
تنقیح محبوبی اور تہذیب قلانسی کی اور فتاوی قارئ الہدایہ اور قاسمیہ اور عمادیہ اور جامع الفصولین اور امام ابو یوسف کا
خراج اور امام خصاف کی اوقاف اور اسعاف اور رستمیہ اور محیط رضوی اور ذخیرہ اور مصفی کی شرح منظوم نسفی کی اور
ابن وہبان اور ابن شحنہ کی منظومہ ابن وہبان کی دو شرح اور صیرفیہ اور خزانۃ الفتاوی اور کچھہ خزانۃ الاکمل اور
کچھہ سراجیہ اور تتارخانیہ اور تجنیس اور خزانۃ الفقہ اور جیرۃ الفقہا اور مناقب کردری اور عبد القادر کے طبقات -

الفن الاول فی القواعد الکلیہ قواعد کلیہ سے وہ قاعدہ مراد ہین کہ ایک قاعدہ مین دوسرا قاعدہ

شامل نہو اگرچہ کوئی حکم اوس قاعدہ سے خارج ہو اور قاعدہ کی جمع قواعد ہے بنیاد کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ حکم کلی ہے کہ جملہ جزئیات احکام اوسمین داخل ہوتے ہین یہہ شرح توضیح تلویح اور شرح تنقیح اصول مین مذکور ہے اور مصنف کو لازم تہا کہ اول قاعدہ کا بیان کرتے پہر بحث شروع کرتے کیونکہ ایک شے کا پہلے تصور ہو لے تو پہر اوسکا علم ہوتا ہے - **القاعدۃ الاولی** بدون نیت کے ثواب نہین ہو سکتا ہے علماء نے فقہ مین کئی جگہہ اسکا بیان کیا ہے اول وضو مین یعنے نبیذ تمر سے اور گدہے کے جہوٹے پانی سے وضو مین نیت ضرور ہے اور اور پانی کے اقسام سے وضو کرنے مین نیت ضرور نہین ہے (دل کا کسی امر پر متوجہ ہونا نیت ہے) نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج مین نیت شرط ہے کہ بدون اوسکے صحت نہوگی اور وضو اور غسل مین نیت شرط نہین ہے کہ بدون اوسکی صحیح ہو سکتا ہے اور اسی لیے حدیث انما الاعمال بالنیات وجوب سنت کے لیے اقتضاء النص ہے نہ عبارۃ النص کیونکہ بدون اسکے کہ ایک امر مقدر کرین معنے صحیح نہین ہوتے ہین اسلیے کہ اعمال تو بہت ہین بے نیت درست نہین ہو سکتے ہین یعنے اعمال کا حکم نیت پر ہے اور یہ حکم دو قسم ہے ایک آخرۃ مین ثواب ملنا اور عذاب ہونا اور دوسرا دنیا مین یہہ حکم کرنا کہ وہ عمل (مثلاً نماز) صحیح ہے اور یہہ عمل فاسد ہے اور حکم اخروی سبکے نزدیک مراد ہے کہ سبکا اسپر اجماع ہے کہ ثواب اور عذاب بے نیت نہین ہو سکتا ہے تو حکم دنیوی اس حدیث سے مقصود نہین ہو سکتا ہے متقدمین کہتے ہین کہ وضو بے نیت پر ثواب ملتا ہے اور متاخرین کہتے ہین کہ نہین ملسکتا ہے کیونکہ یا تو حکم جو حدیث مین مقدر کیا گیا ہے مشترک ہے جو عام نہین ہے یعنے صرف ثواب و عذاب ہی مراد ہے جو آخرت مین ہوگا - اور کلام (یعنے حدیث) کے صحیح کرنے کی ضرورت ہے اس لیے مشترک لفظی یعنے حکم مقدر کیا گیا جو عام نہین ہے اور مشترک معنوی ہے جو اوسکو عموم ہے تو حکم دنیوی کی کیا ضرورت رہی - اور یہہ امر معتبر ہے کہ ہمارا مخالف مشترک کے عموم کا قائل ہے - اسی لیے اون احکام مین جو اصل عبادات کے لیے وسیلہ اور سبب مین نیت شرط نہین ہے اور اصل عبادات کے صحیح ہونے کے لیے نیت شرط ہے اور جو وضو کہ بے نیت ہو وہ نماز کے لیے کنجی ہے اوسکے کرنے کا ہمکو ایسا حکم نہین ہے کہ جیسا اصل عبادات بجالانے کا حکم ہے - اور عبادات مین نیت یا تو باجماع علماء ثابت ہے یا بحکم وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین اور اول بہتر ہے کہ آیت مین عبادت توحید ہے کیونکہ صلوۃ اور زکوۃ اکثر جگہہ معطوف و معطوف علیہ ہے - پس وضو مین اور غسل مین اور سر کے مسح مین اور کپڑہ بدن اور مکان و برتن کے یعنے نجاست دور کرنے مین نیت شرط نہین ہے اور تیمم مین اس لیے نیت شرط ہے کہ آیت مین تیمم کا لفظ یعنے قصد اور ارادہ قلبی ہے اور میت کے غسل کے لیے اس لیے شرط نہین ہے

کہ اوسپر نماز صحیح ہوگی اور اوسکو طہارت حاصل ہوگی بلکہ اس لیے شرط ہے کہ مسلمانون کے ذمہ سے فرض رفع ہوجاے صحیح تین
قول مین نیت ضرور ہے ایک تقرب الی اللہ کی ہے تا ریا لازم نہ آئے اور دویم وہ لفظ کہ معنی غیر مقصود کا بھی احتمال ہو۔
(مثلاً طلاق بالکنایہ) اور سویم اشتباہ یعنے عقد پیدا کرنے کے لئے سوا یمین (قسم) اور طلاق کے۔ اور جو ڈوب کر مرگیا ہو
اوسکو تین غسل دیے جائین (استنجا وغیرہ وضو غسل) یہہ امام ابو یوسف کی روایت ہے اور امام محمد فرماتے ہین کہ
دو غسل دیے جائین (استنجا وغیرہ اور وضو) جبکہ پانی سے نکالتے ہوئے غسل کی نیت کرلی ہے اور نہین نیت کی تو تین
غسل دیے جائین اور اونکی ایک روایت ہی کہ ایک ہی غسل دیا جاے (صرف استنجا وغیرہ) اور جملہ عبادات کے صحیح ہونکے
لیے نیت شرط ہے پر اسلام بے نیت صحیح ہے کہ زبردستی اگر کوئی اسلام لایا (اکراہا جبراً قہراً) تو صحیح ہے اور صرف مسلمان
ہونے کی نیت سے مسلمان نہین ہوتا ہے بخلاف کفر۔ تروک کی بحث مین انکا ذکر آئیگا۔ اور کفر کے لیے نیت شرط ہے
کیونکہ کفر باکراہ صحیح نہین ہے اور کلمہ کفر ہنسی سے کہا تو کافر ہوگا کہ وہ اصل کلمہ ہی کفر ہے کہ اصول مین ہزل کی بحث مین اسکا
ذکر ہے نماز مطلق اور نماز جنازہ بے نیت صحیح نہین ہے۔ فرض ہو یا واجب ہو یا سنت ہو یا نفل ہو اور جب چاہے کہ نماز
توڑ دے تو بے اسکے کہ ایسا کام کرے جو نماز کے خلاف ہو نماز نہ ٹوٹیگی۔ اور اگر ایک نماز کی نیت باندہی اب چاہتا ہے
کہ وہ دوسری نماز پڑہے اور وہ نماز ادا ہے اور یہہ نماز ادا ہے تو دوسری نماز کے لیے تکبیر کی تو دوسری نماز ہوسکیگی
ورنہ نہین۔ اور بے نیت امام کے ساتھ اقتدا نہین ہوسکتی ہے۔ اور بخلاف امام کرخی اور ابی حفص کبیر کے امامت بے نیت
صحیح ہے۔ پر جب عورتین مقتدی ہون تو نیت اونکی بے امامت کے ضرور ہے اور جمعہ اور عیدین مین عورت کے مقتدی
ہونے کے لیے امامت کی نیت ضرور نہین ہے۔ قسم کہا سکہ مین امامت نکرونگا اور یہہ نماز پڑہ رہا تہا کہ کسی نے اقتدا
کی تو صحیح ہو پر خاینہ سے ہے کہ قاضی کی عدالت مین حانث (قسم ٹوٹ کر) کفارہ دیگا نہ عند اللہ اور جب یہہ گواہ کرلے کہ
مین اپنی نماز اکیلا پڑہتا ہون اور پہر نماز شروع کی اب کوئی اسکا مقتدی ہوگیا تو قاضی کے یہان بہی حانث نہوگا
اور یہی قسم والا جمعہ کا امام ہوا تو نماز صحیح پر کفارہ دیگا اور نماز جنازہ و سجدہ تلاوت مین حانث نہوگا اور قسم کہاے کہ فلان
کے لیے امام نہ ہونگا اب کئی آدمیون نے اقتدا کی اور بے خبر فلان نے بہی اقتدا کی حانث ہوگا اور فلان کی امامت
کا ثواب نہ ملیگا اور مثل نماز سجدہ تلاوت مین نیت شرط ہے۔ اور جن کے نزدیک سجدہ شکر مشروع نہین ہے اوسمین نیت
ضرور ہے اور صحیح یہہ ہے کہ مسنون ہے جائز ہے ایک طرف اور سلام پہیر کے سجدہ سہو کرتے ہین تو اوس سلام پر اگر نیت
سجدہ کی نہین کی ہے تو کچہ مضائقہ نہین ہے۔ اور خطبہ جمعہ کے لیے نیت شرط ہے اور ممبر پر خود چہینکا اور الحمد للہ اسکے
لیے کہا نہ خطبہ کے لیے تو خطبہ ادا نہوگا اور عیدین کے خطبہ کے لیے بہی نیت شرط ہی کہ دونو خطبہ یکسان ہین پر جمعہ کا خطبہ

مقدم ہے اور وہ موخر - اور اذان کی نیت شرط نہین ہے کیونکہ اذان پر ثواب حاصل کرنے کے لیے نیت شرط ہے - اور
استقبال قبلہ کے لیے امام جرجانی شرط کہتے ہین پر فتوی ہے کہ شرط نہین ہے اور کوئی یہہ کہتے ہین کہ جنگل مین نیت شرط
ہے (کہ وہ میدان ہر طرف کشادہ ہے) اور محراب ہو تو کچھ ضرور نہین (کہ وہان جانب قبلہ متعین ہے) اور ستر عورت کے لیے
نیت شرط نہین ہے - اور صحت عبادت ثواب کے لیے شرط نہین ہے بلکہ ثواب نیت پر ہے چنانچہ نماز جو بگمان وضو بے وضو
پڑہی تو بہی ثواب ملیگا - اور زکوۃ بے نیت ادا نہین ہوتی ہے اور قاضی اسبیجابی نے فرمایا ہے کہ جو شخص ادا ے
زکوۃ نکرے حاکم زبردستی لیوے اور اوسکو سزا دیوے اور زکوۃ بجاے موافق خرچ مین لائے کیونکہ امام کو اختیار ہے
کہ زبردستی زکوۃ لیوے تو گویا امام کا زکوۃ لینا ایسا ہے کہ مالک نے اپنی خوشی سے زکوۃ ادا کی ہے پر یہہ قول ضعیف
ہے اور اعتماد اسپر ہے کہ زبردستی زکوۃ نلیجاے اور زبردستی لیجائیگی تو زکوۃ متصور نہوگی خوشی سے ادا نہین
ہوئی ہی مگر اسلیے قید کرین کہ خود ادا کرے اور نیت جو شرط ہوئی ہے تو اگر کل مال صدقہ دیدیا اور نیت نکی فرض
اسکے سر سے اوتر گیا اور کو نصاب مین سے کچھ صدقہ دیدیا تو باقی کی زکوۃ دیگا - اور زکوۃ کے لیے اسباب اور رسامان
تجارت کی نسبت شرط ہے کہ تجارت کے لیے یہہ نیت متصل ہونا چاہیے خریدتے وقت یہہ نیت کی کہ اگر فائدہ دیگا
تو بیچونگا ورنہ یہہ شے میرے کام آئیگی تو زکوۃ واجب نہوگی اور زمین عشری اور خراجی کی پیداوار یا زمین کرایکی
یا عاریت کی آمدنی پر نیت تجارت کی کی تو بہی زکوۃ واجب نہوگی اور جو معاملہ ایسے ہین کہ مبادلہ مال بالمال
نہین ہین - مثلاً ہبہ اور صدقہ اور خلع اور مہر اور وصیت انمین اگر نیت تجارت کی تو یہہ نیت صحیح نہین ہے اور سائمہ
مین ضرور ہے کہ سال مین اکثر مہینہ چرائی پر رہین تا نسل بڑہنے کی صورت ہو رہے اور اگر وقت خریداری کے تجارت
کی نیت کی تو زکوۃ تجارت واجب ہوگی اور اگر بار برداری یا سواری یا کہانے کی نیت کی تو ہرگز زکوۃ نہین ہے
اور ہر روز کے روزہ کے شرط ہے اور اگر نیت روزہ کو انشاء اللہ تعالی کے ساتھہ معلق کیا تو بہی نیت صحیح ہے کہ وہ
انشاء اللہ تعالی سے قول باطل ہوتے ہین اور نیت قول نہین ہے - نیت روزہ فرض اور سنت اور نفل مین
برابر ہے - اور حج فرض ہو یا نفل ہو اوسکے لیے بہی نیت شرط ہے اور عمرہ کے لیے بہی نیت شرط ہے اور عمرہ
تو سنت ہے ہی اور عمرہ جو نذر مانا ہو وہ مثل فرض ہے - اور حجۃ الاسلام کے لیے اگر نذر بہی ملنے تو بہی حجۃ الاسلام
ہی واجب ہوگا - مثلاً قربانی کی نیت کی تو قربانی ہی لازم ہوگی اور ان سب مین باعتبار اصل نیت کے قضا
مثل ادا ہے - اور اعتکاف کے لیے نیت شرط ہے واجب ہو یا سنت ہو یا نفل ہو اور کفارہ کے لیے بہی نیت
شرط ہے غلام آزاد کرے یا روزہ رکہے یا مساکین کو کہلاے - اور قربانی مین بہی نیت وقت خریداری شرط ہے

نہ وقت ذبح اور اسپر یہہ حکم نکلتا ہی کہ بہ نیت قربانی خریدا اور کسی اور نے بے اجازت ذبح کر دیا ہے مالک نے ذبح کی
ہوئی لے لی اور ضمان نہ لیا تو قربانی ادا ہو گئی۔ اور ضمان لے لیا تو قربانی ادا نہوئی پر یہہ حکم اوسوقت ہی کہ
اوس نے ذبح اپنے لیے کیا اور اگر مالک کی طرف سے ذبح کیا تو ضمان نہوگا۔ اور اگر خریدار مرد غریب ہی اور
بہ نیت قربانی جانور خریدا تو وہ جانور متعین ہو گیا بیچ نہیں سکتا ہے اور اگر تونگر ہے تو بھی صحیح یہہ ہی کہ متعین
ہوجاتا ہے اگر ایام قربانی نکل گئے اور وہ جانور زندہ موجود ہے تو تونگر صدقہ دیدے مگر جب ایام قربانی آئین
تو بجاے اوسکے دوسرا جانور ذبح کرے۔ اور غلام آزاد کرنے مین نیت شرط نہیں ہے کیونکہ یہہ عبادت نہیں ہے
چنانچہ کافر بھی آزاد کر سکتا ہے حالانکہ وہ عبادت کا مصدر نہیں ہے اب اگر خاص اللہ تعالی کے لیے نیت
کی تو عبادت متصور ہوگی اور ثواب ملیگا۔ اور بے نیت آزاد کیا تو آزاد ہو جائیگا اور ثواب ہوگا اور یہہ حقیقت
ہے کہ کلمہ صریح عتاق کے بولا (جو واضع نے وضع کیا) اور کنایہ (جو خاص عتاق کے لیے وضع نہیں ہے) مین
نیت شرط ہے۔ بت یا شیطان کے نام پر آزاد کیا تو صحیح ہے کہ آزاد ہو جائے گا پر گنا ہگار ہوگا اور اگر کسی مخلوق
کے لیے آزاد کیا تو آزاد ہو جائیگا نہ ثواب ہوگا نہ گناہ ہوگا۔ اگر مسلمان صنم کے لیے اور اوسکی تعظیم جانکر آزاد
کرے تو کافر ہو جائیگا۔ اور کسی مخلوق کے لیے آزاد کرے تو مکروہ ہے۔ اور مدبر کرنا اور مکاتب کرنا مثل عتاق
ہے۔ اور جہاد بہت بڑی عبادت ہے اوسکے لیے نیت خالص چاہیے اور وصیت مثل عتاق ہے نیت ثواب کی
کی تو ثواب ہی ورنہ وصیت صحیح ہو جائیگی اور وقف عبادت نہیں ہے کیونکہ کافر سے بھی ادا ہوتا ہے اور بہ نیت ثواب
وقف کریگا تو ثواب ہوگا ورنہ ثواب نہوگا اور وقف صحیح ہے۔ نکاح بھی بمنزلہ عبادات ہے بلکہ اسمین مصروف رہنا
بہ نسبت محض عبادت کے لیے گوشہ نشینی سے بہتر ہے اور حالت اعتدال (یعنے متوسط الحال نہ فقیر ہے نہ تونگر ہی
ہے) مین نکاح سنت موکدہ ہے پس ثواب کے لیے نیت ضرور ہے یعنے جب قصد یہہ ہو کہ آپ پاک رہے اور
گناہ سے محفوظ اور اولاد پیدا ہووے۔ اور کنز کی شرح کبیر مین اعتدال کا بیان ہے اور نکاح کی صحت کے لیے
نیت شرط نہین ہے چنانچہ بازلا ہنسی مین بھی نکاح ہو جاتا ہے اور ایسے لفظ بولے کہ اونکے معنے معلوم نہین تو
بھی فتوی یہی ہے کہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے گواہ معنے جانتے ہون یا نجانتے ہون۔ اور سب ثواب کے امور اسی کے
قیاس ہین کہ اونمین نیت ضرور ہے۔ کیونکہ حصول ثواب تقرب الی اللہ کی نیت پر موقوف ہے مثلاً علم پھیلانا
پڑھانا ہو یا فتوی دینا ہو یا تصنیف کرنا ہو اور قضاء (مقدمات فیصل کرنا) بھی عبادت ہے اس لیے ثواب نیت
پر ہے اور حدود اور تعزیر اور جتنے کام حکام اور والی کرتے رہتے ہین اور شہادت ایک امر کا شاہد ہونا اور

اوسکا ادا کرنا ان سب مین ثواب کے لیے نیت شرط ہے - اور جتنے امور کہ مباح ہین وہ باعتبار نیت مین نیست و ثواب
کی ہے ثواب ہو ورنہ نہین اگر یہہ نیت ہی کہ عبادات پر تقویت ہوگی تو عبادت مین داخل ہے - مثلاً کہانا سونا مال
حاصل کرنا وطی کرنا - اور معاملات - بیع نیت پر موقوف نہین - اقالہ اجارہ بہی موقوف وقت پر نہین ہے اور اوس
مضارع سے ایجاب وقبول کیا کہ اوسپر سوف اور سین نہو تو نیت ضرور ہے اگر ایجاب فی الحال ہے تو بیع ہی ورنہ نہین
اور ماضی سے ایجاب وقبول کرنے مین نیت پر موقوف نہین ہے اور مضارع جو استقبال کے لیے ہی مثلاً (سین اور
سوف والا) صیغہ امر تو بیع بے نیت صحیح نہین ہے - پر ہزل سے بیع نہین ہوتی ہے کہ اوسمین رضامندی نہین ہوتی ہے
کہ بیع بالرضا کا حکم ہے - ہبہ نیت پر موقوف نہین ہے - ہنسی مین یہہ کیا تو بہی صحیح نہوگا کسیکو لفظ ہبہ سکہایا کہ اسطرح
بولنا پر وہ معنے نہین جانتا ہی تو ہبہ نہوگا کہ اوسمین رضامندی نہین ہے جو اوس کے لیے شرط ہے نہ اس لیے کہ
اوسمین نیت شرط ہے اور اکراہ زبردستی سے بہی ہبہ نہین ہوسکتا ہی - اور طلاق اور عتاق سکہانے سے ہوجاتے
ہین کہ اونمین رضامندی شرط نہین ہے گو وہ معنی نہین جانتا ہے اور اگر طلاق اور عتاق پر اکراہ ہو تو بہی واقع
ہوجائینگے - ح ۲۰ عقد مع الاکراہ صحیح ہین طلاق - ایلاء - ظہار - رجعة - نکاح - رضاع - ایمان - فی - نذر - قبول
ودیعت - صلح عن قتل عمد - خلع - عتق - اسلام - تدبیر - عفو قتل - طلاق صریح کے لیے نیت ضرور نہین ہے غفلت سے
یا سہو سے یا خطا سے طلاق دے تو ہوجاے گی - ح غفلت حفظ ویادگاری مین کمی ہوجانا تو غفلت اور سہو
ایک ہی شئی ہی - اور جس چیز کی حفاظت ضرور ہی یا بسبب ضعف قلب کے دل سے اوسکی یاد جاتی رہتی ہی نسیان ہی (اور خطا یعنے قصد مین خطا ہوئی
کہ طلاق دیتا تہا ہندہ کو اور نام لیلیا سلمیٰ کا تو سلمیٰ پر طلاق پڑجائیگی) اور ان الفاظ صحیح کہ تصحیف ہوے (بجاے طا کے ت یا بجاے ق کے خ یا غ کہے)
طلاق پڑتی ہی - اپنی جورو کے سامنے طلاق کا مسئلہ کہتا تہا اور ہر بار انت طالق کہتا تہا طلاق نہوگی کہ اسمین قصد طلاق نہین ہے -

اور ایک کاغذ پر عورت نے لکہا میری جورو پر طلاق ہے یا تجکو طلاق ہے اور مرد سے کہا کہ یہہ پڑہو اوسنے پڑہ دیا
طلاق نہوگی کہ قصد طلاق نہین ہے اور انت طالق کہکر نیت قید سے رہائی کی کی تو عند اللہ طلاق نہوگی اور
قاضی طلاق کا حکم دیدیگا اور کسی کتاب مین ہے کہ مخطی کی طلاق قضاءً واقع ہی نہ دیانةً تو معلوم ہوا کہ طلاق
صریح قضاءً نیت کی محتاج نہین ہے اور دیانةً محتاج نیت ہے اور ہازل کے طلاق جو قضاءً اور دیانةً واقع ہوتی ہے
تو اس لیے کہ حضرت شارع نے ہزل کو بہی جد مقرر کیا ہے - اور انت طالق نہ نیت ثلاث کے اور نہ نیت بائن کے
ہوسکتی ہے اور مصدر مین نیت دو کی نہین ہوسکتی ہے مثلاً انت الطلاق پر باندی کے لیے مصدر مین دو کی
نیت ہوسکتی ہے اور انت الطلاق مین حرہ کے لیے نیت ثلاث کی صحیح ہے اور طلاق کنایہ مین مذاکرہ طلاق ہی

۲۰ عقد مع الاکراہ صحیح ہین

یا نہو بے نیت طلاق دیانۃ نہو گی اور مذاکرہ سوا لفظ حرام کے بجائے نیت کے ہے۔ اور زوج اگر ایسا شخص کہ حرام کو طلاق کے
معنے مین جانتا ہے تو بھی بے نیت طلاق ہو جائیگی ورنہ حرام ہی کنایہ ہے حاجت نیت نہین ہے۔ تفویض طلاق اور خلع اور ایلا اور
ظہار جو صریح ہون تو نیت شرط نہین ہے اور کنایہ ہون تو نیت شرط ہے اور رجعت مثل نکاح ہے کہ نکاح اوس سے دائم
و قائم رہتا ہے۔ صریح مین نیت نہین ہے کنایہ مین ہے اور یمین بالعد نیت پر موقوف نہین ہے کہ عمدًا اور سہوًا اور خطاءً اور
اکراہًا یمین واقع ہو جاتی ہے اور جس کام پر قسم کہائی تہی وہ بہی اسی قیاس پر ہے اور یمین مین عام کو خاص کرنا دیانۃ
باتفاق مقبول ہے اور قضاءً خصاف کے نزدیک۔ اگر حالف مظلوم ہے تو ان کے ہی قول پر فتوی ہے اب اختلاف یہہ ہے
کہ حالف کی نیت کا اعتبار ہے یا مستحلف کے اور فتوی اسپر ہے کہ مظلوم حالف کی نیت کا اعتبار ہے اور اقرار اور وکالت
اور ایداع اور اعارہ اور قذف اور سرقہ بے نیت صحیح ہین۔ اور قاتل کے قصد قتل پر قصاص موقوف ہے اور چونکہ قصد
ایک امر باطن ہے تو آلہ قتل اوسکے قائم مقام ہے اگر ایسے آلے سے قتل کیا کہ عادۃ اعضا کو جدا کر دیتا ہے تو عمد ہے اور قصاص واجب
ہوا اور اگر ایسے آلے سے قتل کیا کہ عادۃ اعضا مین تفریق نہین ہوتی ہے مگر غالبًا مر جاتا ہے تو یہہ شبہ عمد ہے اسمین
قصاص نہین ہے یہہ قول امام اعظم کا ہے۔ اور خطا مین کہ امر مباح کا قصد کیا اور آدمی کو تیر جا لگا۔ اور اگر قرآن شریف کے
پڑہنے مین قصد قرآن شریف کے پڑہنے کا نکرے تو اوسکے لیے وہ بحکم قرآن نہین ہے اسی لیے جنبی۔ اور حائض بارادہ ذکر
و دعا کوئی آیت پڑہین تو جائز ہے کہ بہ نیت قرآن شریف نہین پڑہا ہے اور نماز محل ذکر نہین ہے نماز مین بارادہ ذکر
پڑہیگا تو اسکے ارادہ سے محل نہین بدلتا ہے نماز مین قرآن قرآن ہی رہتا ہے اور مقتدی نے نماز جنازہ مین سورہ
فاتحہ پڑہی ہے تو حرام نہین ہے حالانکہ امام کے پیچہے فاتحہ پڑہنا جائز نہین ہے۔ اور ضمان (تاوان دینا) صرف نیت سے واجب
ہوتا ہے کچہہ کام کی حاجت نہین ہے۔ احرام والے نے کپڑا پہنا اور پہر نکال ڈالا اور یہہ ارادہ ہے کہ پہر بہی پہنے گا تو ایک بار
ہی سزا ہے اور یہہ ارادہ ہے کہ پہر نہ پہنے گا تو جب پہنے گا سزا ہوگی۔ اور ودیعت رکہنے والے نے لباس ودیعت پہن لیا
اور پہر نکال ڈالا اور پہر بہی پہننے کی نیت ہے تو ضمان سے بری نہوگا اور ترک منہی عنہ جس کام سے منع کیا گیا ہے اوسکا
ترک کرنا۔ اسکی بحث اصول مین ہے کہ حدیث انما الاعمال بالنیات مین ترک حقیقت عند الکلام کے بحث کی گئی ہے
یہہ نیت کرنا کہ ہم نہی کی ذمہ داری سے خارج اور بری ہو گئے ترک منہی عنہ کے لیے ضرور نہین ہے اور ثواب کا حاصل ہونا
اگر اپنے نفس کو باوجود قدرت خدائے تعالی سے ڈر کر روکے تو ثواب ہوگا ورنہ نہین مثلًا حالت نماز مین زنا کے ترک کا
ثواب نہین ہے اور عنین کو بہی ترک زنا کا ثواب نہین ہے اور اندہے کو حرام نہ دیکہنے کا ثواب نہین ہے۔ اور اسی بنا پر
یہہ ہے کہ اسباب تجارت مین نیت اپنی خدمت اور اپنے ذاتی کام کی کر لی تو خدمت کے لیے ہوا گو کار خدمت نہ لیوے

اور وہ خدمت نکرے اور اسکے عکس یعنے خدمت کے غلام پر تجارت کی نیت کی تو جبتک تجارت نہووے تجارت کا مال نہوگا
کہ تجارت ایسا عمل ہے کہ بے نیت پورا نہین ہوتا ہے اور خدمت تجارت کا ترک ہی صرف نیت سے ہوجائیگا - اور
مقیم اور صائم اور کافر اور جانور جو گھر پر رہتے ہین (علوفہ) اور جانور جو سائمہ ہے اپکی سال ریوڑ مین (مندہ) چرتے
ہین صرف نیت سے مسافر اور مفطر اور مسلمان اور سائمہ اور علوفہ نہین ہوتے ہین کہ یہہ سب ترک عمل ہے -

القاعدة الثانية ہمارے علمانے یہہ وضع کیا ہے الامور بمقاصدہا کہ بحث کرتے ہین اوسکو جان چکے ہین - سب اپنے
مقصد پر ہین - فتاوی قاضی خان مین ہے انگور کا رس کلال کو بہ نیت تجارت بیچے تو جائز ہے اور بہ نیت شراب
بنانے کے بیچے تو حرام ہے - اور انگور لگانا اور انگور کا رس سرکہ کے لیے یا شراب کے لیے اسی قیاس پر ہے - اور
مسلمان سے تین دن سے زیادہ بات نکرنا اس لیے ہو کہ مسلمان کو بالکل چھوڑ دے تو حرام ہے ورنہ حرام نہین - اور سوائے
اپنے خصم کے اور موت پر عورت کا سوگ کرنا اس نیت سے کہ اوسکے مرنے کے غم مین زینت ترک کی تو حرام ہے ورنہ
نہین - اور اسی لیے نمازی نے نماز مین ایک آیت اسطرح پڑھی کہ کسیکے کلام کا جواب ادا ہوگیا تو نماز باطل ہوگی
اور نماز مین ایسی خبر سنکے کہ اوس سے خوش ہوکر الحمد للہ شکر کے لیے کہا تو نماز باطل ہوگی - اور رنج سنکر لا حول
ولا قوة کہا یا مرنا سنکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا نماز باطل ہوگی - اور ایک مجمع پر پڑھا فجمعناهم جمعًا یا پانی کے
کھڑے دیکھ کے کہا وکاسًا دهاقًا تو کافر ہوجائیگا - اور اسکی مثالین بہت ہین کہ جس سے کلام پاک کی خفت نکلتی ہے
موجب کفر ہے آتش جو والے نے آتش کا ڈبہ کھولتے ہوئے خریدار کو کہا صل علی محمد تو گنہگار ہوگا - اور رات کا چوکیدار
اس جتلانے کے لیے کہ مین جاگتا ہون غافل نہین ہون لا الہ الا اللہ کہتا رہتا ہے گنہگار ہوگا - عالم اپنے مجلس
علم مین اور قاری مجلس قرات مین لوگون کو کہے کہ درود پڑھتے رہو تو ثواب پائینگے کیونکہ چوکیدار اپنی بیداری
پر اور آتش والا اپنے آتش پر اجرت پاتے ہین - بزاز نے خریدار کے روبرو تھان کھولا تو سبحان اللہ کہا یا اللهم صل
علی محمد کہا تا گاہک جانے کہ تھان بہت عمدہ ہے تو یہہ کہنا مکروہ ہے - اور مسلمان نے ذمی کو کہا اللہ تیری عمر
دراز کرے تا شاید اسلام لاوے یا جزیہ بذلت ادا کرتا رہے تو مضائقہ نہین ہے کہ یہہ اوسکے مسلمان ہونے کے لیے
یا مسلمانون کے فائدہ کے لیے دعا کرتا ہے - ح اباس ادس امر پر بولتے ہین کہ اوسکا ترک کرنا غالبًا بہتر ہے -
اور قرآن شریف اپنے گھر مین اس لیے رکھا کہ خیر اور برکت ہووے گنہگار نہوگا بلکہ امید ثواب کی ہے گو نہ پڑھتا ہو
اور مجلس فسق مین اس نیت سے کہ سب فسق مین مبتلا ہین اور مین اللہ تعالی کی یاد مین رہون تو بہتر ہے
اور افضل ہے اور بازار مین بھی اسی نیت سے تسبیح کرنا بہتر ہے کہ بازار مین تسبیح کرنا کسی جگہہ مین اکیلے تسبیح کرنے

حسنہ ہوتا ہے اور اسی لیے تسبیح کی کہ فاسق عبرت پذیر ہو تو ثواب ہوگا اور فاسق کے کفر و فسق پر اچھا معلوم ہونے کے لیے
سبحان اللہ کہا تو گنہگار ہوگا - بادشاہ کی تعظیم اور سلام کے لیے سجدہ کیا تو کافر نہوگا کیونکہ فرشتون کو حضرت آدم کے
سجدہ کا حکم ہوا تھا اور برادران یوسف علیہ السلام نے اونکو سجدہ کیا تھا قتل پر اکراہ کیا گیا کہ بادشاہ کو عبادۃً سجدہ
کرے تو صبر افضل ہے جب کفر پر صبر افضل ہے اور تحیۃ سجدہ کرنے کو قتل پر اکراہ کیا گیا تو سجدہ کرنا بہتر ہے - پیٹ بھرنے سے
زیادہ اس لیے کھایا کہ روزہ پر طاقت ہوگی یا مہمان کی خاطر سے زیادہ کھایا تو مستحب ہے ورنہ بقصد شہوت زیادہ کھایا تو
حرام ہے جہاد کے میدان مین کافر نے مسلمان کو اپنی ڈھال بنالیا اب کسی مسلمان غازی نے بقصد قتل مسلمان کافر کو
اور تیر مارا تو حرام ہے اور بقصد قتل کافر تیر مارا تو حرام نہین ہے - اور اگر خوف طوالت نہوتا تو اس قاعدہ کلیہ پر بہت
مسائل لکھے جاتے - اور لقطہ اس نیت پر اوٹھالیا کہ مالک تک پہونچا دیگا لینا جائز ہے - اور مسجد مین سایہ
کے لیے درخت لگاوے تو جائز ہے اور کسی نفع کے لیے لگائے تو جائز نہین ہے - اور درہم و دینار پر اللہ تعالی کا
نام بجائے سکہ کھودا تو جائز ہے ورنہ باہانت مکروہ ہے - اور تکیون کی تہہ مین قرآن شریف ہو اور نیز بیٹھنا بغرض
حفاظت جائز ہے ورنہ مکروہ ہے - اور ان دونو قاعدہ مین نیت پر بحث ہے اسلیے اوسپر بحث کیجاتی ہے
اول حقیقت نیت دویم نیت کس لیے شروع ہوئی ہے - ۳ - جس کی نیت کرین (منوی) اوسکا متعین ہونا
یا نہونا - ۴ - منوی یا فرض ہے یا نفل ہے یا ادا ہے یا قضا ہے - ۵ - نیت سے اخلاص ہونا - ۶ - دو عبادت ایک
نیت سے کرنا - ۷ - وقت نیت - ۸ - نیت ہر رکن کے اول سے آخر تک مستمر نہین ہوتی ہے - ۹ - محل نیت - ۱۰ - شروط
نیت - اول نیت لغت مین قصد ہے نوی الشی ینویہ نیۃً یا پر تشدید ہو یا نہو قصدہ - اور شرع مین طاعت اور
ایجاد فعل مین طاعت اور تقرب الی اللہ تعالی کا قصد ہونا - اور ترک منہی عنہ سے روکنا ہے کہ وہ فعل ہے اور مسلمان
نہی کا مکلف ہے اور ترک عدم کے معنی مین نہین ہے کہ انسان کے قدرت مین نہین ہے (اور جب قدرت نہو اوسکا
ترک کیا ہوگا اور اوس سے نہی کیا ہوگی) اور شرعاً نیت وہ ارادہ کہ کسی کام کرنے پر لوجہ اللہ تعالی اور بغرض فرمانبرداری
متوجہ ہووے - اور لغۃً جو چیز کہ حصول نفع کے لیے ہو اور ضرر کے دفع کے لیے ہو فی الحال ہو یا فی المآل ہو اوسپر دل کا
برانگیختہ ہونا نیت ہے **ثانی** نیت شروع ہونے سے مقصود یہ ہے کہ عبادات اور عادات مین تمیز ہوجاے یا ایک
عبادت کو دوسری عبادت سے تمیز ہوجاے جس طرح روزہ ٹوٹ جاتا ہے اونکا ترک کبھی پرہیز کے لیے ہے اور
کبھی علاج کے لیے ہے اور کبھی اس لیے ہے کہ اوسکی حاجت نہین ہوتی ہے اور مسجد مین بیٹھنا یا آرام کے لیے
ہے یا ثواب کے لیے - اور کسی کو مال دینا یا ہبہ پر ہے یا غرض دنیوی پر ہے یا ثواب کے لیے ہو زکوۃ یا صدقہ -

اور ذبح کبھی کھانے کے لیے ہو تو مباح ہی مقصود ہے اور یا قربانی ہے تو عبادت ہے - یا امیر کے تشریف لانے پر ہے تو حرام
ہے اور یا کفر ہے - تقرب الی اللہ تعالی یا بالفرض یا بالنفل ہے یا بالواجب ہے تو ایک عبادت کو دوسری عبادت
سے تمیز ہوگی - تو جو امر کہ عبادت نہیں یا اوسکو دوسرے امر سے التباس نہیں ہے او سمین نیت شرط نہیں ہے
مثلاً یمین باللہ تعالی اور معرفت اور خوف اور رجا اور نیت اور قرات قرآن شریف اور ذکر الٰہی کہ یہہ سب ایسے
متمیز ہین کہ اونکو کسی لیے التباس ہی نہیں ہے - اور جو امر کہ عبادت ہی اور اور کچھ نہیں ہے او سمین نیت کی
کیا ضرورت ہے - اور نیت کے لیے نیت ضرور نہیں ہے - اور سجدہ تلاوت اور ذکر الٰہی اور اذان ان تینون مین نیت کا
کیا ضرورت ہے - ثالث منوی متعین ہوجاتا ہے یا نہیں - منوی یا عبادات ہے یا نہیں ہے - عبادت ہے تو
وقت اوسکے لیے ظرف ہے کہ وہ عبادت بھی او سمین ہو سکتی ہے اور اوسکے سوا اور کام بھی او سمین ہو سکتا ہے
تو تعیین کرنا ضرور ہے مثلاً نماز اسطرح متعین کرے کہ نماز ظہر اور نماز ظہر آج کی تو صحیح ہوگی گو وقت نماز گزر گیا ہو
اور یا اسطرح تعیین کرے کہ ظہر وقتی البتہ بشرطیکہ وقت نہ گزرا ہو - اگر وقت گزرا ہو اور بھول گیا ہو تو (ظہر الوقت اور
ظہر الیوم کہنا) صحیح نہوگا یہی قول صحیح ہے - اور فرض الوقت کہا گو یا ظہر الوقت کہا - پر جمعہ کے لیے یہہ کہنا صحیح نہوگا
کہ جمعہ اصل نماز نہین ہے بلکہ بدل نماز ظہر ہے - پر جسکا یہہ اعتقاد ہو کہ جمعہ بھی اصل فرض الوقت ہے اوسکے لیے
یہہ کہنا صحیح ہوجائیگا - اور صرف ظہر کا لفظ کہا اور اوسکی نیت کی تو صحیح یہ ہے کہ نماز جائز ہوگی - اور تعیین کی علامت
یہہ ہے کہ اوس سے یہہ پوچھین کہ کونسی نماز پڑھتا ہے تو بے تامل یہہ کہدے کہ مثلاً ظہر کی نماز - اور اگر عبادات کا
وقت اوسکے لیے معیار ہو کہ سوا اوسکے اور کی گنجائش نہین ہے مثلاً روزہ رمضان کے مقیم تندرست کے لیے
تعیین کی کچھ حاجت نہین ہے مطلق نیت کرے یا نفل کی نیت کرے یا اور کسی واجب کی نیت کرے تو رمضان کا
ہی روزہ ادا ہوگا کیونکہ جو امر متعین ہو اوسمین تعیین کرنا لغو ہے - اور مریض مین دو روایت مین پر صحیح یہہ ہے
کہ رمضان ہی ادا ہوگا گو کسی واجب کی نیت کی یا نفل کی نیت کی - اور مسافر جو واجب نیت کریگا وہی
ہوگا نہ صرف رمضان ہی ادا ہوگا اور نفل مین دو روایت ہین پر صحیح یہ ہے کہ رمضان ہی ادا ہوگا اور کسی
وقت عبادت اگر مشکل ہے مثلاً وقت حج تو اس اعتبار سے کہ سال بھر مین ایک ہی حج ہوتا ہے معیار ہے اور اس
اعتبار سے کہ اسکے افعال تمام سال کو مستغرق نہین ہے ظرف ہے تو باعتبار معیار کے حج فرض ہی ہوگا اور اگر
بہ نیت نفل کے ہے تو باعتبار ظرف نفل ہوگا - گو وقت تنگ ہو تب بھی تعیین ضرور ہے ساقط نہوگی کیونکہ وسعت
باقی ہے اگر ابھی نفل پڑھیگا تو صحیح ہوگی گو حرام ہے - اگر کوئی اپنے قول ...

تونہین ہو سکتا ہی بلکہ اپنے فعل سے متعین کرے تو ہو سکے گا مثلاً حانث فے الیمین کفارہ کی کوی قسم صرف اپنے فعل
مین متعین کر سکتا ہی - یہہ عدم تعیین ادا مین ہے - ورنہ قضا مین تعیین ضرور ہے نماز ہو روزہ ہو حج ہو اور قضا بہت
ہے تو تعیین شرط ہی یا نہین ہے تاکہ ایک جنس کے فرضون مین تمیز ہو جاے اور صحیح یہہ ہی کہ ایک ہی روزہ قضا ہے
اوسکی نیت سے روزہ رکھہ لیا پر (تاریخ) دن متعین نہین کیا تو جائز ہے اور اگر دو رمضانون مین سے قضا ہوئی
تو ضرور ہے کہ یہہ نیت کرے کہ فلان سال کے رمضان کے روزہ کی قضا ہے - اور نماز بے تعیین نماز (مثلاً ظہر) اور بے تعیین
روز جائز نہین ہے کہ فلان دن کا ظہر - یا اول ظہر یا آخر ظہر متعین کیا تو جائز ہے - اور یہہ اوس شخص کے لئے مخلصی ہے
جو اوقات قائمہ نہ جانتا ہو یا شبہہ مین پڑ گیا ہو یا اپنے لیے سہولت ڈہونڈتا ہو - نماز مین تعیین اسلیے شرط نہین
ہے کہ کئی واجب مختلف قسم کے ہین بلکہ اس لیے شرط ہے کہ ترتیب کی رعایت ضرور ہے جو بے نیت تعین نہین
ہو سکتی ہے مگر جب بکثرۃ فوایت ترتیب جاتی رہے تو صرف یہہ نیت کافی ہے کہ ظہر کی نماز - اور قاضیخان وغیرہ
نے جو اسکے خلاف نقل کیا ہے اوسپر فتوی ہے - اور تیمم حدث اور تیمم جنابت مین تمیز واجب نہین ہے اگر جنبی نے
بارادہ وضو تیمم کیا تو بہی جائز ہے کیونکہ تیمم صرف اس لیے ہے کہ نماز کے لیے طہارت حاصل ہو دے اور جب طہارت
ہوئی تو جو نماز چاہے ادا کرے کیونکہ تیمم موجود رہنا شرط ہے اگر عصر کے لیے تیمم کیا تو اوس تیمم سے جو نماز چاہے
پڑہتا رہے ضابطہ فی ہذا البحث - تعیین اسلیے ہی کہ اجناس مین تمیز ہو - اور ایک ہی جنس مین
تعیین لغو ہے کہ اوسمین کچہ فائدہ نہین ہے اور محل تصرف مین تصرف نہو تو لغو ہے - اور جنس باختلاف سبب
مختلف ہوتی ہے - اور نماز سبب مختلف جنس ہے دو دن کی دو ظہر اور دو عصر آپسمین مختلف ہین - اور رمضان کے
سب ایام کو شہود شہر جامع ہے اس لیے اگر ایک تاریخ روزہ نرکہا اور دوسری تاریخ کی نیت سے قضا کی یا
دو دن یا زیادہ قضا ہوے ایک روزہ کسی روزہ کی نیت سے رکہا تو وہ روزہ صحیح ہو جاوے گا - پر جب دو
رمضان ہون تو نہین ہو سکتا ہے کہ ہر رمضان سبب مختلف ہے - جیسا دو ظہر کی نیت کی یا ایک ظہر
بجاے عصر کے نیت کی یا ظہر روز شنبہ بجاے ظہر روز پنجشنبہ نیت کی تو جائز نہوگا - اور کفارات جنس واحد کی
تعیین کی کچہ حاجت نہین ہے اور اگر تعیین کی تو لغو ہے اور کئی جنس ہو تو تعیین ضرور ہے - اور دو سو درہم
کی زکوۃ پانچ درہم پیشگی دیدے اور ابہی سال نگزرا تہا کہ دو سو درہم خرچ ہو گئے تو وہ پانچ درہم زکوۃ پیشگی
اور نفل کے لیے تصور کیجاینگی اور فتح القدیر مین ہے جسپر ایک رمضان کے دو روزہ ہون تو بہتر یہہ ہے کہ اول
دن کی نیت کر لے اور نہ کرے تو بہی جائز ہے اور ایسا ہی اگر دو رمضان مین سے دو دو روزہ واجب الاداء ہون

بمذہب مختار تعیین کی نیت کرے یا نکرے صرف قضا جائز ہی مگر صرف قضا ہی ہو اور کچھ نہو - اور روزہ توڑنے کا کفارہ اسکے ذمہ ہے اور قضا ستہ مین لگ گیا تو کوئی حرج نہین ہے - اسکے پاس مختلف دو مال ہین ایک مال کی زکوۃ پیشگی دیدی اور وہ مال کسی آفت سے تلف ہوگیا تو زکوۃ پیشگی دوسرے مال کے لیے نہوگی اور اوس مال کی بھی نہوگی جو مال کے مہینا تک ہاتھ لگا ہو جو مال کہ سال کے اندر ملک مین بھی نہ تھا اوسکی زکوۃ پیشگی کیونکر ہوسکتی ہے - پانچ اونٹنی حمل والی ہین اونکی زکوۃ مین پیشگی دیدی ایک اونٹنی اور ایک انکے حمل کے لیے اور قبل سال وہ سب بچے جنے تو جائز ہوگیا اور اگر حمل نہ ہوتا تو انکے لیے زکوۃ پیشگی دینا جائز نہین ہے - یہہ سب بحث فرائض اور واجبات مین ہے مثل نذر اور وتر اور عیدین مین بمذہب صحیح اور دو رکعت طواف بمذہب مختار اور صرف وتر کے نیت کرے نہ وتر واجب کی کہ اوسمین اختلاف ہے - اور نماز جنازہ مین اللہ تعالی کی عبادت کی اور میت کے لیے دعا کی نیت کرے اور آیات سجدہ کی ہر آیت کے سجدہ کی تعین کرنا ضرور نہین ہے - اور نماز نفل مطلق نیت نماز سے صحیح ہوتی ہے - اور جو سنت مقررہ ہین اونمین بھی نیت شرط نہین ہے بہ نیت نفل اور بہ نیت مطلق ادا ہوتی ہے - اس خیال سے کہ ابھی رات ہے تہجد کی دو رکعت پڑھی پھر معلوم ہوا کہ فجر کے بعد پڑھی گئی ہے تو یہہ دو رکعت فجر کی ہین اور فجر کے لیے اور دو رکعت نہ پڑھے کہ مکروہ ہے - اور ایک رکعت تو شب مین ہے اور دوسری رکعت فجر مین ہے تو سنت تہجد ہوئی اور سنت فجر پڑھے کہ وقت مین نہین پڑھی تھی - اور ظہر کی چار رکعت کے بعد قعدہ اخیرہ کیا اور رکعت پر بھولے سے کھڑا ہوا تو چھٹی رکعت ملالے کہ یہ دونون رکعت نفل ہو جائینگی اور یہہ دو رکعت ظہر کی ہونگی (دو بھی پڑھے) پھر اس لیے نہین کہ اسمین شرط ہے جو اسنے تعین کی بلکہ اس لیے نہین کہ نئی نیت سے دو رکعت ادا نہین کی - اور تراویح کے لیے بھی نیت شرط نہین ہے - اور ایسے ہی جمعہ کے بعد اوس ملک مین کہ جمعہ صحیح نہین ہے چار رکعت بہ نیت ظہر پڑھتے ہین پھر ظاہر ہوا کہ جمعہ صحیح ہے تو وہ چار رکعت سنت ادا ہوگئی کہ اوسپر کوئی ظہر واجب ہی نہ تھا - اور نہ ابھی یہہ ہے کہ نماز کا وصف بدل گیا تو اصل نماز باطل نہین ہوتی ہے اور بہتر ہے کہ نفل روزہ کا حکم مثل نماز نفل کے ہو کہ اوسمین تعیین شرط نہو پر یہہ تفصیل کسی نے نہین کی - تکمیل سنن روایت - رات دن مین بارہ رکعت ہین - دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے اور چار رکعت فرض ظہر سے پہلے اور دو رکعت اوسکے بعد اور دو رکعت فرض مغرب کے بعد اور دو رکعت فرض عشا کے بعد اور نماز جمعہ کے قبل چار اور بعد چار - اور تراویح بیس رکعت ہین ہر دو رکعت پر سلام ہے اور یہہ رمضان کی رات مین ہے - اور صاحبین کے نزدیک نماز وتر اور ایک روایت مین عیدین اور نماز گہن سورج

بقول صحیح اور کہتے ہین کہ واجب ہی اور نماز گہن چاند اور نماز استسقا ایک قول پر۔ اور نماز مستحب فرض عصر سے پہلے چار رکعت اور فرض عشا سے پہلے چار رکعت اور اسکے بعد چار رکعت اور ظہر کی دو رکعت کے بعد بہ دو رکعت اور عشا کی دو رکعت کے بعد دو رکعت اور مغرب کی دو رکعت کے بعد چہہ رکعت (اور حضرت شاہ احمد سعید اور حضرت شاہ عبد الغنی دو رکعت مغرب کے بعد بیس رکعت پڑہتے تھے کہ اونمین سورہ الم سجدہ تمام کرتے تھے) اور دو رکعت سنت وضو اور تحیۃ المسجد اور مسجد مین داخل ہوکر جو نماز پڑہیگا وہ تحیۃ المسجد ادا ہوگی اور یہہ بہی قول ہے کہ مسجد مین داخل ہوکر بیٹھ جاوے پہر اوٹھکر تحیۃ المسجد پڑہے۔ اور دو رکعت احرام پہنکر نہ پڑہے [illegible] نفل پڑہے [illegible] اور چاشت کی نماز کم چار رکعت زیادہ بارہ رکعت (یہہ نماز اشراق مشہور ہے) اور نماز حاجت اور نماز استخارہ وغیرہ متعین کیا اور خطا کی جسمین تعیین شرط نہین ہے اوسمین خطا مضر نہین ہے مثلاً مکان نماز اور زمان نماز اور عدد رکعات اگر ظہر کی تین رکعت کہے یا پانچ کہے اور نماز معمول پڑہے تو یہ نماز صحیح ہے کہ تعیین شرط نہین تہی پہر خطا سے کیا ضرر ہے۔ اور مثلاً امام نے ایک شخص کے لیے امامت کی نیت کی بعد نماز معلوم ہوا کہ وہ نہ تہا اور کوئی اور تہا تو کچہہ حرج نہین ہے اور اسنے نیت ادا کی یا نیت قضا کی پہر معلوم ہوا کہ وقت نہین رہا یا وقت ابہی باقی ہے تو بہی کچہہ حرج نہین ہے گواہ نے وہ امر ذکر کیا کہ جسکی حاجت نہین تہی اوسمین خطا مضر نہین ہے مثلاً حاکم سے جانور کا رنگ ایک بیان کیا اور وقت دعوی دوسرا رنگ تو یہہ گواہی قبول ہی یہہ تناقض مضر نہین ہے۔ اور جسمین تعیین شرط ہی مثلاً بجای روزہ کی نماز کی یا اسکے عکس یا بجای ظہر عصر کی نیت کی تو یہ خطا مضر ہے اور ایسے ہی نیت کی کہ میرا امام زید ہے اور وہ تو عمرو نکلا۔ اور بہتر یہہ تہا کہ کثرۃ جماعت پر امام کی تعیین نکرے تا خلاف نہووے کہ نماز جائز نہوگی۔ بس مناسب ہے کہ یہہ نیت کرلے کہ جو محراب مین ہے وہ میرا امام ہی کوئی ہو۔ اسکو زید کا خیال ہے نہ عمرو کا بس نماز جائز ہے۔ یہہ نیت کی کہ جو امام کہڑا ہے وہ امام ہے اور یہ دیکہتا ہے اوسکو کہ زید ہے پہر وہ عمرو ہے تو بہی نماز صحیح ہے کیونکہ نیت کا اعتبار ہے نہ دیکہنے کا اور منگل کی ظہر کی نیت کی اور پہر معلوم ہوا کہ وہ تو روز چہار شنبہ تہا تو بہی نماز ظہر ہوگی کہ تعیین وقت مین غلطی مضر نہین ہے اور ایسے ہی پنجشنبہ کے روزہ کی نیت کی اور روزہ تو اور دن کا تہا تو روزہ جائز ہوگیا۔ اور جنازہ مین یہ نیت کی کہ جسپر امام نماز پڑہتا ہے جائز ہے۔ اور جو نیت امام جوان کی کی پر وہ بڈہا ہے تو جائز نہوگا اور اسکے برعکس جائز ہوگا کہ جوان کو بسبب علم کے شیخ کہہ سکتے ہین۔ مرد میت کی نیت کی اور وہ عورت کا جنازہ تہا تو نماز نہوگی اور عدد میت کے نیت کی کم ہے تو جائز ہے اور زائد ہے تو نہین کہ زائد پر نیت نماز کی نہین کی جو نماز جمعہ کے تشہد مین امام سے ملا اور سجدہ سہو مین تو بہی جمعہ پورا کرلے۔ اور جو منوی عبادت مقصودہ

نہین ہی بلکہ وسائل ہین وضو و غسل و تیمم تو وضو مین تعیین کی نیت نکرے کہ وہ عبادت نہین ہی - اور وضو مین نیت طہارت
کی کافی ہے - اور تیمم مین اوس عبادت مقصودہ کی نیت کرے جو بے طہارت ادا نہین ہوتی ہی - اور دخول مسجد کے لیے
یا اذان کے لیے یا اقامت کے لیے تیمم کیا تو اوس تیمم سے عبادۃ مقصودہ ادا نہوگی - اور قرات قرآن کے لیے جنب تیمم کیا
تو دو روایت ہین پہر نماز جائز نہین ہے - اور جنبی جب تیمم کرے اوس سے جو نماز چاہے پڑھتا رہے - **الرابع فی
صفۃ المنوی** فرض ہو یا نفل ہو یا ادا ہو یا قضا ہو - نماز فرض مین نماز کے اور فرض کی اور تعیین کی نیت
کرنا چاہیے اگر صرف فرض کی نیت کی تو کافی نہوگا - اور واجبات بھی مثل فرائض ہین - اور نفل اور سنت معمول
بہ نیت مطلق اور نیت مین نماز ادا ہو جاتی ہے - اور فرائض مین نیت شرط ہونے کے یہہ معنی ہین کہ نماز فرائض پنجگانہ
کا فرض ہونا نہین جانتا ہی مگر پڑھتا رہتا ہے تو نماز فرض ادا نہوگی - اور اگر یہہ اعتقاد ہے کہ نماز پنجگانہ فرض بھی ہی اور
نفل بھی ہی پر تمیز نہین کرتا ہے اور فرض کی نیت نہین کرتا ہے اگر کل پر نیت فرض کی کی تو جائز ہے اور اگر
سب کو فرض جان لیا تو بھی جائز ہے - اور اگر یہہ نہین جانتا ہے تو جو نماز کہ امام کے ساتھ پڑھتا ہے جائز ہوگی اور قنیہ
مین ہے کہ نمازی کی اقسام چھہ ہین - ۱ - وہ کہ فرض اور سنت جانتا ہی اور فرض کے معنے بھی جانتا ہے کہ اوسکے بجالانے
سے ثواب ہوتا ہی اور ترک سے عذاب ہوتا ہے اور سنت وہ ہے کہ بجالانے مین اوسکے ثواب ہے اور ترک مین عذاب
نہین ہی اب جو نیت کی ظہر مثلاً تو کافی ہوگا اور نیت ظہر کی تو اب نیت فرض کیا ضرور ہے - ۲ - وہ ہی کہ یہہ تو جانتا ہی
اور فرض کو فرض ہی کر کے نیت باندھتا ہے مگر یہہ نہین جانتا ہے کہ اس نماز فرض مین کون کام فرض ہے اور کون
سنت ہی تو بھی کافی ہے - ۳ - فرض کی نیت کرتا ہے پر اوسکے معنے نہین جانتا ہے تو کافی نہین ہے - ۴ - اتنا
جانتا ہے کہ لوگ جو نماز پڑھتے رہتے ہین اوسمین کچھہ فرض ہے اور کچھہ نفل ہے اور یہہ بھی اوسیطرح پڑھتا رہتا ہے
کہ سب پڑھتے رہتے ہین لیکن فرض اور نفل مین اوسکو کچھہ تمیز نہین ہے تو کافی نہوگا کہ تعیین نیت فرض مین شرط ہی
اور ایک قول یہہ ہی کہ جماعت کے ساتھہ اور امام کی نماز کی نیت کر کے نماز پڑھے ہے تو جائز ہوگی - ۵ - یہہ اعتقاد کر لیا کہ
کل نماز فرض ہے تو جو نماز پڑھیگا جائز ہوگی - ۶ - وہ ہے کہ بندگان خدا پر خدا کی کوئی نماز فرض ہے مگر نماز وقت پر
پڑھتا رہتا ہے تو کافی نہوگی - اور روزہ نیت مباین اور نیت مطلق سے ادا ہو جاتا ہے (نیت مباین جو
نیت خلاف کرے مثلاً بجاے فرض نفل کی نیت کرے یا عکس اور ایسے ہی نماز) تو رمضان کے روزہ کے لیے
فرض ہونے کی نیت ضرور نہین ہے چنانچہ لیلۃ الشک شعبان کا آخر روز روزہ رکھا اور پہر معلوم ہوا کہ وہ روز
رمضان کا ہی تو روزہ رمضان کا ادا ہوگا - اور زکوۃ فرضیت کی نیت کرنا شرط ہے کیونکہ صدقہ کئی ہین (مثل اقسام

نماز) اور پیشگی زکوٰۃ کا حکم معلوم نہین ہے پر ظاہر کلام سے فرضیت زکوٰۃ پیشگی مین بھی ضرور ہے کیونکہ اصل وجوب یعنی سبب متحقق ہوا یعنے نصاب نامی موجود ہوگی تو ادا پیشگی درست ہوجاتی ہے اور سال زکوٰۃ کے لیے شرط ہے نہ سبب - اور نماز وقت سے پہلے جائز نہین ہے کیونکہ وقت وجوب کا سبب ہے اور ادا کے لیے شرط ہے - اور حج مطلق نیت صحیح ہے کیونکہ نفس امر فرضیت نیت کی ہے اور بہت مشقتین جو اس مین ہین وہ بھی سبب ایسے فرض کے ہین اسی لیے اگر فرض کی نیت نکریگا تو حج نہوگا کیونکہ اوسکو فرض کہنا ظاہر حال پر عمل کرنا ہے کہ یہ بہت اچھا امر ہے تو نیت فرض ضرور ہے کیونکہ باوجودیکہ حج فرض ابھی ادا نکیا اور نیت نفل کی کرے تو نفل ہی ادا ہوگا نہ نفل - اور کفارات مین نیت فرض ضرور ہے اسی لیے روزہ کفارات اور روزہ قضاء رمضان رات سے نیت کرنا چاہیے کیونکہ وقت مین تو نفل بھی ہوسکتی ہے اور وضو اور غسل مین جو نیت شرط نہین ہے تو اس بحث مین داخل نہین ہین - اور تیمم مین نیت فرضیت کی شرط نہین بلکہ نیت رفع حدث (حصول طہارت) کی شرط ہے - چنانچہ جملہ شروط مین نیت فرضیت کی شرط نہین ہے اسلیے کہ شرط کے حاصل ہونے کی رعایت کیجاتی ہے نہ یہ کہ کسی طرح اونکو حاصل کرین - (بلکہ بذریعہ اونکی عبادات مقصودہ حاصل کرتے ہین) - اور خطبہ کے لیے نیت فرض شرط نہین ہے اور ہم نے نیت اس لیے شرط کی ہے کہ وہ نفل نہین ہوتا ہے (فرض ہی ہے) اور نماز جنازہ بھی ایسی ہی ہے کہ وہ بھی فرض ہی ہے (نفل نہین ہوتا ہے) کہ نفل ہوکر اعادہ نہین ہوسکتا ہے - اور لڑکے کی نماز مین مناسب ہے کہ نیت فرض شرط نہو کہ اوسکے حق مین فرض نہین ہے پر بہتر ہے کہ لڑکا یہ نیت کرے کہ اسوقت مین جو مکلف پر نماز فرض ہے وہ مین پڑھتا ہون اور فرض عین اور فرض کفایہ مین نیت شرط نہین ہے - اور جو نماز کہ بسبب کسی فعل مکروہ کے یا بسبب ترک واجب کے دوبارہ پڑھتے ہین تو وہ نماز فرض نہین ہے بلکہ نقصان سابق کی (جبر) تکمیل کے لیے ہے کیونکہ اول صورت مین فرض ساقط ہے کیونکہ جبر کی نیت کرنا چاہیے کہ فرض ٹوٹ چکا ہے اور وہ نفل ہوچکا ہے - اور جس کے نزدیک فرض ادا نہین ہوچکا تو نیت فرضیت کی ضرور شرط ہے - اور ادا اور قضا مین جب ایک نماز متعین کرلے تو صحیح ہوگئی ادا ہو یا قضا ہو - اور اصول مین بحث ہے قضا بجاے ادا کے اور ادا بجاے قضا کے بولتے ہین نیت ادا کی قضا کو اور بالعکس جائز ہے - جس عبادت مین کہ وقت نہین ہے تو وہ ادا اور قضا نہین ہوسکتی ہے - مثلاً زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر اور عشر اور خراج اور کفارہ اور جسمین قضا نہین ہوسکتی ہے وہ بھی ایسے ہی ہے مثلاً نماز جمعہ کہ جب امام کے ساتھ نماز جمعہ نہ ملی تو ظہر پڑھے گا - اور جو عبادت کہ قضا اور ادا ہوتی ہے مثلاً نماز پنجگانہ (اور روزہ رمضان کے) تو اوسمین نیت شرط نہین ہے - بگمان وقت بہ نیت ادا نماز پڑھی اور وقت نہ تھا نماز صحیح ہوگئی

اور ایسے ہی اسکا عکس - اور جو قید مین ہے اوسکو رمضان معلوم نہین ہے اب اوسنے تجری (اٹکل) کی اور روزے
رکھے اور رمضان گذر چکا تھا تو صحیح ہوگی کہ اصل نیت صحیح ہے اور خطا گمان مین واقع ہوئی ہے - اور یہہ خطائی ظن
معاف ہے - اور حج مین بھی نیت قضا اور ادا کے تمیز کرنا شرط نہین ہے

خامس فی بیان الاخلاص

نمازی کو نیت اخلاص ضرور ہے - پہر خلاصہ مین صراحت کی ہے کہ فرائض مین ریا نہین ہو سکتا ہے - باخلاص نماز
شروع کی اب ریا پیدا ہوا تو باعتبار سابق نماز صحیح ہے کہ واجب اسکے ذمہ سے ساقط ہوگیا کیونکہ لا ریاء فی الفرائض
نماز اسلیے پڑہی کہ قیامت مین اپنا قرض [illegible] یا کر راضی ہوگا جائز و مفید نہین ہے بلکہ خالص اللہ تعالی
کی نماز پڑہنا چاہیے اگر وہ معاف نکریگا تو اسکے سنت قیامت مین لے لیگا - ایک واثق پر سات سو نماز جماعت
سے پڑہی ہین لیگا تو وہی [illegible] کا کیا [illegible] اور اگر معاف کر دیا ہے تو کچھہ مواخذہ نہین ہو سکتا ہے تو
بھی نیت [illegible] کیا فائدہ ہے [illegible] کی طرف سے قربانی ہوتا ہے اگر سب کا ارادہ ثواب
کا ہے - اگر ایک نے بھی ارادہ گوشت لانے کا کیا یا کوئی اونمین نصرانی ہے تو کسیکے لیے بھی قربانی نہوگی کیونکہ
ایک جز ثواب کا نہو تو سب باطل ہوجاتا ہے کیونکہ (اراقت دم) اللہ کے لیے خون ریزی مین تجزی نہین ہو سکتی ہے
- خدا اور غیر خدا کے لیے قربانی کی تو جائز نہوگی بلکہ حرام ہوگی - حاجی یا نمازی یا امیر یا کسی کے آنے پر خوش ہو کر
قربانی کی تو حلال نہین مردار ہے - اور بہت عالم کہتے ہین کہ ذابح کافر ہے اور کوئی کہتے ہین کہ کافر نہین ہے
لوگون کے سامنے اچھی طرح نماز پڑہتا ہے اور تنہائی مین اچھی طرح نہین پڑہتا ہے تو صرف نماز ادا ہوگی احسان
کا ثواب نہوگا - اور روزہ مین ریا نہین ہو سکتا ہے اور [illegible] نہین ہے کہ نماز [illegible] اجر نہین ہے بلکہ [illegible] ہے
اور کوئی کہتے ہین کہ وہ کافر ہے اور کوئی کہتے ہین کہ نہ اجر ہے اور نہ ضرر ہے گویا اوسنے نماز پڑہی ہی نہین -
اور اس خیال سے کہ شاید دل مین ریا آئیگا - نماز وغیرہ چھوڑنا نہ چاہیے کہ یہہ امر موہوم ہے - مثلا حاجی راہ حج مین
تجارت کرتا چلے تو ثواب حج مین کچھہ نقصان نہوگا - اگر حاجی تجارت کرتا ہوا گھر سے چلا یا قرضدار کی تلاش مین طواف
ہوا تو کافی نہوگا - پہر تلاش قرضدار عرفات مین گیا تو کافی ہوجائیگا - نماز پڑہ رہا ہے اور کوئی شخص الگ اوسکو
نماز پڑہا رہا ہے کہ یہہ اوسکا امام نہین ہے بلکہ وہ [illegible] اور اس نے اسکو لقمہ دیا تو اوسکی نماز باطل ہوگی کہ اسمین
تعلیم ہے - کسی نے کہا کہ تو نماز پڑہ مین دینار تجکو دونگا اوسنے اس سبب سے نماز پڑہی تو نماز ہو جائیگی اور دینار کا
مستحق نہوگا کہ فرائض مین ریا ضرر نہین کرتی ہے اور دینار اسلیے نہین لیگا کہ نماز بکرایہ نہین [illegible] - باپ نے
اپنے بیٹے کو خدمت پر نوکر رکھا بیٹے کو اجرت نہ ملیگی کہ باپ کی خدمت واجب ہے - متقدمین کا فتوی [illegible]

الریاء فی الفرائض

عاریت

مثل اذان امامت تعلیم قرآن وحدیث وفقہہ باجرت جائز نہین پر متاخرین کا فتوی ہے کہ جائز ہے - اور روزہ اور پیشہ کا حکم
مین نے نہین دیکھا - اور نماز مین ظاہر وباطن خشوع مستحب ہے - نماز فرض شروع اور تجارت وغیرہ کا ذکر نماز تمام کرنے تک
رہا تو نماز کا اعادہ مستحب نہین ہے بلکہ اعادہ نہین ہے بلکہ ثواب بہی کم نہوگا - **سادس جمع بین العبادتین** - یاد رہے
امور مین ہے کہ وسیلہ اور سبب مین اور یا اصل عبادات مین ہے اگر وسیلہ اور سبب مین ہے تو سب صحیح ہین - بروز جمعہ جمعہ
کے لیے اور رفع جنابت کے لیے غسل کیا تو دونو حاصل ہونگے رفع جنابت بہی اور ثواب غسل جمعہ بہی - اور عبادات مقصودہ
مین ہے تو یا دونو فرض معین یا دونو نفل ہین یا ایک فرض ہے اور ایک نفل ہے - ا - یا نماز مین ہوگا یا غیر نماز مین - اگر
نماز مین ہے تو کوئی بہی نماز صحیح نہوگی ایک نیت مین ظہر اور عصر دونو کی نیت کی دونو صحیح نہین ہین - اور روزہ مین
قضا اور کفارہ دونو جمع کی تو قضا ہوگی نہ کفارہ - اور امام محمد فرماتے ہین کہ نفل ہوگی - اور کفارہ ظہار اور کفارہ یمین
مین جسکی چاہے نیت تعین کرسکتا ہے اور امام محمد فرماتے مین کہ نفل ہوگی - اور زکوۃ اور کفارہ ظہار مین سے جسے چاہے
متعین کرے - اور زکوۃ اور کفارہ یمین مین زکوۃ ہوگی اور نماز فرض اور جنازہ مین نماز فرض ہوگی - یعنے دونو فرض مین سے
جو قوت دار ہے اوسکا حکم ہوگا - تو روزہ قضا کفارہ کے روزہ سے قوی ہے - اور اگر دونو قوت مین برابر ہین تو اوسکو
اختیار ہے مثلا کفارہ ظہار اور کفارہ یمین اور زکوۃ اور کفارہ ظہار - اور زکوۃ اور کفارہ یمین مین زکوۃ قوی ہے
اور دو نماز مین جو قوی ہے - مثلا نماز فرض بسبب نماز جنازہ کے مقدم ہے - اور دو فرض نماز مین وہ قوی ہے کہ اوسکا
وقت موجود ہے - اور دو نماز قضا مین اول قوی ہے - اور قضا اور ادا مین قضا قوی ہے مگر جبکہ ادا کا وقت بہت
تنگ ہوگیا ہو - اور فجر اور ظہر آج ہی کے دن کے شروع وقت ظہر پر فجر ہوگی اور آخر وقت ظہر پر ظہر ہوگی - اب یہ حکم
باقی رہا کہ ایک تکبیر مین تکبیر تحریمہ اور رکوع کی نیت کی اور یا طواف فرض اور طواف وداع کی نیت کی - اور فرض
ظہر اور نفل کی نیت کی تو فرض ظہر ہوگا - اور زکوۃ اور نفل مین زکوۃ ہوگی اور امام محمد نفل کہتے ہین - ۲ - اور نفل اور
جنازہ مین نفل ہوگی - اور دونو نفل ہین مثلا دو رکعت تحیہ اور دو رکعت سنت فجر تو دونو ہوجائینگی - اور پیر کے دن
کا روزہ اور عرفات کا روزہ جو دونو سنت ہین اسکا حکم معلوم نہین ہے - کیونکہ نفل تحیہ اور نفل سنت قریب قریب
ہین دونو کا ایک ہی مقصود ہے - اور حج مین اگر نیت نذر کی اور نفل کی کی یا فرض اور نفل کی کی تو نفل ہوگی
اور دو احرام دو حج کے لیے معا کیے یا آگے پیچھے کیے شیخین فرماتے ہین کہ دونو لازم ہونگے اور امام محمد فرماتے ہین معا نیت
کی ہے تو کوئی ایک لازم ہوگا اور آگے پیچھے ہو تو اول ہوگا - اور شیخین کے نزدیک دونو لازم ہوئے تو بالاتفاق ایک متروک
ہوگا امام ابو یوسف فرماتے ہین کہ بفور احرام بلا مہلت ترک ہوگا اور امام صاحب فرماتے ہین جسوقت اعمال حج شروع کیے

نماز شروع کی اور اولاد پیدا ہوئی

ترک ہوگا اسلیے اگر قبل شروع جنایت کی تو وہ نو احرام پر دو دم دیگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک دم ہے - اور شروع
اعمال سے پہلے جماع کی دو دم اور دم ثالث رفض کی سزا کیونکہ ایک ترک کرکے دوسرا کرنے لگے گا - اور اوسکے لیے قضا
کریگا - اور حج اور عمرہ کے بجاے اوسکے کہ ترک کیا ہے قضا کریگا - اور شکار قتل کیا تو دو کی قیمت دیگا - اور محصر ہوگیا
تو دو دم لازم ہونگے - اور جو حج و عمرہ معًا یا علی التعاقب کیے تو بھی بلا فرق ہے تفصیل ہے - ایک عبادت کی نیت کی اور اوسکے درمیان چاہا کہ دوسری عبادت
کرنے لگے اگر دوسری کی تکبیر کہی تو اول سے خارج ہوگا ورنہ نہین جیسا کہ بلانیت کی تکبیر کہی فائدہ اگر سوا عبادات کے دو امر ایک نیت مین جمع کیے
مثلاً اپنی زوجہ کو انت علی حرام کہا اور طلاق اور ظہار دونوں کی نیت کی یا دو زوجہ کو انتما علی حرام کہا ایک پر طلاق کی نیت کی اور دوسری پر ظہار کی نیت کی
سابع فی وقتہا - اصل یہہ ہے کہ اول عبادت پر سب کا وقت ہے اور اول دو قسم ہے حقیقی اور حکمی - نماز مین اگر
قبل شروع نیت کی تو امام محمد فرماتے ہین کہ وضو پر یہہ نیت کی امام کے ساتھہ مثلاً ظہر پڑہونگا اور بعد وضو اور کام کرنے
لگا پر جب نماز کی جگہہ پر آیا اور نیت نہ کی اور نماز پڑہنے لگا تو پہلی ہی نیت کافی ہوجائیگی اور شیخین سے بھی یہی
روایت ہے اور اگر اپنے گھر مین وضو ظہر کے لیے کیا اور مسجد مین آکر اوسی نیت سے نماز شروع کی بیچ مین اور کام
نہین کیا تو کافی ہے - امام محمد اپنے رقیات مین فرماتے ہین کہ شروع پر جو نیت مقدم ہو - اگر اور کام کی نیت سے
اوس نیت کو بدلا نہین ہے تو شروع تک حکمًا باقی رہتی ہے چنانچہ روزہ مین بھی یہی ہے - اور علامت اسکی یہہ ہے
کہ اوس سے پوچھین کہ کونسی نماز تو پڑہتا ہے تو فورًا جواب دے کہ مثلاً ظہر تو نیت تامہ ہے ورنہ نہین - اور تامیت
کی صحت کے لیے یہہ شرط ہے کہ ایسا کام نہو جو جنس نماز سے نہو - چنانچہ یہہ تصریح کی گئی ہے کہ نماز کی جگہہ تک جانا بھی
نماز کے جنس کا کام نہین ہے تو اس عدم جنس کے یہہ معنی ہین کہ ایسا کام نہو جو اعراض پر دلالت کرے مثلاً کام
کرنا اور کہانا - اور نماز کے لیے جانا تو نماز کے افعال مین داخل ہے - اوس سے نیت نہین ٹوٹتی ہے - اور
اجماع اسپر ہے کہ نیت شروع سے ملی ہوئی ہو درست ہے - اور جو نیت کہ بعد ہو اوس سے بھی شروع نہین ہوتی ہے کیونکہ
جو نماز گذر گئی وہ بسبب اسکے کہ نیت نہتی عبادات نہین ہوسکتی ہے اور نماز باقی بھی نہین ہوسکتی ہے تو اوسمین تجزی
نہین ہے - اور ابن وہبان کہتے ہین کہ نیت تکبیر کے بعد بھی ہوتی ہے بلکہ ثنا کے بعد بھی اور تعوذ کے بعد بھی بلکہ رکوع
کے بعد بلکہ رکوع سے اوٹھنے کے بعد بھی اور یہہ سب ضعیف ہے اصل یہہ ہے کہ نیت شروع سے متصل ہو خواہ حقیقتًا ہو یا حکمًا
ہو اور اوس قول کا اعتبار نہین ہے - اور وضو مین نیت مونھہ دہونے پر ہے اور بہتر ہے کہ پہلے جو دو ہاتھہ دہونے شروع
کرتے ہین اوسوقت نیت کرے - اور غسل مثل وضو ہے - اور تیمم مین جب مٹی پر ہاتھہ رکھے تب نیت کرے - اور
امامت کی نیت جب کرے کہ ایک بھی مقتدی ہووے اوس سے پہلے اور جماعت کی نیت کا وقت مقتدی کی

نماز کا اول ہے اگرچہ امام کی نماز کا درمیان ہو اور بہتر یہ ہے کہ امام کے شروع پر نیت اقتدا کرے - ابھی امام نے شروع
نہین کیا تھا کہ اسنے بگمان شروع اقتدا کی نیت کرلی جائز نہوگا - اور تقرب کی نیت تاکہ پانی مستعمل ہوجاوے اور وقت
کرے کہ پانی چلو مین لیوے - اور زکوۃ کے لیے نیت ادا سے ملی ہوی ہو یا مال زکوۃ جدا کرنے کے وقت ہو کیونکہ زکوۃ
بے نیت شرط ہے اور نیت مین شرط ہے کہ ملی ہوی ہووے پر فقیرون کے لیے دینا جو ہوتا رہیگا اسلیے علاحدہ
نکال رکھنے کے وقت نیت کافی ہے کہ اسمین آسانی ہے - اور ادا سے پہلے نیت کی تقدیم جائز ہے اور نیت بعد ادا
جب جائز ہے کہ مال فقیر کے ہاتھ مین موجود ہو ورنہ نہین - اور صدقہ فطر باعتبار نیت و مصرف مثل زکوۃ ہے پر ذمی مصرف
زکوۃ نہین اور مصرف صدقہ فطر ہے - اور روزہ یا فرض ہے یا نفل ہے - اور فرض یا ادا رمضان یا اور کچھ ہے -
ادا رمضان مین نیت متقدم ہو اور مقارن ہو اور غروب شمس سے ہو اور نصف نہار شروع تک متاخر ہو اور اگر
ادا رمضان نہو مثلاً قضا ہو یا نذر یا کفارہ ہو تو نیت غروب شمس سے طلوع فجر تک ضرور ہے - اور طلوع فجر نیت
ملی ہوی ہووے - اور نفل مثل ادا رمضان ہے - اور حج مین نیت عند الاحرام ادا سے پہلے ہو تو تلبیہ
پر یا سوقہ ہدی پر ہو اسمین مقارنہ نہین ہوسکتی ہے کہ بے احرام افعال صحیح نہین ہوسکتے ہین اور احرام یا رکن یا
شرط ہے جب ایک عبادت کر رہا ہے تو دوسری عبادت کی نیت کرسکتا ہے یا نہین مثلاً نماز مین کہ فرض ہو یا
نفل ہو نیت روزہ کی کرسکتا ہے اور نماز فاسد نہین ہوسکتی ہے - **الثامن فی بیان عدم اشتراطہا**
فی البقاء وحکمہا مع کل رکن - تمام نماز مین نیت باقی رہنا شرط نہین ہے اور ایسے ہی ہر عبادت مین
ہر جزء عبادت مین نیت ضرور نہین ہے پر عبادت مین فی الجملہ نیت لازم ہے - فرض شروع کیا اور پھر بگمان
نفل نفل کر کے تمام کیا تو فرض صحیح ہے - اور نیت عبادت یعنے تذلل اور خضوع اچھی طرح ہونا ضرور ہے اور طاعت
یعنے فرمانبرداری کہ جو حکم خدا ہے وہ بجالانا اور مشقت کے ساتھ ثواب طلب کرنا اور یہہ نیت کہ یہہ کام مین اپنے
دینی مصلحت پر کرتا ہون اور جو کام مجھپر عقلا اور را وادا امانت اور فعل حرام ظلم اور کفران نعمت سے بعید ہے
کرنا چاہیے تو یہہ نیت ہر رکن پر نماز مین اول سے آخر تک ہونا چاہیے اور نفل سوا اسباب کے نوافل فرائض
مین لطف اور سہولت ہے مثل فرض ہے - پس حاصل یہہ ہے کہ نیت عبادت کی اول ضرور ہے اور فعل ضرور
نہین ہے اور جب کسی فعل پر اور کچھ نیت کرلے تو اور ہو جائیگا - طواف بہ نیت تلاش قرضدار ادا نہوگا اور وقوف
عرفات ادا ہوجاویگا - کیونکہ طواف تو صرف ثواب کے لیے ہے نیت اور کام کے ہوئی تو ثواب نہوگا اور وقوف اصل
عبادت ہے وہ متغیر نہین ہوسکتی ہے - اور فرض یہہ بھی ہے جو زیلعی نے لکھا ہے کہ نیت احرام پر ہوتی ہے کہ یہین

سب ارکان شامل ہین وقوف بہی ہے اور طواف بعد رفع احرام ہوتا ہے - اور ایام نحر مین بہ نیت نفل طواف کیا
تو طواف فرض ادا ہوگا اور حلال ہونے کے بعد طواف کیا تو طواف صدر ادا ہوگا گو نفل کی نیت کی ہو کیونکہ نیت تمام
ارکان پہ شامل ہوتی ہے اور کسی رکن پر اگر نیت نفل کی کی تو رکن باطل نہین ہوتا ہے اور عمداً یہ نیت کرلے
کہ منجملہ نماز کے فلان کام بغرض عبادت نکرونگا تو مستحق ثواب نہوگا اب اگر وہ ایسا کام ہے کہ بے اوسکے نماز ہو نہین
سکتی ہے تو نماز باطل ہے ورنہ باطل نہوگی پر بہت برا کام کیا - التاسع فی محلها دل نیت کی جگہہ ہے اور یہان
دو اصل ہین - اول - بدون نیت قلبی زبان سے کہنا کافی نہین ہے - پر جسکا دل حاضر نہو (پریشان رہتا ہو
یا نیت مین شک کرتا ہو تو زبان سے کہنا کافی ہے - لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا اور سہوا کوئی کام کرنے لگا
اب اوس سے نیت کرنے کو کہا گیا تو جائز نہین ہے اسلیے کہ نماز مین ہر کام سہو معاف ہے اور نماز ادا ہو جائیگی گو ثواب
نہوگا - اور اس سے یہہ مسئلہ نکلتا ہے کہ زبان اور دل مین اختلاف ہو اور دل کا اعتبار رہے لیکن اگر بے قصد زبان مین
باللہ پہ سبقت کر گئے تو کفارہ کے لیے یمین منعقد ہو جاے گی - اور طلاق اور عتاق مین عدالت ہین اوسپر حکم ہو جائیگا
نہ دیانۃً عند اللہ اور معنے شرعی نلیوے اور کہے کہ معنی مراد تہے مثلاً طلاق کے معنی رہائی قیدی تو قضا قبول نہوگی
بلکہ دیانۃ - اور غلام کو انت حر کہکر کہ فلان کلام سے آزادی مقصود ہے تو قضاءً قبول نہو گا - اس لیے اگر واعظ نے
حاضرین سے کچہہ مانگا اونہون نے کچہہ ندیا اب خفا ہو کر کہا کہ طلقتم ثلاثا اور اوسمین اوسکی زوجہ بہی تہی تو اوسکی زوجہ
پر طلاق پڑ جاے گی گو اوسکو علم نہو - کہا اہل بلخ کے غلام یا اہل بغداد کے غلام آزاد ہین اور یہ بہی اہل بغداد ہے
پر اپنے غلام کی نیت کی اور یا کہا اہل بلخ کے یا اہل بغداد کے کل غلام آزاد ہین یا روی زمین کے یا دنیا کے
تمام غلام آزاد ہین امام ابو یوسف فرماتے ہین کہ اسکا غلام آزاد نہوگا اور اسی پر فتوی ہے اور محمد فرماتے ہین
کہ آزاد ہو جاے گا - اور اسی قیاس پر طلاق کا حکم ہے اور کہا کہ اس کوچہ مین جتنے غلام ہین آزاد ہین یا اس
جامع مسجد مین جتنے غلام ہین آزاد ہین اور اسکا بہی وہان ہے تو وہ بہی اسی طلاق پر ہے - اور جو یہہ کہا کہ اس
حویلی مین جتنے غلام ہین آزاد ہین اور اوسمین ایک غلام نہین تو اوسکے سب غلام آزاد ہو جائینگے اسمین
سب کا اتفاق ہے اور اگر کہا سب اولاد آدم آزاد ہین تو اوسکے غلام آزاد نہو نگے - تو اس سے معلوم ہوا کہ دہ واعظ
گہر مین ہے تو اوسکی جورو پر طلاق ہو جاے گی - قسم کہائی کہ مین زید سے بات نکرونگا اسنے ایک جماعت پر سلام کہا
کہ وہان زید بہی ہے حانث ہوگا - اور جو زید کی نیت نکی تو دیانۃ قبول ہوگا نہ قضاءً - تو واعظ کی نیت نہو تو بہی طلاق
پڑے گی اور چنانچہ مسئلہ مین اوسکو یہہ علم ہوا نہو کہ زید بہی یہان ہے - اور اپنی زوجہ کو پکارا یا طلاق اور

طلاق اوسکا نام ہے اور غلام کو کہ اوسکا نام حر ہے یا حر کہکر پکارا تو نہ طلاق ہوگی نہ عتاق - اور اگر طلاق فوراً جاری کر دی
اور کہا کہ مین نے تو معلق کی تھی قضاءً قبول نہوگی اور دیانۃً قبول اور جو کہا کہ میری سب جوروون پہ طلاق ہی پہر کہتا ہے
کہ فلانی جورو مراد تہی نہ تو تو یہہ قبول نہوگا - اسکی جورو نے کہا کہ دوسری عورت تونے کی ہے اسنے کہا کہ جو عورت مین نے
کی ہے اوسپر طلاق ہے تو اس عورت پر کہ اوسنے قسم دلوائی ہے طلاق پڑگئی - پہر علی ابو یوسف کے قول پہ ہے کہ طلاق نہوگی
اور کہا کہ سب غلام آزاد ہین تو غلام خالص اور ام ولد اور مدبر سب آزاد ہوجائینگے - اور جو کہا کہ مرد غلام مراد ہین نہ عورت
دیانۃً قبول - اور غیر مدبر مین بہی دیانۃً قبول اور جو کہا کہ حبشی مراد ہین نہ گورہ یا اسکے عکس تو دیانۃً نہ پوچھا جائیگا کیونکہ
اول مین عام کا خاص کرنا ہے - اور ثانی وصف کا خاص کرنا ہے اور عموم لفظ مین ہوتا ہے نہ غیر لفظ مین تو نیت تخصیص
غیر لفظ مین عمل نہین کرتی ہے - اور اگر نیت عورت کی کی نہ مرد کی تو دیانۃً نہ پوچھا جائیگا - کہا کہ اگر مین پہنون یا کہاؤن
یا پیون اور معین کی نیت کر لے تو تصدیق نہ کیا جائیگا اور ثوب یا کہانا یا شراب زیادہ کہا تو دیانۃً کیا جاے گا یا لا اکل
طعاما کہا اور کل طعام کی نیت کی اور لا یشرب شرابا سب عالم کا پانی نیت کیا قضاءً تصدیق ہوگا - اور یا دیانۃً تصدیق
نہوگا اور یا قضاءً بہی تصدیق نہوگا - اور صحبت والی جورو کو کہا تجہپر تین طلاق نیت ہی تو ہر طہر پر ایک طلاق ہوگی اور اگر یہ
نیت کی کہ ابہی تین طلاق پڑے یا ہر مہینہ پہ ایک طلاق پڑے تو نیت صحیح ہوگی اور اپنی جورو اور ایک مرد کو کہا کہ
تمپر طلاق ہے امام فرماتے ہین کہ اسکی زوجہ کو طلاق نہوگی اور امام ابو یوسف کہتے ہین کہ ہوگی اور اپنی اور غیر عورت
کو کہا کہ تم مین سے ایک کو طلاق دی ہے تو اسکی جورو پہ طلاق ہے اور جو احد کہا طالق اور کچہہ نیت نکی تو جورو پہ بہی
طلاق نہوگی اور صاحبین کہتے ہین کہ طلاق ہوگی - اور اپنی جورو کو اور ایسی چیز کو کہا کہ محل طلاق نہین ہے - مثلاً
بکری بہیڑ وغیرہ تو بہی اسکی جورو پر طلاق ہوجائیگی اور زندہ اور مردہ عورت کو کہا تو زندہ پہ طلاق نہوگی - اپنی زوجہ
کو یا مطلقہ کہا اور اوسکو زوج اول نے طلاق ندی تہی یا اوسکا زوج اول مرچکا تو طلاق واقع ہوگی - اور اگر اول زوج
نے طلاق دی تہی اور اس نے صرف بغرض اخبار نہ کہا ہے تو دیانۃً و قضاءً تصدیق ہوگا ورنہ طلاق ہوجائیگی اور جو
کالکی نیت کی تو دیانۃً پوچھا جائے گا - اصل ثانی نیت قلب کی زبان سے بولنا شرط نہین ہے اور زبان کا اعتبار
نہین ہے - اب زبان سے بولنا مستحب ہے یا سنت ہے یا مکروہ ہے - ہدایہ مین ہے کہ جسکا دل جمع خاطر نہو اوسکو مستحب ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلفظ بالنیہ نہ حدیث صحیح مین ہے نہ ضعیف مین - اور نہ ائمہ اربعہ سے - اور بعض علما
مکروہ کہتے ہین - اور کوئی سنت کہتے ہین اور یہہ کہے کہ یا اللہ میرا ارادہ فلان نماز کا ہے مجہپر آسان کر اور قبول فرما -
اور دعا آسانی سوا حج اور کہین مذکور نہین - اور ابتدا مین صرف نیت کافی نہین ہے تلفظ ضرور ہے - اور وقف مین

عام لفظ خاص ہوتا ہے - وصف لفظ نہین ہے اوسمین تخصیص نہین ہوتی ہے

بھی۔ اور طلاق اور عتاق مین بھی۔ اسکی دو زوجہ ہین عمرہ زینب اسنے زینب کو پکارا عمرہ نے جواب دیا کہا کہ تجکو
تین طلاق ہین تو عمرہ پر طلاق ہوگی اور جو کہا کہ مین نے زینب کی نیت کی تو زینب پر طلاق ہوگی تو صرف نیت سے
زینب پر طلاق ہے۔ اور حدیث النفس اپنے دل مین بات کرنے پر مواخذہ نہین ہے جبتک کہ کلام نکرے اور عمل نکرے
یہہ حدیث مسلم کی ہے۔ اپنی نفس مین جو خیال کرے گناہ ہو یا طاعت ہو وہ پانچ قسم ہے۔ ہاجس اور خاطر تردد ہوتا کہ یہہ
کام کرے یا نکرے۔ ہم کام کرنا راجح اور غالب ہو۔ عزم اوس قصد پر فوت ہوجاتا۔ ہاجس پر مواخذہ نہین ہے کہ وہ اسکا
کام نہین ہے بلکہ بے اسکے ارادہ اور اسکے منع کے اسکے دل پر وارد ہوا ہے۔ اور خاطر اور جو اسکے بعد ہے اوسکے دفع
پر قادر ہے پر اور اوسکے بعد جو ہے یعنے حدیث النفس سب بحدیث النفس معاف ہین اور اوسکا ماقبل بالاولی معاف ہے
اور ان تین کے ساتھ حسنات پر ثواب نہوگا کیونکہ قصد نہین۔ اور ہم حسنات پر باعث ثواب ہے اور گناہ پر کچھ نہین۔
پر انتظار ہوتا ہے اگر گناہ نکیا تو ایک امر حسن کا ثواب اور جو کر لیا تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔ اور عزم پر مواخذہ ہے
اور عزم پر مواخذہ ہے اور ہم مرفوع ہے پر عزم بھی ہم مرفوع ہے۔ اگر ہم معصیت پر ارادہ مصمم نہین کیا تو گناہگار نہوگا
اور عزم کیا تو گناہگار ہوگا کہ یہہ گناہ صرف عزم ہے نہ ہاتھ پانوسے عمل کرنے کا۔ اور جو امر ایسا ہے کہ صرف عزم پر ہی
تمام ہوتا ہے اوسمین جوارح کی کیا ضرورت ہے مثلاً کفر کہ صرف عزم سے کافر ہوجاتا ہے۔

العاشر فی شروط النیۃ۔ شرط اول مسلمان ہونا کافر کی نیت نہین ہے اسلیے اوسکی عبادت بھی نہین ہے
اسی لیے کافر کا تیمم صحیح نہین کہ اسمین نیت واجب ہے اور اوسکا وضو و غسل صحیح ہے کہ اونمین نیت نہین ہے وضو
یا غسل کرکے مسلمان ہو تو اوس ہی وضو او غسل سے نماز پڑہ سکتا ہے۔ اور اسی لیے کتابیہ عورت کا حیض دس دن
سے کم تمام ہوا اوس سے وطی جائز ہے اور غسل کی کچہ حاجت نہین ہے کہ وہ غسل کے اہل نہین ہے۔

فائدہ نصرانی کو بطلب ہدایت قرآن و فقہ پڑہایا اگر غسل کرکے قرآن کو ہاتھ لگاے تو لاباس ہے۔ اور کافر کی نیت نہین ہے
اور نہ اوسپر کفارہ ہے اور کافر کی نیت کا اعتبار نہین ہے۔ نصرانی اور ایک نابالغ تین دن کے سفر پر نکلے ایک دن کے
بعد مثلاً لڑکا بالغ ہوا اور نصرانی مسلمان ہوا تو نصرانی قصر کریگا اور لڑکا نکریگا۔ شرط ثانی۔ تمیز ہو۔ بے تمیز لڑکے کے
اور مجنون کی عبادت صحیح نہین ہے۔ اور لڑکے اور دیوانے کا عمد خطا ہے اگرچہ ممیز ہو یا نہو۔ اور نشہ والے کا وضو اور نماز
نشہ سے باطل ہوجاتی ہے۔ شرط ثالث۔ منوی کا علم ہونا جو نماز کا فرض نجانتا ہو اوسکی نماز صحیح نہین ہے مگر احرام
مبہم جائز ہے کہ حضرت علی رض نے اوس نیت پر احرام باندہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی تہی افعال
کے شروع سے پہلے جو متعین کرے حج یا عمرہ صحیح ہے اور جو افعال شروع کر لے تو عمرہ ہی متعین ہوجاویگا بلا حج

نیت اور منوی مین کار غیر نکرے اسی لیے مرتد ہونے سے نماز باطل ہو جائیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
صحبت مین رہ کر مرتد ہو گیا اور وہ آدمی پھر مرگیا کافر مرگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پھر مسلمان ہو گیا
تو صحیح ہے اور بعد مسلمان ہوا تو اوسمین تامل ہے۔ ایمان صرف نیت قطع سے جاتا رہتا ہے مرتد ہو جاتا ہے اور نماز صرف
نیت قطع سے باطل نہین ہوتی ہے جبتک کہ دوسری نماز کے لیے تکبیر نکہے۔ اور روزہ فرض کی فجر کے بعد نیت کی اور
پھر اوسکے قطع کی نیت کر کے نفل روزہ کی نیت کی تو روزہ فجر باطل نہوگا۔ اور فرق یہہ ہو کہ نماز فرض اور نفل دو جنس
ہین کہ تحریمہ مین ایک کو دوسرے پر ترجیح نہین ہے اور روزہ اور زکوۃ مین فرض اور نفل ایک جنس ہے۔ اور خزانہ
اکمل مین ہے کہ نماز فرض شروع کی اور پھر نیت نفل کی کی تو نماز نفل ہوگی ح یہہ مسئلہ اوپر کے خلاف ہے۔ اور
روزہ اور نماز مین کہانے یا جماع کی نیت کی تو نماز و روزہ باطل نہین ہے۔ رات مین روزہ کی نیت کی اور رات
ہی ابھی تہی کہ نیت توڑ دی تو نیت ساقط ہوگی۔ روزہ مین بعد نیت بعد فجر امساک کر کے روزہ سے رجوع کی
تو روزہ باطل نہوگا۔ چنانچہ رات مین نیت اور فجر سے پہلے کہاتا رہا تو روزہ باطل نہوگا۔ اور اگر اقامت کر کے قطع
سفر کی نیت کی تو مقیم ہو جائیگا اور پانچ شرط سے سفر باطل۔ ۱۔ جانا ترک کر دے اگر چلتا جاے اور اقامت
کی نیت کرے تو یہہ نیت صحیح نہین ہے۔ ۲۔ موضع اقامت کے قابل بھی ہو۔ بحر یا جزیرہ مین نیت اقامت صحیح
نہین ہے۔ ۳۔ موضع متحد ہو۔ ۴۔ اور مدت بھی ہو۔ ۵۔ اور خود باختیار خود سفر کرے۔ تابع کی نیت صحیح
نہین ہے۔ مسافر نے نماز مین نیت اقامت کی تو نماز چار رکعت کی ہو جائیگی۔ نیت اقامت شروع مین کرے
یا آخر یا بیچ مین کرے۔ اکیلا ہو یا مقتدی ہو یا مدرک ہو یا مسبوق ہو (مدرک وہ کہ امام کے ساتھ نیت تحریمہ
نہ پائی ہو۔ رکعت اول مین رکوع سے ملا ہو۔ مسبوق وہ کہ اوسکو ایک دو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی ہو) اور لاحق
(جو تشہد اخیر امام کے ساتھ پایا ہو) وہ بعد فراغ امام اپنی نماز مستقل ادا کرے گا تو ایسی پہلی نیت سے نماز تمام
نکریگا۔ اور خیانت فی الودیعت کا حکم صریح معلوم نہین ہے۔ اور ودیعت والے نے تعدی کی اور پھر رجوع کی نیت
کی تو زائل نہوگی۔ **فرع** نیت قطع نیت قلب کے قریب ہے۔ ایک نماز سے دوسری نماز پر منتقل ہونا صرف
نیت کافی نہوگی بلکہ جب تک کہ دوسری نماز شروع بہ نیت تحریمہ نکرے۔ اور دوسری نماز ادا ہوا اور پہلی ادا
نہو تو نماز اول باطل ہوگی۔ مثلاً ظہر شروع کر کے عصر شروع کی تو ظہر فاسد ہوئی پر ظہر پڑہکر دو رکعت نفل بھی
پڑہ لے تو اب نماز ظہر فاسد نہوسکیگی اور شرط یہہ ہے کہ نیت زبان سے نہو اگر زبان سے کہی تو نیت اول باطل ہوگی
فصل۔ اصل نیت کا منافی تردد اور عدم جزم ہے۔ ایک غلام خریدا اور یہہ نیت کی کہ فائدہ ہوگا تو بیچ گا

اور پہر زکوۃ نہین ہے۔ یوم الشک یہہ نیت کی کہ شعبان کا دن ہے تو روزہ نہین ہے اور رمضان ہے تو روزہ ہوگا تو یہہ نیت صحیح نہوگی۔ اور وصف نیت مین نیت صحیح ہو جاتی ہے۔ اگر نیت کی کہ شعبان کا دن ہے تو نفل ہے ورنہ فرض رمضان ہی تو نیت ہو جاتی ہے۔ اس نے شک کیا کہ مین نے قضا نماز پڑہی یا نہین پڑہی پہر پڑہ لے۔ اب معلوم ہوا کہ پڑہ چکا تہا تو نماز نہوگی۔ اور نماز فرض پڑہی اور وقت اسکی راے مین داخل نہ تہا پہر معلوم ہوا کہ وقت داخل تہا تو نماز نہوگی رمضان مین عشا کے وقت لوگ نماز پڑہ رہے ہین اسکو معلوم نہین کہ فرض ہے یا تراویح ہے اب یہہ نیت کرلی کہ اگر فرض عشا ہے تو تراویح ہوگی اور فرض بعد پڑہ لونگا تو یہہ نیت صحیح ہے اور تراویح ہے تو نفل ہوگی۔

فرع ۔ صوم و صلوۃ مین نیت بالمشیئت کرنا صحیح ہوسکتا ہے۔ اور اقوال طلاق اور عتاق مشیئت کے ساتہہ باطل ہے۔

تکمیل ۔ کل عبادت مین نیت شرط نہ رکن ہے اور تکبیرۃ الاحرام یا مثل نیت شرط ہے یا رکن ہے۔

قاعدہ فی الایمان ۔ عام کو نیت سے خاص کرنا دیانۃً قبول ہے نہ قضاءً۔ خصاف کہتے ہین کہ قضاءً بہی قبول ہے غاصب فرض خواہ کے کہنے پر عام قسم کہاے گا اور خاص نیت کرلے گا۔ اور خاص کو تعمیم عام کرنا کہین معلوم نہین ہوا۔

قاعدہ حالف اگر مظلوم ہی تو اپنی نیت پر حلف کرتا ہے اور مستحلف اگر ظالم ہے تو اوسکی نیت پر حلف کر سکتا ہے۔

قاعدہ ۔ قسم الفاظ پر مبنی ہے نہ غرض پر۔ کسی سے خفا ہوکر کہا کہ اوسکے لیے مین ایک پیسہ کی چیز نہ خریدونگا پہر دو سو درم کو اوسکے لیے کچہہ خریدا تو حانث نہوگا۔ اور جو قسم کہائی کہ دس درم پر مین یہہ نہ بیچونگا پہر گیارہ پر یا نو پر بیچے حانث نہوگا۔ گو غرض زیادتی ہے پر بے لفظ کے حانث نہین ہے۔ اور قسم کہائی کہ دس پر نہ خریدونگا پہر گیارہ پر خریدا حانث ہوگا۔ اور اگر لفظ طلاق مکرر کیا اور قصد استیناف کہا تو سب طلاق ہوگی یا تاکید کی نیت کی تو دیانۃً ایک ہی ہوگی اور قضاءً سب۔ اور انت طالق فی ثنتین مین مع ثنتین نیت کی تو تین طلاق ہوگی داخل ہوا ہو یا نہوا ہو ورنہ اگر داخل ہوا ہے تو تین طلاق ہے اور نہین داخل ہوا ہے تو ایک ہے۔ چنانچہ ظرف کی نیت مین۔ اور ضرب اور حساب کی نیت مین ایسا ہی ہے۔ اور اقرار سے بہی ایسا ہی ہے۔ اور مثل ابی یا کامی کہا اوسکی نیت پوچہینگے اگر نیت عزت کی ہے تو عزت ہی کیونکہ کلام مین تکریم فاش اور ظاہر ہے اور ظہار کی نیت ہی تو ظہار ہے کیونکہ یہہ بہی تشبیہ ہے اور جو کہا کہ مین نے طلاق کی نیت کی تو طلاق بائن ہے اور کچہہ بہی نیت نہین کی تو صاحبین فرماتے ہین کہ کچہہ بہی نہین ہے اور امام محمد فرماتے ہین کہ ظہار ہوگا اور اگر حرام ہونے کی نیت کی تو امام ابو یوسف فرماتے ہین ایلاء ہے اور امام محمد ظہار کہتے ہین اور انت علی حرام مثل میری ماکے تو جو نیت کریگا ظہار ہو یا طلاق ہو اور کچہہ نیت نہین تو امام ابو یوسف ایلاء کہتے ہین اور امام محمد ظہار۔ اور جنبی بہ نیت تلاوت قران پڑہنا حرام ہے اور بقصد ذکر پڑہنا حرام نہین ہے۔ اور جنازہ

کی نماز مین بقصد دعا سورہ فاتحہ مکروہ نہین اور تلاوت مکروہ ہے۔ خطیب نے بقصد خطبہ چھینک کر الحمد للہ کہا جائز ورنہ جائز نہین
اسی طرح ذبح پہ چھینکتے ہوئے الحمد للہ کہا۔ نماز مین کوئی آیت یاد آئی جواب کیساتھ دیا نماز فاسد ہے ورنہ نہین۔

تکمیل نیت مین بات کرنا۔ مریض کو کسی نے تیمم کروایا تو مریض کی نیت پر ہے نہ اوسکی نیت پر۔ اور زکوٰۃ مین
بھی موکل کی نیت ہے نہ وکیل کی۔ وکیل نے بے نیت زکوٰۃ دی موکل نے نیت زکوٰۃ کی کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اور
حج مین مامور کی نیت معتبر ہے یہہ نیابت نہین ہے جتنے افعال ہین سب مامور کے ہین اوسکی نیت پر عمل چاہئے۔
التنبیہ اس قاعدہ الامور بمقاصدہا مین بہت مسائل بے شمار ہین۔ **خاتمہ** یہہ قاعدہ علم عربیہ مین بھی جاری ہے
امام سیبویہ اور سب نحوی قصد شرط کرتے ہین تو سوتے ہوئے کا کلام اور سہو کا کلام معتبر نہین ہے اور تعلیم کیے ہوئے
جانور کا کلام معتبر نہین ہے۔ اور کوئی اسکے مخالف بھی ہین مثلاً قسم کھائی کہ مین اوس سے بات نکرونگا اور سوتے ہوئے
بات کی کہ سُنائی دی حانث ہوگا۔ اور کوئی کہتے ہین کہ کلام بیداری کا اعتبار ہے۔ بہرحال اسمین اختلاف ہے
اور بے ہوش اور دیوانہ اور نشہ والے کے کلام کا حکم معلوم نہین ہے۔ جانور سے آیت سجدہ کی سُنی سجدہ واجب نہوگا کہ
قاری اہل نہین ہے اور صبی اور حائض سے سُنے تو واجب ہوگا۔ اور مجنون سے سنے تو واجب نہین اور نائم سے سنے تو واجب ہوگا اور نشہ والے سے
سُنے تو واجب ہے منادی نکرہ مین قصداً ایک شخص متعین کا کیا تو معرفہ ہے اور مبنی علی الضم ہے ورنہ معرفہ نہین
اور منصوب ہوگا۔ اور الف لام سے معرفہ ہوتا ہے۔ اور یہہ قاعدہ عروض مین بھی جاری ہے۔ جو کلام قصداً موزون
ہو وہ شعر ہے اور جو بے قصد اتفاقاً موزون ہو وہ شعر نہین ہے مثلاً۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہل انت الا اصبع دمیت + وفی سبیل اللہ ما لقیت۔

القاعدۃ الثالثہ الیقین لا یزول بالشک۔ شک سے یقین زائل نہین ہوتا ہے۔ ح شک تین قسم ہے
۱۔ اصل حرام ہے اور شک حلال ہونے کا ہے۔ ۲۔ اور اصل مباح اوسمین حرام کا شک ہی۔ ۳۔ اور اصل
معلوم نہین ہے۔ اول بکری ذبح کی ہوئی ملی جب تک کہ یہہ یقین نہو کہ مسلمان نے ذبح کیا ہے حلال نہوگی کیونکہ
اوس گانو مین گو مسلمان ہین پر مجوس بھی بہت ہین تو احتمال ہے کہ حلال ہو کہ وہ اوس جگہہ اصل تو حرام ہے
اور اگر مسلمان بہت ہون تو حلال ہے۔ ۲ پانی کا رنگ بدلا ہے اب احتمال ہے کہ نجاست ملی ہو یا بہت دن
پڑے رہنے سے ہو لیکن اصل پانی پاک ہے اس لیے اوس سے طہارت جائز ہے۔ ۳۔ اکثر مال حرام ہے اوس سے
معاملہ کرنا جائز ہے کہ شک قلیل حرام کے ملنے کا ہے۔ یقین نہین ہے کہ حرام سے ہی معاملہ کریگا۔ اور اس قاعدہ
کی دلیل وہ حدیث ہی کہ حضرت ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھہ گڑبڑ پاوے اور شبہہ ہے

کہ کچھہ نکلا یا نہین تو بے اسکے کہ آواز سنے یا بو پائے چاہیے کہ نماز سے نہ نکلے - نجاست سے جبتک کہ ممکن ہو طہارت واجب ہے
اور اگر یہہ تو جانتے ہین کپڑہ ناپاک ہو مگر وہ جانب معلوم نہین کہ اوسپر نجاست لگی تہی تو کسی جانب تجری کرکے دہو ڈالا
جاوے - یا بے تجری دہووے تو بہی پاک ہو جائیگا - کہ شاید اسمین تجری نہین ہے - اور تجری یہہ ہے کہ کہین سے
بہی کچھہ دہو ڈالے کیونکہ کپڑہ کی اصل تو پاک ہے اور نجاست کے لگنے مین شک ہے کہ معلوم نہین جس جگہہ کو دہویا
وہ نجس تہا تو اس شک سے نجاست کا حکم نہین ہو سکتا ہے - اوس کپڑے سے نماز پڑہ لے اور دوسری جانب
نجاست دکہائی دیوے تو نماز دوبارہ پڑہنا واجب ہے اور یا جب نجاست معلوم نہین کہ کدہر ہے سارا کپڑا احتیاطاً دہویا جاویگا
کیونکہ نجاست تو یقین تہی ایک طرف کو دہو لیا تو باقی مین شک رہ گیا اور حاصل یہہ ہے کہ وقوع نجاست بالیقین ہے
بعد زوال نجاست مین شک ہے - اور جو امر کہ پہلے کہ یقین ہوا اوسکو شک زائل نہین کرتا ہے اور شک اوسطرف
معقول مین ہے اب اسمین سے کئی قاعدہ نکلے ہین - ا - یہہ کہ جو چیز جس شکل پر ہے اوسی پر رہیگی - اسمین سے
کئی مسئلے نکلتے ہین - جسکو طہارت کا یقین ہوا اور حدث کا شک ہو تو وہ پاک ہے اور حدث کا یقین ہوا اور
طہارت کا شک ہو تو وہ محدث ہے - پاخانہ مین گیا اور پاخانہ پہرنے کے لیے (استراحت) بیٹہا اور شک ہے کہ
کچھہ نکلا یا نہ نکلا تو محدث ہے وضو کے لیے بیٹہا اور پانی بہی پاس ہے اب شک ہے کہ وضو کیا یا نہین تو باوضو ہی ہے
اب تیمم کا یقین ہوا اور حدث کا شک تو تیمم ہی ہوگا - اور اسکے حدث کا یقین ہے - طہارت اور حدث مین شک ہے
اور یہہ یقین نہین کہ پہلے کون ہے تو با طہارت ہے - یہہ جانتا ہے کہ اپنا ایک عضو نہین دہویا اور معلوم نہین کہ
کونسا عضو نہین دہویا تو بایان پاؤن دہو لے کہ وہ آخری عضو ہے - وضو کے بعد اپنے عضو سے تری بہتے دیکہے تو
پہر وضو کرے اور بہت وقت دیکہتا رہتا ہے اور معلوم نہین کہ پیشاب ہے یا پانی ہے تو اوسپر التفات نکرے اور
اپنے عضو پر اور ازار پر پانی چہڑک لے کہ اس سے وسوسہ جاتا رہتا ہے - اب وضو بہت دیر کے بعد کریگا یا قطعاً
پیشاب معلوم ہوا تو یہہ حیلہ بکار آمد نہین ہے عمرو پر زید کے ہزار روپیہ ہین عمرو یا ادا پر یا ابراء پر گواہ لایا اور زید
پہر گواہ لایا کہ اسپر میرے ہزار روپیہ ہین تو یہہ گواہ قبول نہونگے جب تک کہ ثابت نکرے کہ یہہ ہزار بعد اوس ادا
اول یا ابراء اول کے پہر واجب ہوئے ہین - وجود نجاست مین شک ہے تو طہارت یقین ہے - حوض مین سے
چہوٹے لڑکے اور غلام اور باندیان اپنے میلے کچیلے ناپاک ہاتہون سے اپنے برتن بہرتے ہین جبتک کہ نجاست کا
علم نہو اوسمین وضو جائز ہے - اسی لیے راستون کی مٹی پاک ہے - آبخورہ مین سے چوہا نکلا اور یہہ معلوم نہین کہ
یہہ چوہا گہڑے مین تہا تو گہڑے پر باشک ناپاک ہونے کا حکم نہوگا - اپنے کپڑے پر ناپاکی دیکہی اور نماز مین بہتا رہا

معلوم نہین کہ نجاست کب سے لگی ہے تو آخر حدث سے حکم اعادہ نماز ہوگا - اور منی پر جب سے حکم ہوگا کہ آخر وقت سونا تہا
کہ اوسمین احتیاط ہے اور ظاہر پر عمل ہے - پچھلی رات مین کہایا اور فجر ہونے مین ابہی شک ہے تو روزہ صحیح ہے
کہ رات کا باقی رہنا یقین ہے اور یہی حکم وقوف عرفات کا ہے اور افضل یہہ ہے کہ رات کا شک ہو تو نہ کہاوے کہ شک کے
ساتھ کہانا برا ہے جبکہ اوسکی آنکھہ مین خلل ہو یا رات چاندنی کی ہو یا ابر ہو یا ایسی جگہہ مین ہو کہ فجر طلوع ہی ظاہر نہین
ہوتی ہے اور طلوع فجر گمان غالب ہو تو نہ کہاوے اور کہالیا اور کچھہ معلوم نہوا تو اوسپر قضا نہین ہے اور جو معلوم ہوا
کہ بعد فجر کہایا تہا تو بے کفارہ قضا ہے - اور غروب مین شک ہو تو نہ کہاوے کہ دن کا ہونا یقین ہے اور کہالیا اور کچھہ
ظاہر نہوا تو صرف قضا ہے - عورت مدعی ہے کہ نفقہ اور لباس مقرر ہے بہت دن سے نہین ملا تو اوسکا قول معتبر ہے
کہ اسکا باقی ہونا زوج پر اصل ہے مثلاً مدیون ادا دین کا مدعی اور دائن منکر ہے تو دائن پر حلف ہے - اور دونو
میان بیوی وطی مین مختلف ہین تو منکر کا قول قبول ہے کہ اصل وطی ہوتا ہے - اور مرد مدعی ہے کہ تو نے نکاح
پر سکوت کیا اور عورت رد کرنے کی قائل ہو تو عورت کا قول قبول ہے کہ عدم الرضا اصل ہے اور عدت کے بعد
رجعت مین اختلاف ہو تو بہی عورت کا قول قبول ہے کہ عدم الرجعت اصل ہے اور عدہ موجود ہو تو قول مرد کا معتبر ہے
کہ مرد ابہی رجعت پیدا کر سکتا ہے تو اخبار کا تو مالک ہی ہے - بایع اور مشتری رضا مین مختلف ہین تو رضا والے کا
قول قبول ہے کہ وہ اصل ہے اور دونو گواہ لاویں تو اکراہ کے گواہ قبول ہونگے اور اسی پر فتوی ہے اور مشتری
کہتا ہے کہ گوشت مردار بکری کا ہے اور یا مجوسی کا ذبح کیا ہوا ہے اور بایع منکر ہے تو اسکا حکم معلوم نہین ہے - اور
قاعدہ یہہ مقتضی ہے کہ مدعی بطلان کا قول قبول ہووے کہ وہ اصل بیع کا منکر ہے یعنے قول مشتری - اور اس لحاظ سے
بہی کہ اصل بکری حرام ہے تو مشتری اصل حرمت پر مدعی ہے جب تک کہ اوسکا زوال (حلال ہونے سے)
نہووے کیونکہ بکری غیر کی ملک ہے - مطلقہ درازی طہر اور عدم انقضاء عدت کی مدعی ہے تصدیق کیجاویگی نفقہ پاویگی
کیونکہ عدت کا باقی رہنا اصل ہے - اور حمل کی مدعی ہے تو دو برس کا نفقہ لیگی اور دو برس گزر گئے اور اب
معلوم ہوا کہ حمل نہین ہے تو مرد اوس سے نفقہ دیا ہوا واپس نہ لے سکیگا - **قاعدہ** ذمہ کا بری رہنا اصل ہے
اگر کسی کے ذمہ کوئی مدعی ہووے تو ایک گواہ کافی نہوگا - ذمہ کی براءت کے لیے مدعا علیہ کا قول قبول ہے کہ وہ
اصل کے موافق مدعی ہے اور گواہ مدعی کے قبول ہونگے جو اصل کی مخالف ہوتے ہین - تلف اور مغصوب کی
قیمت مین اختلاف ہے تو قول غارم یعنے غاصب کا قبول - جو مدعی کمی کا ہے کہ اصل مین قیمت زیادہ سے بری
ہوتا ہے - کسی شے یا کسی حق کا اقرار کیا اور ابہی اوسکی ایسی تفسیر نکی کہ اوسکی قیمت معلوم ہو تو مقر کا قول القسم

مدعی اصل کا قول قبول ہے اور گواہ خلاف اصل کے قبول ہین

قبول ہے اور جو دراہم کا اقرار کیا کہ تین درہم لازم ہونگے کہ یہہ جمع مین کم ہے اور اسمین بھی علماء کا اختلاف ہے
وہ کہتے ہین دو ہی جمع کمتر ہے تو دو ہی لازم ہونگے کیونکہ اصل بری ہونا ہے پر ہم تین ہی لازم کرتے ہین اور نہ
اسی پر اقرار ہے۔ قاعدہ۔ جسنے شک کیا کہ مین نے وہ کام کیا یا نہین تو اصل یہہ ہے کہ نہین کیا۔ اور یہان
ایک قاعدہ اور بھی ہے۔ کوئی کام کیا اور قلیل اور کثیر مین شک ہے تو قلیل پر جو امر یقینی ہے حکم ہوگا پھر جب
فعل پر ذمہ مشغول ہو تو بے یقین برات نہوگی۔ قاعدہ ثالثہ یقین۔ یقین سے زائل ہوتا ہے۔ اور گمان
غالب یقین ہے۔ کوئی نماز قضا نہین ہوئی اب چاہتا ہے کہ روز طلوع سے سب نمازین قضا کرے تو جبتک
کہ اسکو یہہ گمان غالب نہو کہ طہارت مین شک ہے یا کوئی شرط ترک ہوئی قضا نہین کر سکتا ہے کہ اس سے
ممانعت وارد ہے۔ شک ہے کہ نماز پڑہی تھی یا نہین جو وقت مین ہے اعادہ کریگا۔ رکوع مین یا سجدہ مین شک کیا
نماز مین ہے تو اعادہ کر سکتا ہے اور نماز پڑہ چکا ہے تو اعادہ نہین ہے اگر شک ہے کہ کتنی رکعت پڑہی پہلے شک
اول ہی واقع ہوا ہے تو نئے سرے سے نماز پڑہے اور کئی بار ہوا ہو تو تحری کرے اور تحری نہو سکے تو کم پر بنا کرے
یہہ شک نماز مین ہی ہوا ہے۔ اور اگر نماز پڑہ چکا ہے تو جبتک کہ کسی فرض کے ترک کا یقین نہو اوسپر اعادہ
نہین ہے اور ترک فرض کا یقین ہے پر معلوم نہین کہ کونسا فرض ترک ہوا ہے تو ایک سجدہ کرکے بیٹھے اور پہر اوٹھکر
ایک رکعت پڑہی اور دو سجدہ بدستور کرے پہر بیٹھکر سجدہ سہو کرے۔ اور سلام کے بعد شخص عادل نے اسکو کہا کہ
تو ظہر کی چار رکعت پڑہ چکا ہے اور اوسکے صدق اور کذب مین شک ہے احتیاطاً اعادہ کرے کہ مخبر کے صدق مین
شک ہونا نماز مین شک ہونا ہے۔ امام اور مقتدیون مین اختلاف ہے امام کو یقین ہے تو اعادہ نکرے ورنہ
مقتدیون کے قول پر اعادہ کرے گا۔ بہ نیت ظہر نماز شروع کی دوسری رکعت مین اسکو شک ہوا کہ یہہ عصر کی نماز
ہے اور تیسری رکعت مین شک ہوا کہ یہہ نماز نفل ہے اور چوتھی رکعت مین بھی شک ہوا کہ نماز ظہر ہے تو
نماز ظہر ہوگی اور یہہ شکوک سب لغو ہین۔ عصر کی نماز پڑہ رہا ہے اسکو شک ہوا کہ ایک سجدہ ترک کیا ہے اس
عصر مین سے یا ظہر مین سے تو بھی کرے اور تحری نہووے تو یہہ نماز عصر پوری کرلے اور ایک سجدہ بجا لاوے پہر
ظہر ادا کرے پہر عصر ادا کرے اور کچھہ بھی اعادہ نکریگا تو کچھہ لازم نہوگا اسکو شک ہوا کہ تکبیر تحریمہ کی یا نہین اور حدث
ہوا یا نہین اور نجاست کپڑے کو لگی یا نہین اور سر کو مسح کیا یا نہین یہہ شک پہلے ہی ہوا ہے تو نئے سرے نماز
پڑہے ورنہ نہین۔ شک ہے کہ تکبیر تحریمہ ہے یا تکبیر قنوت تو نماز شروع ہی نہین کی۔ ارکان حج مین بھی ایسی تحری ہے
کہ افعال نماز مین ہے۔ مگر اکثر علما فرماتے ہین کہ نماز دوبارہ پڑہے کیونکہ نماز نہ یا ہوتی (اور کمی اسے فاسد ہوجاتی ہے

[illegible] درمیح مین قلیل پر بنا کرے۔ وطی مین عورت کا قول ہے کہ عدم اصل ہے۔ مگر عنین مدعی
وطی ہو [illegible] منکر [illegible] کہاکہ باکرہ ہے تو اوسکو اختیار رہے اور اگر کہاکہ مرد ثیبہ ہی تو مرد کا قول ہو کہ وہ فرقت کا
منکر [illegible] ہے مخصوص سالم ہو۔ دونو مین افتراق ہوگیا اب عورت مدعی ہے کہ بعد دخول فرقت ہوئی ہے
[illegible] مہر لازم آئے) [illegible] قبل دخول کا مدعی ہے (تا نصف مہر لازم آے) تو عورت کا قول نہوگا کہ وہ سقوط نصف مہر کی منکر
[illegible] کا قول ہے کہ ربح نہین ہوا یا ربح اسقدر ہوا۔ اور طرف ثانی وجود ربح یا زاید کا مدعی تو قول شریک اور
[illegible] اصل کا مدعی ہے جو عدم ربح ہے یا عدم زائد ہے۔ مضارب دو ہزار روپیہ لایا اور کہاکہ یہ اصل بھی ہے
اور ربح بھی ہے تو اوسی کا قول قبول ہے نہ رب المال کا۔ اور اصل دویم یہ ہے کہ قابض کا قول مقدار قبضہ مین قبول ہے
عورت مدعی نفقہ ہے مرد کہتا ہے کہ مین پہونچا چکا ہون عورت وصول کی منکر ہے تو عورت کا قول قبول ہے مثلاً دائن
وصول دین کا منکر ہے تو اوسکا قول قبول ہوتا ہے۔ عورت نفقہ اولاد صغار کی مدعی ہے اور اوسکا باپ مدعی ہے کہ
مین نے پہونچا دیا ہے تو باپ کا قول قبول ہے۔ رب المال قدر راس کا مدعی ہے اور مضارب کم کا تو قول مضارب کا ہے
کہ اصل کم ہے نہ زیادہ۔ وکیل مدعی کہ مجکو اوس چیز کے خریدنے سے منع کیا موکل کہتا ہے کہ نہین منع کیا تو قول موکل کا ہے
کہ عدم النہی اصل ہے۔ مالک مدعی کہ مین نے قرض دیا تھا اور مدعا علیہ مدعی ہے کہ مضاربۃ دیا تھا تو قول اس مدعا علیہ کا ہے
کہ دونو اسپر متفق ہین کہ اوسکو تصرف دیا اور عدم الضمان اصل ہے۔ یہ بحث جب ہے کہ مالک اعطیتک کہے اور مالک نے
اگر کہا کہ اخذت المال [illegible] تو نے قرضا لیا تھا اور وہ کہتا ہے کہ مین نے مضاربۃ پر لیا تھا تو قول مضارب کا نہوگا۔
اور اس صورت مین اور ہلاک مال بہی قول مالک کا ہوگا۔ مدعی ہے کہ مین نے ہزار روپیہ ودیعت لیے تھے جو ہلاک
ہوگئے اور مالک غصب کا قائل ہے تو وہ ضمان دیگا۔ اور جو کہاکہ تو نے مجکو ودیعت دیا تھا اور مالک قائل ہو تو نے غصب کیا تھا
تو وہ ضمان نہ دیگا۔ کسی کو کچھ دیا اب دونو مختلف ہین دینے والا قرض بتلاتا ہے اور دوسرا ہدیہ (سوغات) تو دینے والے
کا قول قبول ہے کیونکہ باوجودیکہ شے قیمتی ہے اور سوغات ہبہ والا مدعی ابرا کا ہے۔ عورت نے اپنی پہٹنی (سرپستان)
بچے کے منہ مین دی اور معلوم نہین کہ دودہ اوسکے حلق مین اوترا یا نہین تو نکاح حرام نہوگا کہ مانع نکاح مین شک ہے۔
بیع کی یا کرایہ کی چیز کے قبضہ مین اختلاف ہے تو منکر کا قول ہے۔ دین گواہی یا باقرار ثابت ہوا اب وہ ادا کا یا ابراء
کا مدعی ہے اور دائن منکر تو [illegible] کا قول قبول ہے کہ عدم ابرا یا عدم ادا اصل ہے۔ عیب کے قدیم ہونے مین یا نہونے مین
اختلاف ہو بایع منکر ہے [illegible] کا قول قبول ہوگا۔ کیونکہ اصل عدم عیب ہے یا لزوم العقد ہے۔ شرط خیار مین اختلاف ہے
نتیجہ یہ کہ اصل عدم ہے منکر [illegible] کا قول قبول ہے یا مدعی شرط کا کہ وہ لزوم عقد کا منکر ہے۔ اور قول اول پر اعتماد ہے۔ مدعی

کہ مین نے تجہہ سے ایک ہزار روپیہ غصب کرکے دس ہزار روپیہ فائدہ کمایا اور مالک کہتا ہی مین نے تجارت کا تجکو حکم دیا تہا
تو قول مالک قبول ہے کہ وہ عدم الغصب کا متمسک ہی جو اصل ہے - آپسمین رویت عین مختلف ہین تو مشتری کا قول عدم
رویت کا قبول کہ وہ اصل ہے - اور جو بعد رویت تغیر مین اختلاف ہے تو بایع کا قول عدم تغیر کا کہ اصل [illegible]
تنبیہہ عدم مطلقا اصل نہین ہے بلکہ صفات مین ہے جو عارض ہوتے ہین - اور صفات اصلیہ مین وجود [illegible]
شرط پر خریدا تہا کہ غلام روٹی پکاتا ہے یا کاتب ہے - اب مدعی ہوا کہ وہ وصف تو اسمین نہین ہے تو مشتری کا قول قبول [illegible]
کہ وصف عرضی کا منکر ہے اور اس وصف کا عدم اصل ہے اور جو بشرط بکارت خریدا اور اب اسکے عدم کا مدعی [illegible]
بایع اوسکا منکر تو بایع کا قول قبول کہ وصف اصلی کا وجود اصل ہے - اس نے کہا کہ میرا جو غلام روٹی پکاتا ہے [illegible] آزاد
ہے اب ایک غلام مدعی اور مولی منکر تو مولی کا قول قبول کہ اس وصف عرضی مین عدم اصل ہے - اور کہا کہ میری [illegible] کرہ
باندی آزاد ہے ایک باندی مدعی ہوئی اور مولی منکر باندی کا قول قبول ہے کہ صفت اصلیہ کا وجود اصل ہے -

قاعدہ امر نو پیدا کو وقت قریب پر لگاتے ہین - مثلاً منی دیکہی تو آخر وقت پر جو سویا تہا اوسپر حکم لگے گا کو احتلام یاد نہو
اور پیشاب جو آخر مین پیشاب کیا تہا اور (رعاف) نکسیر کا آخر وقت دیکہین گے - اپنا جبہ کہولا اوسمین چوہا مرا ہوا
دیکہا اگر جبہ پہٹا ہوا نہین ہے تو جب سے کہ اوسمین روئی بہروائی تہی نماز پہیرے گا اور جو پہٹا ہوا تو تین دن کی نماز
پہیرے گا - کنوئین مین چوہا مرا ہوا انکا وقت علم سے حکم ہوگا اور کچہہ نماز کا اعادہ نہوگا - اور امام صاحب فرماتے
ہین کہ پہولا ہے یا پہٹا ہے تین دن کی نماز ورنہ ایک دن کی نماز اعادہ ہوگی - کیونکہ امر موہوم پر عمل نہین ہوتا ہے
سبب ظاہر پر احتیاطاً عمل ہوتا ہے - چنانچہ مجروح جو صاحب فراش رہکر مرگیا تو حکم موت روز جراحت سے ہوگا -
ایک شخص نے کہا کہ مین نے بایع کے ملک مین غلام کی آنکہہ پہوڑی تہی اور مشتری کہتا ہے کہ میری ملک مین تو نے
اوسکی آنکہہ پہوڑی تہی تو مشتری ارش لیگا نہ بایع - عورت مدعی کہ مرض مین مجکو طلاق دی اور فار بالطلاق ہوا
مین اوسکی وارث ہون اور وارث کہتے ہین کہ صحت مین طلاق دی اس لیے قول عورت کا قبول ہے وارث ہوگی
ذمیہ نے کہا کہ مین زوج کے مرنے بعد مسلمان ہوئی ہون اور وارث کہتے ہین اوسکے آگے مسلمان ہوئی تہی محروم
ہوگی کیونکہ مسلمان ہونے کو جو فی الحال اب موجود ہے حکم قرار دین گے یعنے حال ظاہر پر استمرار کا حکم ہوتا ہے اور
اس قاعدہ پر عمل نہوگا - ایک وارث کے لیے اقرار کیا اور مرگیا اور اور وارثون نے کہا اقرار مرض موت مین
کیا تہا ان وارثون کا قول قبول ہے اور مقرلہ کے گواہ قبول اور گواہ نہونگے تو حلف لے سکتا ہے - مسلمان مرگیا
اوسکی جورو نصرانی تہی مدعی ہے کہ مین اوسکے روبرو مسلمان ہوگئی تہی اور وارث کہتے ہین کہ اوسکے بعد

مسلمان ہوئی تھی تو وارثون کا قول قبول ہے - قاضی نے بعد عزل ایک آدمی سے کہا کہ مین نے تجھسے روپیہ لیا تھا اور زید کو تیرے فیصلے کی تعمیل مین دیدیا تھا اور سنے کہا کہ تو نے موقوف ہو کر ظلماً لیا تھا تو عزل پر لینے کا حکم کرینگے کہ وہ وقت قریب ہے - پر صحیح یہ ہے کہ قاضی کا قول قبول ہے کہ وہ ایسے وقت پر لگاتا ہے کہ جس سے ضمان لازم نہ آئے - اور اگر وہ شخص کہ جس سے روپیہ لیا ہے یہ مدعی ہے کہ مین نے قبل حکومت تجکو روپیہ دیا ہے تب بھی یہی حکم ہے - غلام کہتا ہے کہ مین نے حالت غلامی مین تیرا ہاتھ کاٹا تھا اور وہ کہتا ہے کہ آزاد ہو کر تو قول غلام کا ہوگا - مولی نے غلام کو کہا کہ مین تجھسے غلامی مین پانچ روپیہ ماہوار فائدہ (غلہ) لیتا تھا اور غلام نے کہا بعد آزادی لیتا تھا تو مولی کا قول قبول ہے - وکیل نے کہا کہ مین نے وکالت کے عزل سے پہلے بیچدیا یا مشتری کو دیدیا اور موکل کہتا ہے کہ عزل کے بعد اگر مبیع خرچ ہوگئی تو قول وکیل ہے اور جو موجود ہے تو قول موکل ہے - اور اسی طرح غلہ خرچ ہوگیا ہے تو قول غلام ورنہ قول مولی ہے - غلام بیمار خریدا اور مشتری کے یہان مرگیا تو مشتری بائع سے قیمت نہین لے سکتا ہے - کیونکہ موت کے لیے مرض زیادہ ہوتا جاتا ہے مرض سابق سے موت نہین ہوتی ہے - پر نقصان عیب لے سکتا ہے -

قاعدہ - اصل سب اشیا کی جب تک کہ عدم اباحت کی دلیل موجود نہو اباحت ہے - اور جب تک کہ دلیل اباحت کی نہو سب حرام ہی - قبل ورود شریعت افعال کے لیے کچھ حکم نہین ہے کہ حکم ازلی ہو پس حکم کا عدم تعلق فعل کے ساتھ شرع مقرر ہونے سے پہلے ہی تو تعلق افعال زائل ہوگیا کہ اوسمین کچھ فائدہ نہین ہے - اور بعض علماء حنفیہ کہتے ہین کہ اشیاء مین اصل اباحت ہی - اور کوئی خطر کہتے ہین اور کوئی توقف کرتے ہین کہ ہم بذریعہ اپنی عقل کے واقف نہین ہوئے - اور ہدایہ مین ہے کہ اصل اباحت ہے پس سکوت سمجھ اور ما اشکل مین اختلاف ہے انمین وہ حیوان ہے کہ اوسکا امر مشکل ہے اور وہ نبات ہے کہ اوسکا نام مجہول ہے - وہ ظاہر کہ اوسکا حال معلوم نہین مباح ہے یا ملک اور کبوترخانہ جو معلوم نہوا کہ مباح ہے یا ملک ہے - اور زرافہ باعتبار قاعدہ کے حلال ہے - **قاعدہ** عورت مین اصل حرمت ہے - اسلیے اصل نکاح مین خطر ہے اور بضرورت مباح ہی - اور کسی عورت مین حلال ہونا بھی ہو اور حرام ہونا بھی ہو تو حرام کا ہی حکم ہوگا - اس لیے عورتون مین تحری جائز نہین ہے - ایک شخص نے اپنے چار باندیون مین سے ایک کو آزاد کیا اور بھول گیا کہ کس کو آزاد کیا تھا تو یہہ جائز نہین ہے کہ وطی کے لیے یا بیع کے لیے اوسمین تحری کرے اور حاکم اوسکو اونسے صحبت کرنے سے جب تک کہ آزاد معلوم نہو جاے روک سکتا ہے - اور اپنی ایک جورو کو طلاق دیکر بھول گیا تب بھی یہی حکم ہے - اس نے سوا ایک کے سبکو جبرا کردیا تو اوس ایک سے بھی صحبت نہین کر سکتا ہے - اگر یہہ ثابت ہو جاے کہ یہہ مطلقہ نہین ہے تو کر سکتا ہے اور حاکم اوسکو بھی روک سکتا ہے اور جب اوسکو

خبر ملیگی تو حاکم اوسکو قسم دیگا کہ یہہ وہ نہین ہے جو طلاق دی تھی پھر اوسکو تحلیل کی اجازت دیسکتا ہے قسم بھی کہاے اور
پھر بھی جاہل ہے تب بھی صحبت حلال نہین ہے۔ اب اس نے اون باندیون مین سے تین باندیان بیچ ڈالین اور حاکم نے
بھی حکم دیا اور بیچنے کی اجازت دی اور اپنی رائے سے اوسکو ہی رکھلیا کہ آزاد ہے پھر ایک کو اون تین مین سے خرید لیا
یا بوراثت اوسکو واپس آئی تو بھی اسکو وطی جائز نہین ہے کہ قاضی نے بے علم حکم دیدیا تھا اب بے نکاح بحکم ملک کسی سے
صحبت نہین کرسکتا ہے۔ اپنے غلام باندیون مین سے ایک کو آزاد کرکے بھول گیا اور مرگیا حاکم وارثون کو یہہ نہین دیگا
کہ تم تجری کرکے جسپر گمان ہو اوسکو آزاد کردو بلکہ اونسے دریافت کریگا اونہون نے اگر ایک کو متعین کیا تو اوسکو
آزاد کریگا اور باقیون مین اونکے علم پر قسم لیگا۔ اگر کچھہ نہ بتلا سکینگے تو سب کو آزاد کردیگا اور ہر ایک کی قیمت سب پر جدا
ہوگی اور باقی قیمت کے لیے سب سعی کرینگے۔ ایک بچہ کو بہت عورتون نے دودہ پلایا اور معلوم نہین ہوتا ہے کہ کس نے
دودہ پلایا جب تک کہ کچھہ علامت نہو اور ایک شخص بھی گواہی نہ دے اوسکو اوس قوم مین نکاح جائز ہے۔ ہر شخص کی
باندی ہو اور ایک نے آزاد کردیا ہے اب وہ آزاد معلوم نہین ہے تو ہر شخص اپنی باندی سے وطی کرسکتا ہے جبتک کہ
آزاد بعینہ معلوم نہو۔ اور جسکو یہہ رائے غالب ہو کہ مین نے آزاد کیا ہے وہ وطی نکرے۔ جب تک کہ یقین نہو اور سوا
ایک کے اورون کو خرید لیا تو اوسکو اون سے وطی جائز ہے۔ اب اوس باقی کو بھی خریدا تو اب کسی سے وطی جائز نہین ہے
اور نہ کسیکو بیچ سکتا ہے جب تک کہ آزاد معلوم نہو۔ ایک عورت اپنی چوچی بچی کے مونہہ مین دیتی رہتی ہے اور یہہ
بات سب کنبہ مین مشہور ہے اور پھر وہ کہتی ہے کہ مین جب بچی کے مونہہ مین چوچی دیتی ہون تو اوسمین دودہ نہین
ہے اور اوسی کے کہنے سے یہہ بات معلوم ہوئی (تو وہ عورت اسکی رضاعی ما نہین ہے) اوس عورت کا بیٹا اس بچی
سے نکاح کرسکتا ہے۔ شبہہ ہے کہ ان دو بچہ نے دودہ پیا ہوگا جب تک کہ کوئی ثقہ عادل خبر نہ دیوے اونکا نکاح جائز
ہوگا۔ اور نکاح کے بعد خبر ہوئی تو مفارقت ضرور ہے۔ اور عورت کے حلال ہونے کے لیے گواہی مین خطرہ اور احتیاط بہت ہے
ایک عادل کی خبر ضرور ہے۔ ایک شخص سے زید کی باندی خریدی اور کہا کہ یہہ باندی باکرہ ہے اور زید نے اوسکے
بیچنے کا مجکو وکیل کیا ہے تو خریدار اوس باندی سے وطی کرسکتا ہے۔ باندی نے آکر کہا کہ مجکو میرے مولی نے تیرے
پاس ہدیہ بھیجا ہے اور اسکو معلوم ہوتا ہے کہ باندی سچ کہتی ہے تو وطی جائز ہے۔ وکیل کیا کہ اس طرح کی باندی
میرے لیے خرید لاؤ وکیل نے خریدی اور موکل کے دینے سے پہلے مرگیا تو احتمال یہہ ہے کہ شاید وکیل نے اپنے لیے
خریدی ہوگی اس لیے موکل اوس سے وطی نہین کرسکتا ہے کیونکہ وکیل غیر متعین کے خریدنے کے لیے خود بھی خرید سکتا ہے

اور مستعین ہو کسی کسے بہی لیے لیگا تو موکل ہی کریگا - اور مناسب یہہ ہی کہ اوتون سے دریافت کیا جاے کہ وہ اوسکے مال خلیفہ
ہین یا - اس لیے یہہ باندیان اس زمانہ مین روم اور ہندوستان اور ترک سے آتی ہین بدون اسکے کہ امام مال غنیمت
بانصاف اور بے ظلم تقسیم کرے حرام ہین قاعدہ - کلام مین اصل حقیقت ہی - نکاح کے معنے حقیقی وطی ہے اس لیے وَلَا
تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ نکاح کے معنی وطی ہے - بیٹے یا بیٹی کے ولد کے لیے وقف کیا یا وصیت کی تو
ولد صلبی مراد ہی نہ ولد الولد - ولد نہو تو ولد الابن مراد ہوگا اور ولد البنت شامل نہو سکیگا کہ ولد صلبی معنے حقیقی ہی - اور جو اولاد
کا لفظ بولا تو نسل مراد ہوگی - اور لفظ مفرد ہو یا جمع ہو صلبی کے لیے حقیقت ہی - اس نے قسم کہائی کہ نہ بیچیگا اور نہ خریدیگا
اور نہ کرایہ دیگا اور نہ کرایہ لیگا اور نہ مال پر صلح کریگا اور نہ تقسیم کریگا اور نہ نالش کریگا اور نہ اپنی ولد کو مارے گا
تو بذات خود مرتکب ہونے پر حانث ہوگا نہ بذریعہ وکیل کے کہ وہ حقیقت ہے اور یہہ مجاز ہے پر جب یہہ شخص ایسا ہو کہ خود
یہہ کام نہین کر سکتا ہے کیونکہ قاضی ہے یا امیر ہے تو خواہ مخواہ معنے مجاز مراد ہوگا - اور جو خود بہی یہہ کام کرتا رہتا ہے
اور وکیل سے بہی لیتا رہتا ہے تو اکثر کا اعتبار ہوگا اور نکاح اور طلاق اور خلع اور عتاق اور کتابت اور صلح عن دم عمد
اور ہبہ اور صدقہ اور قرض اور استقراض اور ضرب العبد اور ذبح اور بنا اور خیاطت اور ایداع اور استیداع اور
اعارہ اور استعارہ اور قضاء الدین اور قبضہ دین اور لباس اور حمل مین خود مباشرت سے حانث ہوتا ہے - اور
ایمان مین افعال اور عقود خاص ہو سکتے ہین یا فاسد بہی شامل ہو سکتے ہین - اجازت نکاح اور بیع اور توکیل بالبیع
مین فاسد بہی شامل ہے اور توکیل بالنکاح شامل نہین ہے - اور یمین علی النکاح زمانہ ماضی مین شامل ہے اور مستقبل
مین شامل نہین ہے - اور یمین علی الصلوۃ اور یمین علی النکاح اور یمین علی الحج اور علی الصوم اور علی البیع شامل ہے
اور قسم کہائی کہ آج نماز نہ پڑھے گا یا آج نکاح نکریگا قیاساً صحیح خاص نہوگا اور استحساناً صحیح ہی ہوگا - اور جو کہا کہ یہہ حویلی
فلانے کی ہی تو اقرار اوسکی ملک کا ہے اور جو کہے کہ اوسکا مسکن مراد ہے قبول نہوگا - اور جو کہا کہ فلان اس حویلی کا رہنے
والا ہے تو بہی اقرار بالملک ہے - اور جو کہا کہ فلان کی زراعت ہے یا درخت لگاتا ہے یا بنا ہے اور مدعی ہے کہ اوسنے
باجرت یہہ کام کیے ہین تو مقر کی ملک ہوگی - اور اگر یہہ کہا ہے کہ مین اس بکری مین سے نہ کہاؤن گا تو گوشت کہانے
سے حانث ہو جائیگا کہ یہ حقیقت ہی نہ اوسکے دودہ اور نہ اوسکے بچہ کے کہانے سے - اور درخت مین سے نہ کہاؤن گا
تو اوسکے پہل کہانے سے حانث ہوگا کہ وہ حقیقت ہے (نہ اوسکے پتے اور چہال وغیرہ سے) اور نہ شہد سے جو اوسپر
لگا ہو - اور گیہون کی قسم کہائی تو اوسی کے کہانے سے حانث ہوگا نہ روٹی کے کہانے سے (کیونکہ گیہون مزہ بنا کر
کہاتے ہین) - قسم کہائی کہ دجلہ مین سے پانی نہ پیون گا تو نہر سے پانی پینے سے حانث ہوگا نہ ہونٹ کے پینے سے

اور نہ برتن کے پینے سے پر جب کہا کہ دجلہ کا پانی نہ پیون گا تو جب اس طرح پینے سے حانث ہوگا۔ قسم کھائی کہ زید کے گھر مین
مین قدم نہ رکھون گا تو مطلقاً اوسکے گھر مین جانے سے حانث ہوگا۔ زید کے گھر مین مین نہ رہونگا تو عام ہے کہ زید کی ملک ہو
یا نہو۔ اللہ کے لیے رجب کے روزے مجھپر ہین تو یہ نذر ہے وضع القدم مجاز ہے عام ہے۔ لفظ یوم فعل غیر ممتد کے ساتھ متعلق
ہو تو وقت مطلق ہے وَمَن یُوَلِّهِم یَومَئِذٍ دُبُرَهُ اور ممتد ہو تو صرف دن مراد ہے کہ وہ اوسکے لیے معیار ہو تا ہے
اور قدوم غیر ممتدہی تو مطلق الوقت مراد ہوگا اور گھر کی نسبت سکونت کے لیے ہی اور وہ عام ہے۔ اور نذر صیغہ سے مستفاد ہے
اور یمین قول موجب سے اسلیے کہ مباح کا واجب کرنا واجب ہے مثلاً نفس سے مباح حرام کرتے ہین۔ اور اختلاف ہو تو جمع نہین
ہو سکتا ہے تو کیونکہ نذر تو صیغہ سے ہی اور یمین موجب سے ہی۔ اور صیغہ مین اور اسکے موجب مین جمع ناجائز ہے۔ مین
ظہر نہ پڑھونگا تو چار رکعت پڑھنے سے حانث ہوگا۔ مین جماعت سے نہ پڑھونگا تو امام کے ساتھ ایک رکعت پائی حانث ہوگا
اب خاتمہ مین فوائد ہین ۔ فائدہ ۔ بہت مسئلہ مستثنیٰ ہین ۔ ۱ - مستحاضہ متحیرہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی رہے ۔ ۲ - تری
پائی معلوم نہین کہ منی ہے یا مذی ہی تو مع الشک غسل ہے ۔ ۳ - شکار کو تیر مارا اور نظر سے غائب ہوگیا پھر دیکھا کہ مرا ہوا ہے
اور سبب موت معلوم نہین حرام ہے اگر اوسکی تلاش نہ کی ہو ۔ ۴ - بلی نے چوہا کھا کر فوراً پانی پی لیا پانی ناپاک ہوگیا چنانچہ
شراب والا فوراً پانی پیوے اور یا تھوڑی دیر ٹھہرے تو پانی ناپاک نہوگا کہ اوسنے اپنا لعاب چاٹ کر مونہہ صاف کر لیا ہے
اب یہان کے مسئلہ مین جنکا حال معلوم نہین ہے ۔ مسافر کو معلوم نہین کہ وطن آیا یا نہین ۔ مسافر کو شک ہے کہ اقامت
کی نیت کی یا نہین اور مناسب ہے کہ شک سے رخصت نہین ہوتی ہے ۔ نماز مین شک ہے مقیم ہو یا مسافر ہو چار رکعت
کی نیت کرے اور قعدہ اولی پر بیٹھ جاے ۔ صاحب عذر کو رفع عذر مین شک ہے اپنی طہارت پر نماز پڑھنے لگا
صحیح نہین ہوگی ۔ شک ہے کہ امام کے آگے بڑھا ہوا ہے یا نہین ہے ۔ شک ہے کہ امام سے پہلے تکبیر باندھ لی یا بعد اسکے
راے اسپر متوجہ ہوگی کہ امام کے بعد ہے تو جائز ہوگی اور جو بعد پہلے کے راے ہو تو ناجائز اور دونون گمان برابر تو بھی
جائز ہے جب تک خطا ثابت نہو جاے ۔ اوسکو شک ہی کہ اسپر قضا ہے یا نہین تو قضا کی نیت کرنا مکروہ ہے ۔ نہین
جانتا ہے کہ اسپر قضا ہے یا نہین تو بہتر ہے کہ ظہر اور عصر اور عشا مین سنت مین سورہ فاتحہ اور کوئی صورت پڑھے ۔

فائدہ ثانیہ ۔ جب دو نو طرف برابر ہون تو شک ہو ۔ اور جانب صواب غالب ہے تو ظن ۔ اور جانب خطا غالب ہے تو وہم
اور اکبر الراے اور غالب الظن فقہا کے نزدیک مقبول ہے ۔ اور ظن بھی شک ہے کہ ظن وجود شے اور عدم مین تردد
ہے دونو جانب برابر ہون اور ایک غالب ۔ اسی لیے اگر کہا کہ میرے ظن مین یا گمان مین اوسکے ہزار روپیہ مجھپر ہین
تو یہ اقرار صحیح نہین ہے کہ اسمین شک ہی ۔ اور غالب ظن قریب یقین ہے ۔ اور اسی پر احکام بنے مین ۔ بحث ناقص تمام

مین ہو کہ غالب شمول متحقق ہو - اور طلاق مین ظن ہے تو واقع نہو گی اور غالب ظن ہو تو واقع ہو گی - **فائدہ ثالثہ** استصحاب
جو امر کہ پہلے ثابت اور اوس عدم کا ظن ہو تو وہ استصحاب ہے - بہت کہتے ہین کہ یہہ حجت ہو اور بہت کہتے ہین کہ نہین -
اور ابو زید اور شمس الائمہ اور فخر الاسلام کہتے ہین کہ دفع کے لیے حجت ہو نہ استحقاق کے لیے - اور وجہ یہ ہے کہ یہہ اصلاً حجت نہین ہے
عدم کا جو اصلی ہے استمرار ہونا دفع ہے کیونکہ جو وجود کا باعث ہے وہ اوسکے بقا کا ہمیشہ کے لیے باعث نہین ہے تو اب
بقا کا حکم کرنا بے دلیل ہے اس لیے حویلی مین سے ایک ٹکڑہ بیچا اور شریک شفعہ کا مدعی ہے اور مشتری کہتا ہے کہ طالب شفعہ
اپنی شئ مقبوض پر مالک نہین ہے تو مشتری کا قول قبول جب تک شفیع گواہون سے شفعہ ثابت نکرے - اور اسی لیے مفقود
نہ وارث ہو نہ مورث ہو - گواہون کے سامنے کسی کا تیل پھینک دیا اب مالک اپنا نقصان مانگتا ہے اوس نے جواب دیا
کہ اسمین چوہا گر گیا تھا ناپاک ہو گیا تھا اسلیے مین نے پھینک دیا تو اوسکا قول قبول ہوگا کہ وہ ضمان کا منکر ہے اور گواہ
پھینکنے کے ہین نہ عدم نجاست کے - گوشت تلف کر دیا اور کہا کہ مردار تھا تو اوسکا قول قبول نہوگا اور گواہ بحکم الحال یہہ
گواہی دیسکتے ہین کہ گوشت حلال تھا - کسی کو قتل کیا اور قصاص کے لیے پکڑا گیا تو کہا کہ یہہ مرتد ہو گیا تھا یا میرا باپ مار ڈالا
تھا مین نے قصاصاً یا مرتد ہونے سے مارا تو قول قبول نہوگا اور قتل قصاصاً کیا جائیگا ورنہ باپ عداوت مفتوح ہوگا - اور خون
ریزی بہت بھاری امر ہے مہمل چھوڑنا نچاہیے - اور مال بہ نسبت خون کے امر آسان ہے کہ مال پر نکول سے حکم ہو سکتا ہے
اور مقدمہ خون مین جب تک اقرار کرے یا قسم کہاے قید کیا جاے - اور مال مین ایک قسم کافی ہو اور خون مین پچاس

قاعدہ رابعہ مشقت سے آسانی پیدا ہوتی ہے - اور اسکی دلیل یہہ قول اللہ تعالی کا ہے - **یرید اللہ بکم الیسر
ولا یرید بکم العسر** - **وما جعل علیکم فی الدین من حرج** - اور حدیث مین ہو احب الدین الی اللہ
تعالی الحنفیۃ السمحۃ - اور اسی قاعدہ سے دین کی سب رخصتین اور تخفیفات نکلی ہین - عبادت مین تخفیف کے سبب
سات ہین - ۱- سفر وہ دو قسم ہو ایک طویل تین دن قصر نماز اور افطار روزہ اور ایک دن رات سے زیادہ مسح کرنا
اور قربانی کا ذمہ سے ساقط ہونا - ۲- طویل نہو شہر سے کچھ چلا جانا اوس سے ترک جمعہ اور ترک عیدین اور ترک جماعت
اور گھوڑے پر سوار نفل پڑہنا اور تیمم جائز ہونا اور اپنی عورتون مین قرعہ ڈالنا اور مسافر کے لیے قصر رخصت اسقاط ہے
کہ گویا تمام کرنا نماز کا شروع نہین رہا اگر نماز چار رکعت پڑھیگا تو گنہگار ہوگا اور نماز فاسد اگر بے نیت اقامت قعدۂ
اولی پر نہ بیٹھا - ثانی مرض اور اسکی رخصتین بہت ہین - اپنی جان کا یا عضو کا یا زیادت مرض کا یا دیر مین صحت کا
خوف ہو تو تیمم جائز ہے اور نماز فرض بیٹھ کر پڑھنا یا لیٹ کر پڑھنا یا اشارہ سے پڑہنا یا جماعت سے پیچھے رہنا گو ثواب دیسا ہی
ہوگا - اور شیخ فانی کو رمضان مین افطار کرنا اور فدیہ دینا اور کفارہ ظہار مین روزہ نرکھنا اور کھانا کھلانا اور رمضان

مین افطار کرنا اور اعتکاف سے نکلنا اور حج مین اور رمی جمار مین نائب بھیجنا - اور احرام مین فدیہ دیکر محظور مباح کرنا - اور
نجاست اور شراب سے علاج کرنا - اور قاضیخان ناجائز کہتے ہین - اور لقمہ حلق مین پھنس جاوے تو شراب سے اوتار لے - اور طبیب کہے
اور عضو دیگر سکتا ہے - ثالث اکراہ - رابع نسیان - خامس جہل - سادس تنگی اور بلوے عام ہونا مثلاً اوس نجاست کے
ساتھ نماز پڑھنا جو معاف ہو کم درم سے نجاست مغلظہ مین اور کم ربع ثوب سے نجاست خفیفہ مین اور معذور کی نجاست
جو اوسکے بدن اور کپڑے کو لگتی جاوے اور جتنا دھونے مین نکلتی رہے - اور مچھر کا خون جو بہت ہو - اور سوئی کے ناکے کے
برابر پیشاب کی چھینٹین - اور کھاٹ کی مٹی - اور نجاست کا دھبہ جو دور نہو سکے - اور بلی جو سوا پانی کے برتن کے اور
برتن پر پیشاب کردے سا سپر فتوی ہے - اور بلی اور چوہا اور کبوتر اور چڑیا کی بیٹ جسقدر اور جہت ہو اور حرام پرند کی
بیٹ اور جسکا خون بہتا نہو اور سوتے ہوئے کی رال اور بچون کی رال اور گوبر کا غبار اور کم ناپاک دھوان اور جانورون
کا رستہ اور بادا اور بھسکی جو گیلی میانی کو لگے سب معاف ہین - اور گوبر اور گوہ جو جلکر راکھ ہو جائے پاک ہے ورنہ روٹی جو
اوس سے پکتی ہے اور سکتی ہے ناپاک ہوگی اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ سب پاک ہے - اور دو دانے مینگنی
پڑنے اور بکھرنے نہ پاسے کہ نکال کر پھینک دے - اور صاحبین فرماتے ہین کہ گوبر نجاست خفیف ہے - اور ناپاک پسینہ
جو کپڑے کو لگے - اور پاخانہ مین جو بھپ جو اکبر آسے مین نجس ہو اور اینٹ کا پانی اور لید سوتا ہے گھر مین جلائی گئی اور اینٹ کو
دھوان لگ کر پانی ٹپکا اور کپڑہ کو لگ گیا - اور اصطبل گرم ہو اور روشن دان مین اینٹ یا نجاست خانہ کی اینٹ ٹپکتی ہے
اور حمام مین نجاست ڈالی ہو اور اوسکے روشندان و دیوارون مین پسیو آیا ہو اور ٹپکا ہو اور اصطبل مین گھڑے پانی کے
بھرے ہوئے لٹکے ہین اور اونکی پیندی گیلی ہے - اور مشک پاک ہے جو خون ہے - اور زباد یعنے وہ پسینہ کہ جانور کے دم
کے نیچے جمع ہووے اور جانور بھی حرام ہو - اور ناپاک پانی سے پاک مٹی کا گارہ کیا جاوے یا اسکے عکس - اور میت کے
غسل کے پانی کی چھینٹین جو غسال پر پڑے کہ اوس سے بچ نہین سکتے ہین - اور قدم تر لیسو اور رستہ اوس سے پھر گیا اور
چھینٹین لگین اور کتون کے رہنے کی جگہہ اور گوبر ملی ہوئی مٹی اور رستہ کا کیچڑ اور تہہ سے استنجا کرنا کہ وہ مزیل نہین ہے
چنانچہ نالے مین جا پڑے تو نجس ہو جائیگا - اور جو پانی بہتا ہے اور اوکھاڑ دیتا ہے نجاست کو حقیقت مین دور کر دیتا ہے
اور بچہ قرآن شریف کو ہاتھ لگاتے ہین اور ہر وضو پر موزہ کو مسح کرنا کہ نکالنے مین تکلیف ہے اور ہر غسل مین نکالنا نہین
کہ وہ بار بار نہین ہے اور پانی جو عضو پر باقی رہے اور وہ پھرتا ہے وہ ناپاک نہین ہے (جب تک کہ عضو سے جدا نہووے)
اور جب تک نجس آدمی پانی مین سے باہر نہ نکلے ناپاک نہین ہے اور پانی بہت دن رہنے سے اور مٹی اور کنجال ملنے سے
اور اوس چیز سے کہ اوس سے بچنا دشوار ہے اور رواج کے نکلنے کے پیچھے چلنا اور اوندھا لیٹنا اور نماز مین تھوڑا کام مباح ہونا

اور شہر سے گہوڑے پر نفل اشارہ سے پڑہنا - اور عورت اور ذکر کا مس کرنا نقض وضو نہین ہی اور طہارۃ اور کپڑے مین نیت
شرط نہین ہی - اور پانی مین بہت گنجائش ہے اور رائے مبتلی پر موقوف ہی اور بحکم فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰن قرآن
شریف کچہ متعین نہین ہی - اور اس طرح مقرر کرنا کہ سوا اسکے اور کچہ جائز نہین ہے تکلیف و تنگی ہے - اور مقتدی سے قرات
موقوف ہی تا امام کو تکلیف خلط نہووے اور تکبیر تحریمہ اوسی لفظ سے ہی کہ تعظیم ہو - اور قرآن شریف کا نظم ضروری رکن ہی - اور
رکوع اور سجدہ طمانیت فرض نہین ہے - اور خواہ مخواہ زکوۃ اور صدقہ فطر آٹہہ قسم کے مستحقون کو دینا ضرور نہین ہے اور روزہ
مین تاخیر نیت اور رمضان مین نیت تعیین نہونا اور حج مین صرف دو رکن ہین عرفات مین ٹہرنا اور طواف زیارت
اور طہارۃ اور بشر شرط نہین ہے - اور مناسک سب ارکان نہین ہین بلکہ اکثر ہین اور عمرہ عمر بہر مین ایک ہی بار واجب
ہی - اور شدت حرارت مین ظہر ٹہنڈی پڑہنا اور جمعہ مین ٹہنڈا کرنا نہین ہی جلدی پڑہنا مستحب ہے - اور بارش سے
اور عذرون سے جو مشہور ہین جماعت اور جمعہ ترک کرنا - اور اندہے سے جمعہ اور حج گو اوسکو ہاتہہ پکڑ کر لیجانے والا بہی
ہو ساقط ہے - اور نماز جو بار بار ہوتی ہے حائض سے ساقط ہی نہ روزہ - اور حکم مستحاضہ بہی ایسا ہی - اور ایک دن رات سے
جو بیہوشی زیادہ ہوجاوے تو نماز ساقط ہے اور جو مریض کہ سر سے اشارہ نکرسکے اوس سے بہی نماز ساقط ہی - اور کشتی مین
جو قدرت قیام نہو بخوف دوران سر نماز بیٹہکر جائز ہے - اور سال مین ایک بار روزہ رکہنا اور عمر مین ایک بار حج کرنا
اور چالیسوان حصہ زکوۃ دینا چنانچہ میسر ہونے پر زکوۃ ہے نہ جب کہ مال نہو اور حالت اضطرار مین مال غیر کہانا اور
مردار کہانا اور پہر ضمان دینا اور مال یتیم مین سے بقدر محنت ولی اور وصی کے کہانا - اور حج سے رک گیا یا موسم جاتا رہا
تو حلال ہوگا - اور حاجی حرم کی گہانس موسم مین چرا سکتے ہین اور کہجلی اور لڑائی مین حریر پہننا - اور بیع سلم مفلسون کے
دفع حاجت کے لیے - اور ڈہیر کا اوپر اور نمونہ دیکہہ لینا کافی ہے اور خیار شرط شر کے لیے کہ نہ الف نہو اور خیار
قیمت تین دن مین دینا اور اسی لباس پر بیع بالوفا کہ بیع امانت ہی جو مشائخ بلخ و بخارا نے ایجاد کیا ہے واسطہ وسعت
کے جائز ہے - اور غبن فاحش پر واپس کرنے کا اختیار ہے یا جب کہ دہوکا ہونا یا مشتری پر رحمت کرنا ہو - اور عیب
پر واپس کرنا اور تحالف کرنا اور اقالہ کرنا اور حوالہ اور رہن اور ضمان اور ابرا اور قرض دینا اور شرکت کرنا اور صلح
اور حجر اور وکالت اور اجارہ اور مزارعت اور مساقات اور مضاربۃ اور عاریۃ اور ودیعت حاجت اور مشقت کے لیے
مشروع ہی - کیونکہ ہر شخص اپنے ملک سے فائدہ لیتا ہے اور فائدہ پورا وہی لیتا ہے جسپر حق لازم ہے اور اپنا حق کامل
لیتا ہے اور سب کام بذات خود کرتا ہے تو غیر کے مال سے انتفاع بطریق اجارہ و اعارہ اور قرض جائز ہوا اور دوسرے
سے مدد لینا مثلاً وکالت و ابداع اور شرکت اور مضاربۃ اور مساقاۃ اور جو مدیون نہو اوس سے حاصل کرنا مثلاً حوالہ

اور دین پر رہن یا کفیل یا لنفس لینا یا صلح سے یا ابراء سے کل یا بعض دین ساقط کرنا اور صلح عن انکار اسلیے کرنا کہ قسم سے محفوظ رہے۔ اور جب جنس ایک ہی ہو اور منافع پر بے اجرت ٹہری ہو تو چونکہ وہ چیز نہین ہے کہ جس سے اجارہ شروع ہے تو یہہ اجارہ ناجائز ہے اور وہ اجارہ کہ کسی چیز سے عین منفعت مقصود نہو جائز نہین ہے کہ عاریۃ سے بھی یہہ منفعت ہو سکتی ہی۔ اور عقود تحقیقا جائز ہین کہ لزوم مین مشقت ہی کہ بہت کام خود نہین کر سکتے ہین اور حقوق لازم ہوتے ہین۔ ور نہ بیع وغیرہ ثابت نہوتی اور حرج دفع کرنے کے لیے ضرور ہے کہ وکیل کو اپنا موقوف ہونا معلوم ہو تو موقوف ہوگا۔ اور قاضی اور صاحب (وظیفہ) عہدہ و خدمت کا موقوف ہونا اوسکے علم پر ہے۔ اور عیب کا اور گواہ کا اور سونے کا دیکھنا جائز ہے اور بے دیکھے بھی نکاح جائز ہے کہ اوسمین تکلیف ہی کیونکہ سب لوگ اپنی بیٹیون اور بہنون مین یہہ بات جائز نہین رکھتے ہین پس بنظر تیسیر نکاح مین خیار رویت نہین ہے۔ اور بیع مین خیار رویت اور اس خیار مین مشقت اور تکلیف نہین ہے۔ اور اسی لیے نکاح مین حکم کرنا ایجاب ہی نہ بیع مین۔ اور اسی لیے نکاح مین وسعت دی گئی ہے کہ بے دیکھے اور بے شرط عدالت شہود جائز ہی۔ اور شروط مفسدہ سے فاسد نہین ہوتا ہی۔ اور حرف لفظ نکاح اور تزویج پر موقوف نہین ہے بلکہ جس لفظ سے کہ ملک عین مفہوم ہی ہو جاتا ہی اور عاقدین کے دو بیٹے گواہ ہو سکتے ہین اور سونے والے بھی گواہ ہو سکتے ہین اور نشہ والے جو نشہ اوترنے پر ذکر کرین اور عورتین خود اپنا نکاح کر سکتی ہین اور عورتین بھی مرد کے ساتھ گواہ ہو سکتے ہین۔ یہہ سب آسانی اسلیے کی گئی ہے کہ زنا اور اوسکی تکلیفون سے بچے۔ اور اسی لیے تعجب ہے کہ خنثی زنا کرے۔ اور تاکہ مرد پر یہہ آسانی ہو اور عورتون پر بھی آسانی ہو کہ وہ بہت ہین چار عورت سے نکاح جائز ہی اور چار سے زیادہ اس لیے جائز نہین ہے کہ برابر حق رسانی مین مرد پر تکلیف ہوگی۔ اور جب جورو مرد مین آپسمین نفرت ہو جاے اور زوجیت کے حقوق برابر نہ ہین تو طلاق مشروع ہوئی ہے۔ اور اسی لیے خلع یعنے عورت مال دیکر طلاق لے سکتی ہے۔ اور تین حیض سے پہلے عدۃ مین رجوع ہو سکتی ہے۔ اور یہہ سب حاجت پر مشروع ہے نہ ہمیشہ۔ اور ایلا والے پر جب چار مہینے گزر جامین تو دفع ضرر کے لیے طلاق پڑ سکتی ہے۔ اور آسانی کے لیے ظہار اور قسم مین کفارہ مشروع ہوا ہی۔ اور چونکہ قسم بار بار ہو سکتی ہے اس لیے اختیار ہے کہ کفارہ جو چاہے دیوے نہ اور کفارہ مین کہ وہ نادر الوقوع ہین۔ اور جو نذر معلق بالشرط ہی اوس کو اختیار ہے کہ کفارہ یمین دیوے اور جو نذر پوری کرے اور اسپر فتوی ہے اور امام نے مرنے سے سات دن پہلے اس مسئلہ پر رجوع فرمایا ہے۔ اور غلام تمام عمر غلامی مین رہے اسمین بہت تکلیف ہی اس لیے کتابت مشروع ہوئی ہے اور اسی لیے کتابت مین شروط فاسدہ موثر نہین ہین۔ اور وقت موت وصیت شروع ہوئی ہے کہ جو کچھ انسان سے اپنی زندگی مین نقصانات بھری ہین اونکا تدارک کر لے اور تاکہ وارثون کو ضرر نہو ثلث کی وصیت دی گئی ہے نہ زیادہ کی چنانچہ وارث نہو تو

وصی سب لیے سکتا ہی - اور وارث کے لیے وصیت ہو تو اور وارثون کے اجازت پر موقوف ہی - اور متروکہ حکما متوفی کی ملک مین
رہتا ہی کہ اوسکے حوائج ادا ہو وین کہ اوسپر مرحمت ضرور ہے - اور وصیت معدوم کی بھی ہو سکتی ہے صحیح مثلاً باغ کا پہل
یا زراعت کا غلہ جواب موجود نہین ہی - اور شروط فاسدہ سے باطل نہین ہوتی ہے - اور مجتہدین اگر خطا کرین تو گناہ نہوگا
اور ظن پر اکتفا کر کے فتوی دیوین کہ اگر یقین پر فتوی ہونا تو مشقت ہی اور مشکل ہے کہ اور آسانی کے لیے فاسق قاضی ہو سکتا ہے
اور فسق سے معزول نہین ہو سکتا ہے بلکہ مستحق ہے - اور گواہون کا تزکیہ واجب نہین کہ حال مسلمان صلاحیت پر ہے - اور
گواہ پر جرح مجرد نہین ہو سکتا ہی - اور قضا اور وقف مین بہت وسعت ہے - اور امام ابو یوسف کے قول پر تو یمین فتوی
ہونا چاہیے - اور قاضی گواہ کو تلقین کر سکتا ہی - اور تا سفر نہو وے ایک قاضی دوسرے قاضی کو خط بھیج سکتا ہی - اور
اور اپنی ذات پر اور اس کام تین منقطع ہو جاے اور مشاع وقف ہو سکتا ہی اور متولی کو سونپ دینا شرط نہین ہے اور حکم قاضی
بھی شرط نہین ہی اور وقف جہت پر بے شرط قرض لے سکتا ہی اور تا کہ وقف پر غنیمت ہو سکے قرض شرط لے سکیگا - اور سبب رابع نقصان ہے (عقل مین)
مثلاً لڑکپن ... مین مال کی حفاظت اور تربیت ولی کو دی گئی اور حضانت عورتون کو دی گئی کہ ان پر
... عورتون کو تکلیف نہو حضانت پر اونکو جبر نہین ہوتا ہے - اور عورتون پر جمعہ اور جماعت اور جہاد اور
جزیہ نہین ہی ... دیت عاقلہ ہے اور حریر اور زیور پہن سکتی ہے - اور غلامون کو وہ تکلیف نہونا جواز اوپر واجب نہے اسلیے
غلام کو سزا حدود اور عدۃ نصف ہی - **فائدہ اولی** - مشقت دو قسم ہے - ایک وہ کہ مشقت سے عبادۃ معاف نہین ہوتی ہے
مثلاً سردی سے وضو غسل زائل نہین ہوتا ہے اور شدت گرمی اور بڑے دن ہونے سے روزہ معاف نہین ہوتا ہے
اور حج اور جہاد مشقت سفر سے معاف نہین ہوتا ہے اور سزا حدود اور زانی پر رجم اور جنایت پر قتل اور باغیون سے قتال
بہرحال معاف نہین ہوتے ہین - اور دوم وہ کہ عبادات معاف ہو جاتی ہین وہ کئی مراتب ہے - اولی خوف نفس اور خوف
اعضا کہ کام کے نر ہین - اس لیے تخفیف واجب ہے - اسی لیے اگر سوا دریا کے اور کوئی رستہ نہو اور عدم سلامت غالب ہو
تو حج واجب نہین ہے - **ثانیہ** - خفیف درد انگلی مین یا سر مین یا خفیف سوء مزاج تو اسکا کچھ اثر نہین ہے اور نہ ان پر کچھ
التفات ہی کہ ان پر التفات کرنے سے بہتر یہ ہے کہ عبادات کرے اور اوسکی خوبیان لیوے - اس لیے وہ مریض کہ روزہ
رکھ سکتا ہے تو رمضان ہی کے لیے روزہ رکھے گا نہ یہ اور روزہ رکھے اور رمضان کا نہ رکھے - **تنبیہ** - زوج کا مرض گو
مضر نہین ہے خلوۃ کا مانع ہی نہ مرض عورت کا - **ثالثہ** وہ مشقت کہ ان دونون مین متوسط ہے مثلاً مریض کہ روزہ سے خوف
ہے کہ مرض زیادہ ہو یا دیر مین تندرست ہو تو روزہ نہ رکھے اور ایسا ہی تیمم - اور حج مین زاد اور راحلہ مناسب احوال
شخص ہو وے کہ سلامت رہے اور کجاوہ کے پیچھے نہ بیٹھے بلکہ کجاوہ مین بیٹھے کہ جس سے سر کو سردی نہ لگے - اور پانی بقیمت

گران لینا واجب نہین ہے ارزان لے سکتا ہے فائدہ ثانیہ شرع کی تخفیفات کئی قسم ہین - اول تخفیف اسقاط مثلاً عذر سے
تو عبادت معاف ہو سکتی ہے ثانی تخفیف نقصان - مثلاً سفر قصر نماز - پورا نماز پڑھنا اصل ہے یا قصر اصل ہے اور جو سفر تمام
فرض ہے - تو کچھ تخفیف نہین ہے مگر ایک صورت سفر مین - ثالث تخفیف ابدال چنانچہ وضو اور غسل تیمم سے بدل گیا اور قیام
نماز قعود و اضطجاع سے بدل گیا - اور رکوع اور سجود ایما سے ہوا - اور روزہ کھانا کھلانے سے بدل گیا - رابع تخفیف تقدیم
مثلاً عرفات مین دو نماز جمع کرنا اور زکوٰۃ پیشگی دینا - اور صدقہ (زکوٰۃ) فطر پیشگی دینا - اول مین نصاب کا مالک ہونا
اور دوسرے مین ماہ رمضان موجود ہونا اور دونون ہونا اور مکلف ہونا - خامس تخفیف تاخیر - مزدلفہ مین نماز جمع کرنا اور مریض
اور مسافر کو رمضان اور نماز تاخیر کرنا - سادس تخفیف ترخیص - مثلاً جو آدمی کہ پتھر وغیرہ سے استنجا کرے اور نجاست لگی رہے
اوسکا نماز پڑھنا اور کسیکے مین نوالا اٹک جاوے تو شراب سے اوتارنا - سابع تخفیف تغیر مثلاً خوف مین نماز کی صورت بدل جانا -
فائدہ ثالثہ - مشقت اور حرج کا وہان اعتبار ہے کہ نص وارد نہوئی ہو اور نص کے ساتھ نہین ہے اسی لیے حرم کی گھاس
سوا اذخر کے چرانا اور کاٹنا حرام ہے - اور گوبر نجاست مغلظہ ہے - اور بسبب اس نص کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ گوبر نجس ہے - بلوی کا اعتبار نہین ہے - اور امام صاحب فرماتے ہین کہ اس سے پرہیز مین کچھ حرج نہین ہے اور فقہیہ
مشہور ہے کہ جب بلوی عام ہو تو تخفیف ہوتی ہے - فائدہ رابعہ جب کسی کام مین تکلیف ہو تو وسعت ہو جاتی ہے - اور جب
کوئی امر وسیع ہو تو تنگ ہو جاتا ہے - اور جو اتحاد سے متجاوز ہو تو ضد پر منعکس ہوتا ہے - ایک کام کے ہمیشہ رہنے کے ایسے امر
کے محتاج ہوتے ہین کہ آیندہ اوسکی حاجت نہین ہوتی ہے اور جسکی ابتدا مین حاجت ہے اوسکے بقا مین حاجت نہین ہے
اور اس کا ذکر قواعد مین آگے آتا ہے انشاء اللہ تعالی - قاعدہ خامسہ ضرر زائل ہوتا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے لا ضرر ولا ضرار ضرر دوسرے کو ضرر دینا ہے گو اپنا فائدہ ہو اور ضرار ابتداً بے وجہ ضرر رسانی ہے - امام مالک نے
اپنے موطا مین روایت کی ہے عمرو بن یحیی اپنے باپ سے مرسل کہتے ہین - اور حاکم نے مستدرک مین اور بیہقی اور دارقطنی نے
ابو سعید خدری سے اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عباس سے اور عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے - اور مغرب مین
اسکی یہہ تفسیر ہے کہ کوئی اپنے بھائی کو نہ ابتدا مین نہ جزا مین ضرر دیوے اور ہمارے علماء غصب اور شفعہ وغیرہ مین یہہ
حدیث بیان کرتے ہین - اور اس قاعدہ مین سے بہت مسائل نکلتے ہین اور وہ رد بالعیب اور سب اختیارات اور حجر کے
سب اقسام اور شفعہ کہ شریک کے تقسیم کے ضرر کے دفع کے لیے ہے اور ہمسایہ بد کے ضرر کے دفع کے لیے اوسکے سبب سے گھر سستے
اور مہنگے ہوتے ہین اور قصاص اور حدود اور کفارات اور تلف کا ضمان اور حسب شرائط تقسیم پر جبر کرنا اور حاکمون اور
قاضیون کا مقرر ہونا اور اپنے اوپر جو حملہ کرے اوسکو دفع کرنا اور مشرکین اور باغیون کا قتال کرنا - اور کشمش اور انگور کے

سو درخت بیچے اور مشتری اوسکو توڑنے کو جو چڑھتا ہے تو لوگون کی بے پردگی ہوتی ہے تو اوسکو حکم کرینگے کہ چڑھتے ہوئے
پکار دے اگر نہ پکاریگا تو حاکم سے نالش کرین کہ اوسکو چڑھنے سے منع کرے - اور یہہ قاعدہ اور جو اس سے پہلے ہی
ایک ہی ہے اور ان پر بہت قواعد متعلق ہین - ضرورات سے محظورات مباح ہو جاتے ہین - اسی لیے بھوک مین مردار کہا سکتے ہین
اور کشتی کے بچانے کے لیے اگر اوسمین بہت بوجہ ہو گیا ہے مسافرون کا مال تلف کر دینا اور جو آدمی قرض ادا نکرے اوسکا
مال بے اجازت اپنے قرض مین لے لینا اور حملہ کرنے والے کو دفع کرنا گو اس دفعہ مین وہ مارا ہی جاے - مگر اس قاعدہ مین
یہہ بہی ہے کہ محظور جب مباح ہو کہ نقصان نہو - اگر مردہ بہی ہے تو اوسکا کہانا جائز نہین ہے کہ اوسکی عزت اور عظمت مضطر
کی جان سے زیادہ ہے - اور کسے قتل پر اسکو جبر کیا گیا ورنہ اسکو قتل کرینگے تو جائز نہین اگر قتل کریگا تو گناہ گار ہوگا کہ اپنا
قتل ہونا دوسرے کے قتل ہونے سے آسان ہے - بے کفن دفن کیا گیا تو اوسکے کفن دینے کے لیے نہ اوکہاڑین
کیونکہ ستر تو مٹی سے ہو گیا اب صرف ہتک حرمت ہوتا ہے اور بے غسل دفن ہو گیا تو بہی یہی حکم ہے اور قبر پر نماز پڑہ
لیجاے - اور محظور بقدر ضرورت مباح ہوتا ہے - جہوٹی قسم ضرورت کے لیے مباح نہین ہے - اور مردار بقدر سد رمق کہایا جاے
کیونکہ وہ ضرورت کے لیے مباح ہے - اور جنگلون مین کنوؤن مین پارچے نہین ہوتے ہین اور اونٹ اوسکے گرد بیٹہتے
ہین اور پیشاب اور مینگنی کرتے ہین تو نجاست قلیل اونمین پڑے تو معاف ہے - اور شہر کے کنوؤن مین یہہ نہین ہے اسلیے
اونمین نجاست قلیل معاف نہین ہے - اور وضو کرنے والے کو جو ما مستعمل لگے معاف ہے اور غیر متوضی کو وہ بہی معاف نہین ہے
اور شہید کا خون اوسکے حق مین معاف ہے نہ اور کے لیے - اور پٹی اوسی قدر بدن پر باندہی جاے کہ ضرورت ہے
اور تندرست جگہہ پر نہ باندہی جاے - اور شافعیہ فرماتے ہین کہ مجنون کو ایک عورت سے نکاح کر دینا کافی ہے کہ اسمین حاجت
رفع ہوتی ہے - تذنیب جو عذر سے جائز ہوا وہ عذر کے جاتے رہنے سے زائل ہو جاتا ہے - اسی لیے جب پانی پر قدرت
ہو تو تیمم جاتا رہا اسکے سب مسائل معروف و مشہور ہین - ثالثہ ضرر کے ساتہہ ضرر زائل نہین ہوتا ہے اسی لیے شریک
پر عمارہ واجب نہین ہے - اور جو شخص عمارت بنانا چاہتا ہے اوسکو کہا جائے کہ تو خرچ کر اور جائداد روک لے تا قیمت دیا یا
اپنا خرچ لیلیوے - اول جب ہے کہ حاکم کا حکم نہو - دوم حاکم کا حکم ہونا ضرور ہے - اور شریک پر تین مسئلون مین عمارت
پر جبر ہوگا ح - ۱ - نیچے کی دیوار گر گئی تو تا کہ (علو) بالاخانہ کا ضرر نہو دیوار بنانے کا اوسپر جبر نہوگا - ۲ - ایک دیوار دونمین
مشترک ہے یا اوسپر دوسرے کی کڑیان ہین اسلیے اس دیوار کے بنانے پر جبر ہوگا ۳ - نیچے والے نے جو اپنا گہر ڈہایا
تو اوسپر جبر ہوگا کہ بناے ورنہ بالاخانے والیکو ضرر ہوگا - اور مولی پر اپنے غلام باندی کا نکاح کر دینے پر جبر نہوگا - اور
ایک مضطر دوسرے مضطر کا کہانا نہ کہاے اور نہ اوسکے بدن مین سے کچہہ کہاوے - تنبیہ ضرر عام دفع ہونیکے لیے

ضرر خاص کیا جاتا ہی اور کسی کی دیوار جو رستہ پر جھک گئی ہو اوسکو گرا دیا جاے کہ عام کو ضرر نہو - بالغ عاقل پر حجر جائز نہیں
تا حق اور طبیب جاہل اور مفلس کرایہ دینے والے پر اور سفیہ پر حجر جائز ہے اور مدیون جو قید مین ہو اوسکا مال بیچکر قرض مین
دیا جاے - اور جب غلہ بیچنے والا تعدی غبن فاحش سے کرین تو نرخ مقرر کیا جاے - محتکر (جو غلہ جمع کرے) کا غلہ جبرا بیچا جاوے
اور اوسکو بیچنے سے ممانعت کیجاے - اور کپڑہ کے بازار مین تندور نہ لگایا جاے دوسری تنبیہ ایک کا ضرر دوسرے سے سخت ہے
تو بہت ضرر کم ضرر سے دور کیا جاے - دین اور نفقہ واجب پر جبر کیا جائیگا - باپ اولاد کے نفقہ مین قید کیا جائیگا نہ ولد کے
دین مین - کڑی غصب کرکے اپنی عمارت مین لگالے اور عمارت کی قیمت بہت ہو تو عمارت والا قیمت کڑی کی دیدیگا -
اور کڑی کی قیمت بہت ہو تو کڑی والا قیمت عمارت کی دیدیگا - زمین غصب کرکے اور عمارت بنائی یا درخت لگا لئے زمین کی
قیمت بہت ہو عمارت اور درخت اوکھاڑ دین اور زمین واپس کرینگے - ورنہ زمین کی قیمت دیدینگے مرغی موتی نگل گئی
جسکی قیمت زیادہ ہو تو وہ کم قیمت والیکو نقصان دیدیگا - کسیکے گھر مین اونٹ کا بچہ گھس گیا اور بغیر دیوار توڑے کے نہین
نکل سکتا ہو اور گاے نے دیگ مین مونہہ ڈالدیا اور بغیر توڑے کے نہین نکلتا ہو تو وہی حکم بالا ہی - اور شافعیہ فرماتے ہین
اگر جانور کے ساتھ مالک بھی ہو تو اوسنے بجبر کہ حفاظت افراط کی ہے - اگر وہ جانور حلال نہین ہے تو دیوار اور ہانڈی توڑی جاے
اور مالک سے اوسکی قیمت لیجاے اور جانور حلال ہے تو اوسکے ذبح مین دو روایت ہین - اور اگر مالک ساتھ مین ہے ہانڈی والے
نے کچھ زیادتی کی تو جانور والا ارش لیگا ورنہ نہین لیگا - اسکو یہہ خوف کہ فلان کی کوٹھری گریگی تو خود اندر جاکر اپنا اسباب
نکال لے تاکہ کوٹھری والا تلف نکردے یا نہ چھپاوے - اور اپنے قرض کا جنس لیوے - اگر امید ہو کہ بچہ زندہ نکلیگا تو میت کا
پیٹ پھاڑ دین چنانچہ امام صاحب نے یہہ حکم دیا تھا اور بچہ زندہ نکلا اور جیتا رہا - اور موتی نکالنے کے لیے مرغی کا پیٹ
نہ چیرا جاے کیونکہ آدمی کی حرمت بہت ہے - اور موتی کی قیمت مرغی والے کے مال مین لازم ہوگی اگر اوسکا ترکہ نہین ہے
تو کچھ نہین ہے - قاعدہ رابعہ جب دو فساد جمع ہون تو وہ اختیار کرتے ہین کہ جسکا ضرر کم ہو نہ وہ کہ اوسکا ضرر اعظم ہے - اور
نماز مین دو امر مین فساد دونون کا برابر ہے جسے چاہے اختیار کرے اور جو ایک کم اور دوسرا زیادہ تو کم اختیار کرے کہ بے
ضرورت حرام پر ارتکاب نہین ہو سکتا ہی - سجدہ مین زخم بہتا ہے ورنہ نہین تو سجدہ نکرے اور رکوع وسجود بیٹھکر اشارہ سے
کرے کہ ترک سجود بہ نسبت نماز بحدث آسان ہے - اور جانور پہ نفل پڑہنے مین سجدہ خود ہی متروک ہے - بڈہا جو بیٹھکر قرأت
پڑہ سکتا ہے نہ کھڑا ہوکر تو بیٹھکر نماز بقرأت پڑہے کیونکہ ترک قرأت جائز نہین ہے - اور یہہ دو نماز اگر کھڑے ہوکر حدث
سے یا بے قرأت پڑہے تو جائز نہوگی - دو کپڑے ہین دونون مین درہم سے زیادہ نجاست ہے (پر ایک مین کم اور دوسرے مین
زیادہ) لیکن ربع سے کم ہے تو جس مین چاہے نماز پڑہے کیونکہ دونون پاکی مین برابر ہین اور جو ایک ربع سے کم ہے

اور دوسرا ربع ہو تو کم والے مین نماز پڑھے نہ اسکے عکس اور بیٹھکر نماز پڑھے تو ستر نہین کھلتا ہو اور کھڑے ہو کر پڑھے تو ستر کھلتا ہے
تو بیٹھکر نماز پڑھے - اور بدن تو چھپا سکتا ہو پر ستر کھلا رہتا ہو تو نماز نہوگی - جماعت مین قیام نہین کر سکتا ہو اور گھر مین کر سکتا ہے
تو جماعت مین جاے اور بیٹھکر نماز پڑھے - مضطر کے پاس مال غیر اور میتہ ہو تو میتہ کھالے نہ مال غیر - محرم کے پاس مردار اور شکار ہے
شکار مین سے کھاے نہ اور شکار ذبح کیا ہوا ہو تو اور بھی بہتر ہو اور مال غیر ہو تو بھی صید اولی ہے اور خنزیر اور آدمی کے گوشت
سے بھی شکار اولی ہے اسپر جبر ہوا کہ اپنے کو آگ مین ڈالدے یا پہاڑ پر سے پھینکدے ورنہ تجکو قتل کرونگا اور آگ مین اور
پہاڑ سے گرنے مین نجات نہین ہے پر کچھ خفت ہو تو اختیار ہو کہ یہ کرے یا نکرے اور قتل پر صبر کرے کیونکہ جو اسکے گمان مین آسان
ہو وہ کرے اور صاحبین کہتے ہین کہ یہہ کچھ نکرے کہ یہہ جو کچھ کریگا تو اپنے ہلاک ہونے مین خود سعی کریگا - اور جانتا ہو کہ اگر کشتی
مین رہونگا تو جل جاؤنگا اور پانی مین گرون تو ڈوبونگا تو جو اسکو آسان ہو وہ کرے اور صاحبین کہتے ہین کہ صبر کرے -
پھر اگر آگ مین گر کر جل مرا تو مکرہ پر قصاص ہے اور پہاڑ سے گرا تو دیت لازم ہوتی ہے - **قاعدہ خامس** - مفاسد کا دور
کرنا فوائد حاصل کرنے سے بہتر ہے - ایک امر مین فساد بھی ہے اور فائدہ بھی تو فساد دور کرے کیونکہ منہیات کے ترک پر بہ نسبت
مامورات کے شریعت کا زیادہ التفات ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میرے حکم پر بقدر طاقت عمل کرو اور مین
کسی چیز سے منع کرون تو وہ بالکل نکرو - اور کشف مین حدیث ہے نہی کا ذرہ ترک کرنا عبادت دوجہان سے بہتر ہے - اور
دفع مشقت کے لیے ترک واجب جائز ہے - اور منہیات اور کبائر کے ارتکاب پر شائع نہین ہوتا ہے - جسکے پاس لباس ستر
کے لیے نہو تو وہ لوگون کے سامنے استنجا نکرے اور عورت غسل کے لیے مردون سے لباس ستر نہ پاوے تو غسل نکرے تاخیر کرے
اور مرد مردون کے سامنے غسل کرے نہ استنجا - کیونکہ نجاست حکمی بہت قوی ہے اور عورتون مین عورت ایسا ہی کہ مرد
مردون مین اور مضمضہ اور استنشاق مین مبالغہ مسنون ہے اور روزہ دار کو مکروہ ہے - اور طہارت مین بال مین خلال
کرنا سنت ہے اور محرم کو مکروہ ہے اور مفسدہ پر مصلحت غالب ہو تو مصلحت کیجاے اور جب طہارت یا ستر یا استقبال قبلہ مین خلل ہو
کہ یہہ سب مفسدہ اور اللہ تعالی سے بکمال اجلال مناجات لازم ہے پر نماز اس سب خلل کے ساتھ جائز ہے کہ مصلحت نماز
کی اس مفسدہ پر غالب ہے - کذب مفسدہ ہے پر جب اصلاح بین الناس کے لیے ہو تو مصلحت سے جائز ہے اور زوجہ کی اصلاح کے
لیے جائز ہے - **قاعدہ سادس** - حاجت بمنزلہ ضرورت ہے عام ہو یا خاص ہو اسی لیے اجارہ گو خلاف قیاس ہے جائز ہوا ہے
اور گھر کا اجارہ گھر بیع نہین ہو سکتا ہو پر جب مختلف ہو - ضمان درک خلاف قیاس جائز ہے - اور سلم بھی خلاف قیاس جائز ہے کہ اسمین
معدوم کی بیع ہے - استصناع کام والے سے کام بنوانا اور حمام مین جانا گو معلوم نہین کہ کتنی دیر ٹھہرے گا اور اسکے پانی کا
استعمال اور رخصت بیع بالوفا کہ اسکو بیع امانت کہتے ہین اور محتاج ربح پر قرض لے سکتا ہے ح مثلا دس روپیہ لیکر ہر روز

عورتون مین عورت ایسا ہے جیسا مرد مردون مین

کچھہ فائدہ دیا کرے - **قاعدہ سادسہ العادۃ محکمہ** - اسکی اصل یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ما راٰہ المسلمون
حسنا فہو عند اللہ حسن جس امر کو سب مسلمان کہ اچھا جانین وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہی - علائی کہتے ہین کہ حدیث کی کتابون
مین کہین یہہ حدیث مرفوعًا مین نے نہین پائی - اور نہ سند ضعیف سے ہی اور بہت دریافت کے بعد یہہ معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کا قول موقوف ہی جو احمد کی مسند مین ہے - عادۃ اور عرف کا ذکر فقہہ کے مسائل مین بہت ہی اسی لیے اسکو ایک
اصل مقرر کیا گیا ہی اور اصول مین یہ بحث کی ہے کہ حقیقت بدلالۃ الاستعمال والعادۃ ترک ہوتی ہے - لفظ کو معنی موضوع لہ
اصلی سے معنی مجازی مین بسبب غلبہ استعمال کے شرعًا لینا استعمال ہے - اور معنی مجازی مین عرفًا لینا عادت ہی یا امور مقبولہ
لطبایع سلیمہ جو نفوس مین جم جائین عادت ہے - اور (عادت) عرف تین قسم ہے - ا - عرف عام - مثلاً وضع قدم - عرف خاص پر
طائفہ کی اصطلاح مثلا نحو مین رفع اور ناظرین کے یہان فرق اور جمع اور نقض اور عرف شرعی صلوٰۃ زکوٰۃ حج کہ اوسکے لغوی معنی کچھہ
ہین - اور مار جاری وہ ہی کہ لوگ اوسکو مار جاری جانتے ہون اور گنوہ مین میگنی بہت وہ ہی کہ اوسکو جانچنے والے بہت کہین
اور ماو کثیر جو بجاے مار جاری کی ہی اوسکی راے پر موقوف ہی کہ مبتلی ہو یہہ کہ وہ دردہ وغیرہ ہو - اور جو حیض و نفاس بہت آئے
تو ایام عادت پر زیادہ ہووے - اور نماز مین وہ عمل مفسد ہے جو عرف مین مفسد ہو کہ خارج ہو وہ دیکھکر یہہ کہے کہ یہہ نماز سے خارج ہے
اور جو پہل کہ خود گر گئے ہین اونکا کہا لینا - اور آنا کا دودہ پلانے پر نوکر رکھنا - اور جن زیور کے اموال مین کہ نص وارد نہین
ہوئی ہے عرف کا اعتبار ہی کیلی ہو یا وزنی ہو - اور جسکا کیلی وزنی ہونا نص مین ہے اومین عرف کا اعتبار نہین ہے - اور ہر
منصوص مین عرف کا اعتبار نہین ہی - زیور کی خصوصیت نہین - ناف (سرہ) عانہ پر بال اوگنے کی جگہہ ستر نہین ہی کیونکہ مزدور
وہان سے (ازار) تہہ بند باندہتے ہین اور اس عادۃ کا موقوف کرنا بہت حرج ہے - اور یہہ بہت ضعیف و بعید ہے اس لیے
کہ تعامل جو نص کے خلاف وہ قابل اعتبار نہین ہے اور جسکو عادت ہو یوم الشک کا روزہ مکروہ نہین ہے اور اوس سے پہلے دو دن کا روزہ بہی اور یہہ روزہ
بہ نیت نفل مطلقًا مکروہ نہین ہے اور قاضی ہونے سے پہلے جس عادت سوغات لیتی کی ہی بقدر عادت لے سکتا ہی نہ اوس سے زیادہ کہ زیادہ جو لیگا واپس دیگا - اور
ضیافت مین جو کہانا سامنے رکہا گیا کہانا جایز ہے گو اذن صراحتًا نہو - وقف والون کے عرف مین جو لفظ وقف کہین نذر والے اور وصیت والے اور قسم والے کی جو عرف
مین لفظ ہین - اور اقرار کے جو لفظ عرف مین ہین اب یہان بہت مباحث ہین - اول وہ امر کہ دو بار کرنے کی عادت ہے
یا ایک ہی بار سے عادت ہے - اور اسی پر فتوی ہے - دویم کتا جو شکار تین بار نہ کہے تو یہہ عادت ہوگی - ۳ - قاضی کے لیے کئی
بار ہدیہ بہیجا عادت ہے - بحث ثانی - عادت کا اعتبار جب ہے کہ بہت ہو اور کثرت سے ہو - جب نقد کا رواج اور پالیت
مین اختلاف ہو تو جس کا بہت رواج ہو اوسپر بیع ہو جائیگی کہ یہہ متعارف ہے - تاجر نے بازار مین کچھہ بیچا اور ادا قیمت لینے
ما یحتاج کے تصریح نہین ہوئی تو متعارف پر عمل ہوگا مثلاً ہر جمعہ پر کچھہ لیتے رہتے ہین کچھہ حاجت بیان کی نہین ہے - کیونکہ معروف

مثلاً مشروط ہی تو بیت بیچی تو مشتری بے بیان کے قسط بندی کرسکتا ہے - اور مرابحہ مین بہی بے بیان بیچ سکتا ہے کہ اوسین عقد بے قسط فوراً ادا ہوتی ہے اور باعتبار کاتب پر سیاہی و قلم ہے اور درزی پر سوئی تاگہ ہے - اور کحال پر سرمہ ہے - اور غلام کا کہانا کرایہ لینے والے پر ہے اور جانور کا گہانس دانہ کرایہ دینے والے پر ہے - اگر کرایہ لینے والے پر شرط کرلین تو اجارہ فاسد - اور اناکا کہانا اور کپڑا گو مقدار نہوں ہے عرفاً نوکر رکہنے والے پر ہے (اور ہندوستان مین اناکا صرف کہانا واجب ہے) مالک نے جانور کو دانہ گہانس نہ دیا اور وہ بہوک سے مرگیا تو مستاجر پر ضمان نہین ہے - رمضان مین مسجد مین شمع بہیجی نصف و ثلث جل گئے تو باقی امام یا موذن بے اجازت نہین لے سکتے ہین گو عرف یہہ ہے کہ بے اذن لے سکتے ہین - اور مدرسہ مین بہ روز عیدین اور عاشورہ (اور جمعہ) درس فقہ سے (بطالت) تعطیل رہتی ہے - اگر یہہ تعطیل شرط ہے تو وظیفہ معمولی کچہہ کم نہوگا ورنہ جیسا عدالت مین تعطیل ہے مدرسہ مین بہی رہیگی اور قاضی روز تعطیل بہی بیت المال سے اپنا حق اجرت لیگا - اور اس زمانہ مین ایام تعطیل بہ نسبت ایام درس کے بہت ہین - اور اکثر مدرسین بیشکی لیتے ہین - اور مسجد مین تعطیلات نہین ہوسکتی ہین

فائدہ - امام ہر ہفتہ پر ایک ہفتہ اپنے گہر آرام لے سکتا ہے کہ یہہ عادۃ اور شرعاً معاف ہے - اور جو مدرسہ کہ حدیث شریف کے لیے وقف ہین گو واقف کی مراد معلوم نہو کہ اوسین علم حدیث مثلاً مختصر ابن الصلاح راوین مثلاً بخاری و مسلم یا وہ بحث کہ اس زمانہ مین جاری ہین - جلال الدین سیوطی فرماتے ہین مدرسہ شیخونیہ عین یہہ درس شرط ہے - واقف کی شرطون کا اتباع ضرور ہے کہ اونکی شرطین مختلف ہوتی ہین - اور ہر شہر مین رواج علٰحدہ ہے - اہل شام شاگردون کو حدیث خود پڑہکر سناتے ہین اور مصر مین شاگرد پڑہتا ہے -

فصل عرف کا شرع سے متعارض ہونا - شرع پر عرف غالب ہوتا ہے - قسم کہائے کہ مین فرش پر یا بچہونے پر نہین بیٹہونگا اور چراغ سے روشنی نہ لونگا - زمین پر بیٹہا یا دہوپ کی روشنی لی حانث نہوگا گو اللہ تعالے نے زمین کو فرش اور آفتاب کو چراغ فرمایا ہے اور گوشت نکہاونگا تو مچہلی کہانے سے حانث نہوگا - گو اللہ تعالیٰ نے اوسکو بہی گوشت فرمایا ہے مین جانور پر سوار نہونگا کافر پر سوار ہوا حانث نہوگا گو کافر کو اللہ تعالے نے جانور فرمایا ہے - ایسا ہی آسمان کو بہی چہت فرمایا ہے مین چہت کے نیچے نہ بیٹہونگا او آسمان کے نیچے بیٹہنے سے حانث نہوگا - پہر کئی مسئلون مین شرع عرف پر مقدم ہے - قسم کہائے کہ مین نماز نہین پڑہونگا نماز جنازہ سے حانث نہوگا اور روزہ نرکہونگا مطلق امساک سے حانث نہین ہوتا ہے - مین اوس عورت سے نکاح نکرونگا صرف وطی سے حانث نہین ہوتا ہے جبتک عقد خاص نہو - اور کہا کہ مین اپنی بیوی سے نکاح نکرونگا تو وطی پر حانث ہوگا (پر ہندوستان مین نکاح عقد خاص پر بولتے ہین) - تو ہلال دیکہیگی تو طلاق ہے اوسنے نہ دیکہا پر علم ہوگیا طلاق پڑگئی کہ رویت (دیکہنے سے علم مراد ہے) - رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہے۔ صوموا الرؤیته وافطروا الرؤیته۔ شرع خصوص کی مقتضی ہے اور لغت عموم کا تو شرع پر عمل ہوگا۔ اقارب کو وصیت کی تو شرعاً وارث اور والدین اور ولد داخل ہونگے۔ قسم کہائی کہ پانی نہ پیونگا اب وہ پانی پیا کہ بالکل متغیر ہوگیا تو غالب کا اعتبار ہوگا۔

فصل لغت اور عرف معارض ہین۔ قسم عرف پر مبنی ہے نہ حقیقت لغت پر۔ روٹی نہ کہاؤنگا تو اوسکے بستی کے رواج پر ہوگا مصر مین گیہون کی روٹی۔ طبرستان مین چاول کی روٹی۔ زبید مین جوار اور باجرہ کی روٹی۔ (ہندوستان کے گیہون کی روٹی دکن مین جوار کی روٹی۔ رجواڑہ مین باجرہ کی روٹی) اسکے سوا اور کسی اناج کی روٹی کہانے کا تو حانث نہوگا۔ اور خوشہ مین بے نیت حانث نہوگا بھنا ہوا اور پکا ہوا گوشت ہے نہ بیگن اور نہ گاجر بہنی ہوئی۔ اور بہیکا ہوا پکے ہوئے کو نہین کہتے ہین۔ اور نہ چاول گہی مین پکے ہوئے اور تیل مین پکے ہوئے کو کہتے ہین۔ اور سر سے بکری کا سر امراد ہے اور گہر مین نجاؤنگا۔ یہود اور نصاری یا مجوس کے عبادتخانہ مین یا کعبہ مین یا مسجد کہا تو حانث نہوگا۔

تنبیہ ایمان مین عرف پر کئی مسلون کی بنا ہے۔ یہہ قسم کہائے کہ کوئی گہر نہین ڈہائیگا لکڑی کا گہر توڑ دیا تو حانث ہو جائیگا کیونکہ ہدم اپنے معنی حقیقی پر دلالت کرتا ہے۔ اور لایدخل بیتاً مین دخول سکونت پر دلالت کرتا ہے۔ اور لا یاکل لحماً اگر کلیجی اور چربی اور سرا کہایا تو بہی حانث ہوگا کیونکہ یہہ بہی حقیقت مین گوشت ہین اور ہر جگہہ کے عرف کا اعتبار ہے مثلاً عجم مین جو عرف ہے اوسپر احکام مبنی ہونگے۔ کہا کہ مین گہر مین داخل نہونگا چہت پر چڑہا تو حانث ہوگا پر عجم مین حانث نہوگا کہ وہان اوسکو داخل نہین کہتے ہین۔ **مبحث الثانی** جو عادت کہ بہت جاری اور رائج ہے بمنزلہ شرط ہے۔ یعنے جو عرفاً معروف ہے وہ بمنزلہ مشروط شرعی کے ہے درزی کو سینے کے لیے کپڑہ دیا یا رنگریز کو رنگنے کے لیے دیا۔ اب اختلاف یہہ ہے کہ اجرت مقرر ہوئی ہے یا نہین اور عادت یہہ ہے کہ بے اجرت کام نہین کرتا ہے تو یہہ عادت بمنزلہ شرط کے ہے۔ امام صاحب فرماتے ہین کہ (بے تعین) اجرت نہین ہے اور ابو یوسف فرماتے ہین کہ اگر وہ صاحب حرفہ ہے کہ اوسی سے اوسکا کسب اور مزدوری ہے تو اجرت کا مستحق ہے ورنہ نہین۔ اور امام محمد فرماتے ہین کہ کاریگر اگر اس کسب اور پیشہ کے ساتھ مشہور ہے اور زندگی اسی پر قائم ہے تو اوسکا قول قبول ہوگا۔ ورنہ ظاہر عادت کا اعتبار ہے۔ اور امام محمد کے قول پر فتوی ہے۔ اور ہر شخص کا یہی حکم ہے کہ اوسنے کسب اور مزدوری پر اپنا گزارہ مقرر کر رکہا ہے تو اوسکا سکوت بمنزلہ شرط کے ہے۔ اور سرائے مین اوترنا اور حمام مین جانا اور دلال کا کام اسی قیاس پر ہے۔ اور معد للاستغلال۔ یعنے جو شے کسب کے لیے مقرر کی گئی ہے اوس سب کا یہی حکم ہے تو امر معروف مثل مشروط ہے تو فتوی اسپر ہے کہ عادت بجائے شرط ہے جو صراحۃً مقرر ہوئی ہو۔ دو مسئلہ کا حکم معلوم نہین ہے۔ عادت ہے کہ قرض لیتے ہین تو کچہہ نہ کچہہ اوسپر زیادہ دیتے ہین تو اس عادت پر جو بمنزلہ شرط شرعاً ہے قرض دینا جائز ہے

یا نہین - اور عادت ہو کہ کافر جو مسلمان کے مقابلہ مین آئے تو اوسکو امان دیتے ہین تو اس قوت سے بلا اذن بھی حرام ہے کہ مسلمان کی
اھانت کرین - کہ عادت امام بمنزلہ شرط ہے شکر پکانے کے لیے جو چولھا کرایہ لے اور (مختار م) ٹھیکرے لال مٹی نکال لینے کی اجازت
دی جو تلف ہوگئی اور سب جگہہ مٹی بقیمت ملتی ہے تو بدین حکم کہ معروف بمنزلہ مشروط شرعی ہے اوسکی ضمان کی گویا تصریح ہوگئی ہے
تو مٹی کی قیمت دیگا - در عاریت مین شرط ضمان کرلی ہے تو ضمان دیگا - باپ نے بیٹی کے لیے جہیز دیا اور اب مدعی ہے کہ
عاریت دیا تھا اور گواہ نہین ہین اگر عرف یہہ ہے کہ باپ جہیز ملک دیا کرتا ہی نہ عاریت تو اوسکا قول قبول نہین ہے ورنہ قبول
ہوگا - اور اگر متوسط درجہ کا آدمی ہے تو بھی اوسکا قول قبول ہے - اور عورت کے مرنے کے بعد زوج کا قول قبول ہے اور باپ
گواہ گذار سکتا ہے کیونکہ ظاہر حال زوج کے موافق ہے - اور عرف ہر بلدہ کا عرف ہے - ح ضوابط اور قواعد پر مفتی کو فتوے
دینا جائز نہین ہے مفتی پر لازم ہو کہ نقل صریح روایت لکھدے - حکم اشیا از ظاہر عادت پر ہے - اگر بازارون مین غالب حلال ہے
تو (سوال) احتساب واجب نہین ہے اگر غالب حرام ہے یا یہہ شخص جو پاتا ہے لے لیتا ہی اور حلال و حرام مین کچھہ تامل نہین
کرتا ہے تو احتساب بہتر ہی - گدہا بیچا تو اوسکے ساتھہ اوسکا پالان وکسنی وغیرہ سب دیگا - حمال کا بوجھہ لینا عرف پر ہے کہ کہانتک
پہونچائے دروازے تک یا اندر گھر مین - مولی نے اپنا غلام جولاہے کو سونپا کہ کپڑہ بننا سکھادے جب وہ سیکھہ چکا اور اجرت
سیکھنے کے لیے مقرر نہین ہوئی تھی اب اوستاد تو مولی سے اور مولی اوستاد سے اجرت مانگتا ہے تو اس شہر کے عرف پر حکم ہوگا
اگر اوستاد کے موافق ہے تو اس تعلیم کی اجرت مولی اوستاد کو دیگا اور اگر مولی کے موافق ہے تو اس غلام کا اجر مثل اوستاد سے
مولی کو دلائینگے - اور اپنا بیٹا کام سیکھنے پر دیا تو بھی یہی حکم ہے - اکثر بازار والے چوکیدار شب کے لیے مقرر کرتے ہین تو
گو کوئی اسپر راضی نہو پر سب اوسکی اجرت دینگے - جولاہہ کو آدھے کپڑے پر سوت دیا تو بر بناء عرف جائز ہے - مبحث رابع
وہ عرف معتبر ہے کہ الفاظ کے ساتھہ سابق اور قدیم سے جاری ہو نہ وہ کہ اب کوئی نکالے - جو عرف کہ اب عارض ہوا ہے
اوسکا اعتبار نہین - اسی لیے معاملات مین عرف کا اعتبار ہے نہ تعلیق مین (اگر زید آئیگا تو مین تیرا قرض دونگا مثلاً)
تعلیق عام رہتی ہے عرف سے خاص نہین ہوتی ہے - مرد نے سفر کا قصد کیا عورت نے اوسکو قسم دی کہ کوئی باندی خرید
لائے - اوسنے کہا کہ جو جاریہ کہ مین خریدون آزاد ہی اور اوسنے یہہ نیت کی کہ کل سفینہ جاریہ (یعنے کشتی جو جاری ہے) تو اوسکی
نیت پر عمل ہوگا اور کوئی باندی آزاد نہوگی اللہ تعالی نے فرمایا ہے وله الجوار المنشآت فی البحر كالاعلام کیونکہ
اوسکی جورو اس قسم دینے مین ظالم ہی اور وہ مظلوم ہے اور مظلوم کی نیت معتبر ہے - حلف دے کہ کل امرأة اتزوج علیک اور
اوسنے یہہ کہا اور نیت علی رقبتک کی تو نیت قبول ہے کیونکہ علیک کے معنے علی رقبتک تیری گردن پر تیرے سر پہ قرۃ ہونا
حقیقت ہی - اور اقرار مین بھی عرف نہین ہے کہ اقرار حق سابق کی خبر دیتا ہے اور عرف غالب پر وجوب مقدم ہے - درہم کا

فتوی نقل صحیح

[illegible]

انکار کیا اب کہتا ہی کہ وہ کہوٹے تھے یا نبہرجہ تھے اگر اقرار کے ساتھ متصل کہا ہی تو قول قبول ہے - یا اقرار کیا کہ اسباب کی قیمت
یا قرض کے مجہپر ہزار درہم ہین اب کہتا ہے زیوف ہین متصل کہا یا بعد کہا تو متصل پر تصدیق ہوگا اور اقرار کیا کہ غصب یا
ودیعۃ ہے تو کہا کہ زیوف ہین تو مطلق قبول ہے - اور دعوے مین عادۃ نہین ہے کیونکہ اقرار اور دعوی اوس امر کی خبر
ہے جو پہلے ہو چکا ہی تو اب اوسکے ساتھ عرف لگا ہے تو مفید نہین ہوگا اور معاملات عقد جو فی الحال کیے ہین اونمین عرف
جو سابق سے جاری ہی موثر ہوتا ہے بلدہ مین نقود کا رواج مختلف ہی ایک کا رواج غالب ہے تو بے بیان دعوی قبول نہوگا
کہ کون سکہ کا دعوی ہی - (دینار حرم) دینار سرخ کا دعوی ہے اور بلدہ مین دینار سرخ کے کئی قسم ہین تو بے بیان کہ کس
سکہ کا دعوی ہے دعوی قبول نہین ہے - اور بیع مین زیادہ جسکا رواج ہو اوسپر عمل ہو کچھ حاجت سکہ کے بیان کی نہین ہے
اسی لیے مدرسہ مین جو تعطیل کئی مہینہ کی عرف ہین تو جو وقف کہ بعد ہوا ہو اوسپر حکم نہوگا اور جو وقف کہ پہلے سے ہے
اوسپر حکم ہوگا - واقف نے شرط کی کہ حاکم نگران رہے اوس وقت حاکم شافعی تہا اب حنفی آیا ہے تو اسپر وہ شرط موثر نہوگی
کیونکہ شرط متقدم ہی اور یہہ متاخر - حاکم نے قسم دی کہ جو مفسد بلدہ مین آئے مجکو خبر دینا - جب یہہ حاکم بدلجاے اور نیا آئے تو یہہ
قسم زائل ہوجاے گی حاکم ثانی اطلاع نہ دینے پر حانث نہوگا - بلدہ پر وقف کیا تو حرم شریف مراد ہوگا اور یہہ شرط لگائے
کہ حاکم نگران رہے تو حاکم حرم مراد ہے یا حاکم اسکے شہر کا یا قاضی اوس جگہہ کا کہ وہان جائداد واقف موجود ہے چنانچہ مقیم ایک بلدہ
مین ہو اور یہہ ایک بلدہ مین اور جائداد دوسری جگہہ اور کہا کہ حاکم نگران رہے تو کون نگران رہے مگر حکم یہہ ہے کہ حاکم بلدہ مقیم نگران
رہے اسی لیے مسئلہ اول مین حاکم حرم نگران رہیگا - اور راجح یہہ ہے کہ حاکم جائداد موقوفہ کا نگران رہے کہ وہ اوسکے مصالح سے
خوب واقف ہی - اور جب زمین وقف اس قاضی کے حدود مین نہو تو اس مسئلہ کی تصحیح مین اختلاف ہے -

تنبیہ احکام مین عرف عام کا اعتبار ہے یا عرف مطلق کا حکم عام عرف خاص سے ثابت نہین ہوتا ہے اور کوئی کہتے ہین
کہ ثابت ہوتا ہے - ایک ہزار روپیہ قرض لے اور قرض دینے والے نے اسکو اپنے آئینہ وغیرہ کی حفاظت پر دس روپیہ ماہوار
پر نوکر رکہا اور آئینہ کی قیمت بہی اتنی ہی ہے (جب قیمت اور ماہوار مساوی ہے تو حفاظت قرض سے زیادہ رہے جسمین احتمال
ربوا ہوا) تو یہہ نوکری صحیح ہے یا نہین - اسمین تین قول ہین - ۱ - باعتبار عرف خواص بخارہ بلے کراہت (اجارہ) نوکری
درست ہی - ۲ - صحیح تو ہے پر کراہت بہی ہی - ۳ - اجارہ بعرف عام صحیح ہوتا ہے وہ تو نہین ہے اسلیے اجارہ فاسد ہی اکثر
علما نے اسپر فتوی دیا ہی - مستقرض نے مقرض کو نوکر رکہا تو یہہ حکم بہ تعارف ثابت ہی کیونکہ یہہ تعارف ایک خاص بلدہ والے
کا نہین ہے عرف عام ہی - اور بعض صحیح کہتے ہین پر مع جدا اسکے خاص اہل بخاری مین تو بہی تعارف مطلق نہوا چنانچہ اونمین
سے خواص جانتے ہین نہ عام تو امقدر سے تعارف ثابت نہین ہوتا ہے - اسی لیے ایک شہر والون نے یہہ خلاف اور

شہرون کے دراہم اور آبریشم کے تولنے کے زیادہ وزن کے بٹ بناے تو یہہ جائز نہوگا - حال سے کہا کہ اپنے پلہ مین ہمارا غلہ پیل
تو یہہ فاسد ہے اجر مثل لازم آویگا نہ اجر مسمی - اور پیسنی والے کے پلہ مین لینا بالنص منع ہے - اور بیع بالوفا حاجت کی
لیے جائز کی گئی ہے تا ربوا لینے دینے سے بچین - اہل بلخ اجارہ اور دین کے عبادہ والی ہے کہ انکو رجائز نہین ہے اور اہل
بخاری اجارہ طویلہ تصور کرتے ہین جو درختون مین نہین ہو سکتا ہے تو بالضرور بیع دفا کے لیے مضطر ہوے - اور جس
چیز کی تنگی ہوتی ہے اوسکا حکم وسیع ہو جاتا ہے - حاصل یہہ ہے کہ عرف خاص کا اعتبار نہین ہے - مگر بہت مشایخ اوسکا اعتبار
بھی کیا ہی - تو اس اعتبار پر دوکانو مین ایک خلوۃ بناتے ہین اسکا ہونا لازم ہوگیا ہے تو یہہ خلوۃ دوکان سے متعلق حق
ہوگیا ہے تو مالک اوسکو خلوۃ سے نکال نہین سکتا ہے - اور نہ کسی اور کو کرایہ دے سکتا ہے - اور سلطان غوری
نجارون کے لیے یہہ خلوۃ بناتے ہین اور اوسکو اونکے اوترنے کے لیے وقف لکھتے ہین - چنانچہ عرف خاص مین فقہا
مصر نے یہہ ٹہیرایا ہے کہ وظیفہ داون سے کچھہ نہ کچھہ لیتے رہتے ہین - اسکو اپنے یہان تعارف کیا ہے چاہیے کہ جائز ہوجاے
اگر کچھہ لیا تو مالک نہوگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - مصر کے کئی مسائل پر عمل کیا ہے ایک یہہ ہے گھر کی بیع
مین سیڑہی بھی داخل ہوتی ہے کیونکہ گھر کئی درجہ کا ہوتا ہے بغیر اسکے کچھہ انتفاع نہین ہو سکتا ہے - واللہ تعالے اعلم
علمہ اتم واسلم -

النوع الثانی قواعد کلیہ - قاعدہ اولی - ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے رفع نہین ہوتا ہے - اجماع اسکی
دلیل ہے - حضرت ابوبکر نے جو کئی حکم کیے اور حضرت عمر نے اونکے کو خلاف کیا پر اونکا حکم نقض نہین کیا کیونکہ اجتہاد ثانی
اجتہاد اول پر قوی نہین ہے - اور اس صورت مین کوی ثابت نہین رہیگا - پر وقت بدلنے مین بہت تکلیف ہے
اور اجتہاد ثانی مثل اجتہاد اول ہے پر اول کے ساتہہ قضا قاضی موید ہوگئی ہے تو کم درجہ والا نہین توڑ سکتا ہے - اور
اول کو سوا سبقت کے اور کچھہ ترجیح نہین ہے - اسی لیے قبلہ کی جہت مین اگر خطا معلوم ہوے تو دوسری طرف نماز
پڑہ سکتا ہی یہان تک کہ چار رکعت چار طرف پڑہ سکتا ہے - ایک رکعت ایک طرف پڑہکر دوسری طرف پھر گیا پھر راے
ہوی کہ جو ہر رکعت پہلی پڑہی تہی اودہر ہی قبلہ ہے کوئی کہتا ہے پھر جاے کوی کہتا ہے کہ نہ پھرے - قاضی نے
کسی کی گواہی فاسق جانکر رد کردی اب وہ توبہ کرکے آیا تو پھر اوسکی گواہی قبول نہوگی کیونکہ اب اسکی گواہی
قبول کرنے مین ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے توڑتا ہے - سواے لڑکے اور غلام اور کافر اور اندھے کے اور کیکی
گواہی جو کسی سبب سے نامقبول ہوی ہو اور وہ سبب زائل ہوگیا ہو اوسی مقدمہ مین قبول نہوگی - دو کپڑے ہین
ایک ناپاک ہے علیحدہ نہین کر سکتا ہے اب تحری کرکے ایک مین نماز پڑہ لے اور بعد نماز معلوم ہوا کہ دوسرا پاک ہے تو

نماز پہیر نہین سکتا ہی - ایک گواہی گزری کہ اسنے کہ مین یوم النحر قتل کیا اور دوسری گواہی گذری کہ مقتول اپنی موت سے کوفہ مین اوسی دن مرگیا تو دونو گواہی لغو ہین اگر اول گواہی پر حکم قضا ہوکر قتل کیا گیا اور پہر دوسری گواہی گزری تو اوسکا کچہہ اعتبار نہوگا - اور ایسے ہی دو برتن مین تجری کا حکم ہے اور تیمم کریگا کیونکہ برتنون مین تجری ہوسکتی ہے بلکہ دونو برتن کا پانی پہینک دے اور بالاتفاق تیمم کرلے - ایک مقدمہ مین حکم دیا اور پہر اوسکا اجتہاد بدل گیا تو وہ حکم نہین توڑے گا - اگر کوئی اور مقدمہ آوے تو جو اسکی راے ہو ویسا حکم کریگا - اور اسی لیے مرافعہ مین حکم حاکم بے مخالفت کتاب و سنت و اجماع منسوخ نہین ہوسکتا ہی - اب اس قاعدہ سے دو مسئلے نکلتے ہین - ۱ - تقسیم مین جب غبن فاحش ہو تو ٹوٹ سکتی ہے کیونکہ (معادلہ) مساوات نہ تہی تو گویا ابتداءً ہی صحیح نہین ہوئی کیونکہ اگر کوئی شرط قضا و قاضی مین فوت ہوگئی اور اوسنے خطا کی تو بے شک اوسکا حکم منسوخ ہوگا - ۲ - امام کی راے مین ایک بات آئی پہر مرگیا یا موقوف ہوگیا تو امام ثانی اوسمین مصلحت امور عام کی دیکہے تو بدل سکتا ہے کیونکہ اسمین مصلحت ہے کہ اوسکا اتباع ضرور ہے -

تنبیہات - ۱ - وثیقہ (فیصلہ) لکہنے والے ہمارے زمانہ اور اس سے پہلے مقدمہ کے آخر مین بیع ہو نکاح ہو اجارہ ہو وقف ہو اقرار ہو - یہہ لکہتے ہین کہ حاکم نے اسکے موافق حکم کیا تو مرافعہ مین منسوخ ہوسکتا ہے اگر خاص ایک مقدمہ مین ہو اور مدعی کا مدعا علیہ پر دعوی صحیح دائر ہوا ہو تو منسوخ نہین ہوسکتا ہے ورنہ نہین - کیونکہ شرط قضا مجتہدات مین یہہ ہے کہ حادثہ اور دعوی صحیح ہو ورنہ فتوی ہی جو نسخ ہوسکتا ہی - نہ حکم کہ نسخ نہین ہوسکتا ہے اور اسی پر اجماع ہے - شافعی نے حکم بیع زمین کا دیا تو ہمسایہ کے شفعہ کا حکم نہوگا اور قاضی حنفی ہو تو ہمسایہ کا شفعہ ہوسکتا ہے - ۲ - (موثق) وثیقہ لکہنے والے کا یہہ لکہنا کہ حکم صحیح ہے سب شرایط اوسمین پورے ہین کافی ہے یا نہین جواب یہہ ہے کہ یہہ لکہنا کافی نہین ہے چاہیے کہ مقدمہ اور دعوی اور کیفیت حکم سب لکہے اور (سجل) فیصلہ مین لکہنا کہ میرے نزدیک ایسا ثابت ہے کہ حوادث حکمیہ ثابت ہوتے ہین تو بے تفصیل صحیح کافی نہوگا - اور (محاضر) عرضی دعوی اور (سجلات) فیصلہ مین بیان بالتصریح ہونا چاہیے نہ بالاجمال صرف فلان آیا اور فلان کو لایا کافی نہوگا جب تک کہ یہہ فلان اوس فلان کو لایا اشارہ نہو اور فیصلہ مین گواہی تمام و کمال ہونا چاہیے اور ثبت عندی لکہدینی کافی نہین ہے جو اوپر ذکر ہوا کیونکہ ایک بلدہ سے دوسری جگہہ تعمیل کے لیے جاتے ہین تو اوسمین جرح نہو - ۳ - اور حکم بالصحت اور حکم بالموجب ایک چیز ہے - وقف مین صرف صحت کا حکم دینا کافی نہوگا بلکہ شرائط کی صحت کے حکم دینا چاہیے - ۴ - مذہب مین قول ضعیف اور مرجوع عنہا اور مذہب مخالف پر عمداً اور رضیاً نافذ نہین ہوتا ہے - ۵ - مخالف اجماع عمل نہ چاہیے اور ائمہ اربعہ کا خلاف نہ چاہیے کہ اوسپر اجماع ہے - ۶ - خلاف شرط واقف خلاف نص ہے اور حکم بے دلیل نافذ نہین ہوسکتا ہے - بے شرط واقف مسجد مین فرش

نہین ہو سکتا ہے۔ اور فراقس اجرت نہین لے سکتا ہے۔ حکم قاضی بے موافق شرع جاری نہین ہے اوسی پر رد ہوگا۔

القاعدۃ الثامنۃ - اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام - ایک شے کہ حلال ہے اور حرام بھی ہونے کا گمان ہو تو حرام ہونے کا حکم کیا جائیگا - اور جب ایک شے مین حرام ہونے کی دلیل ہو اور حلال ہونے کی دلیل ہو تو حرام ہونے پر عمل کیا جائیگا - پہر جبارۃ اولی حدیث ہو کہ بہت محدثین نے روایت کی ہے - عراقی کہتے ہین کہ اس کی کچہہ اصل اور سند نہین ہے اور بیہقی اسکو ضعیف کہتے ہین اور عبدالرزاق کہتے ہین کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہہ قول موقوف ہو - اور زیلعی نے اسکو مرفوعا بیان کیا ہو - دو دلیل ایک چیز پر ہین ایک حرام ہونے کی اور دوسرے مباح ہونیکی تو حرام ہونے پر عمل ہوگا - اور اصول مین یہہ دلیل ہے کہ نسخ کم ہونا چاہیے کیونکہ اصل ہر شے کی اباحت ہو تو باعتبار اصل کے ہر شے مباح ہو اب دلیل حرمت پیدا ہوئی تو اباحت اصلی منسوخ ہوئی اب دوبارہ اباحت کی دلیل پیدا ہوئی تو یہہ حرمت منسوخ ہوئی تو ایک شے پر دو بار نسخ وارد ہوا جسکا کم ہونا ضرور ہے - اور دلیل مبیح اگر ہے تو موافق اصل کے ہو اور کسی چیز کی ناسخ نہین ہے اب اگر محرم پیدا ہوا تو اوسپر احتیاطا عمل ہوگا کیونکہ اب اوسکا کوئی ناسخ نہین ہے - اور حضرت عثمان سے جو پوچہا گیا کہ دو بہنین باندی خریدی گئین تو بحکم ملک یمین دونون سے صحبت جائز ہے یا نہین اور ایک آیت تو اوسکی حرمت کی ہے اور دوسری آیت اوسکی حلت کی ہے تو حضرت عثمان نے جواب دیا کہ ہم حرمت پسند کرتے ہین - دو حدیث ہین ایک یہہ کہ حیض والی سے ازار کے اوپر مساس مباح ہو اور دوسری یہہ کہ سواء صحبت کے سب کچہہ کر سکو تو اول سے ثابت ہوا کہ ناف سے گھٹنہ تک مساس حرام ہے اور دوسری حدیث سے ثابت ہوا کہ سواء صحبت کے مساس اوسکا بہی مباح ہے تو احتیاطا اسکے لیے حرمت ہوی - اسپر سواے امام محمد اور امام احمد کے سب کا اتفاق ہے - ایک جانور کا باپ یا ماں حلال ہے اور دوسرا حرام ہے تو بلحاظ حرام یہہ جانور بہی حرام ہوگا - بکری پر کتا پڑگیا اور بچہ جو ہوا تو وہ حرام ہوگا - اسی لیے گدہا جو گہوڑے پر پڑگیا تو خچر حرام ہوا - اور جانور اہلی وحشی جانور پر پڑا اور بچہ ہوا تو وہ قربانی نہین ہو سکتی ہو کہ وحشی کا اعتبار ہوگا - اور دو کتے معلم اور غیر معلم یا ایک مسلمان کا کتا اور دوسرا مجوسی کا کتا یا ایک پر بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور دوسرے پر نہ کہا ایک شکار پکڑا اور وہ مرگیا تو وہ شکار حرام ہے - مسلمان کے ہاتہہ مین چہری ہو اور اس نے ذبح شروع کیا تو مجوسی نے اوسکا ہاتہہ پکڑ کے مدد کی (چہری گلے پر چلوائی) اور مسلمان اپنی کمان نہ کہینچ سکا مجوسی نے اوسکی مدد اور کمان دونو نے کہینچ کر تیر چلایا تو شکار حرام ہے اور وہ ذبح حرام ہے - اور مشرک باندی سے وطی جائز نہین ہے کچہہ درخت حرم مین ہین اور کچہہ حل مین تو درخت کی ڈالیان جڑ کے تابع ہین - ۱ - جڑ تو حرم مین ہے اور ڈالیان حل مین ہین کاٹے گا تو قیمت درخت کے دیگا - ۲ - جڑ حل مین ہے اور ڈالیان حرم مین ہین تو توڑنے پر کچہہ سزا نہین ہے نہ جڑ اوکہاڑنے کے اور نہ ڈالی توڑنے کے - ۳ - کچہہ جڑ حل مین ہے اور کچہہ حرم مین ہے اور

ڈالیان حرم مین ہون یا حل مین ہون قاطع پر قیمت واجب ہوگی۔ بکری ذبح اور ہے ذبح والی معلوم نہین ہوتی ہو اور کچھ علامت
نہین رہی کیونکہ جلی ہوئی ہوے پر کوئی علامت ذبح کی نہین رہی ہے تو سوا مجبوری اور اضطرار کے اسکا کھانا جائز نہین ہو۔ اور
تجری بھی نہین ہو سکتی ہے۔ اور ذبح کیے ہوئے بہت ہون تو تجری ہو سکتی ہے۔ مردار کی چربی تیل مین ملگئی تو بے ضرورت
حرام ہو اور جانور شکار کچھ حرم مین ہے اور کچھ حل مین ہے اگر اوسکو شکار کیا تو سزا کا مستحق ہوگا کیونکہ خطرہ اباحت پر غالب
ہو اور اعتبار یہہ ہے کہ پاؤن اگر حل مین ہین اور سر حرم مین ہو تو کچھ سزا نہین ہے گا ہے کا دودھ گدھے کا دودھ مل گیا
یا پانی اور پیشاب مل گیا تو تجری سے بھی کھانا جائز نہین ہے۔ اپنی عورت اور اجنبی عورت مین تمیز نہین ہے تو حلال نہوگی
مبہم طلاق دی کہ میری دو عورت مین سے ایک پر طلاق ہے تو جب تک تعیین نکرے دونون سے وطی حرام ہے۔ اگر ایک سے
وطی کریگا تو دوسری پر طلاق ثابت ہوگئی۔ حالت کفر مین چار عورت سے زیادہ تھی اب مسلمان ہوگیا تو جب تک اختیار
نکرے کہ کس کس کو رکھتا ہے اور کسکو نکالتا ہے وطی حرام ہے اور امام صاحب اور امام یوسف فرماتے ہین کہ نکاح ہی باطل
ہو اور اگر اوسکے پاس دو بہنین ہین یا ما اور بہن ہین اور مسلمان ہوا تو نکاح باطل ہوگیا اور اسکو اختیار ہے کہ کس چار کو
رکھتا ہے اور دو بہنون مین سے کسکو رکھتا ہو۔ اور ما اور بہن مین سے کسکو رکھتا ہے۔ شکار کو تیر مارا وہ پانی مین
جا پڑا یا چھت پر یا پہاڑ پر جا چڑھا اور وہان سے جو گرا تو مرگیا تو حرام ہے۔ اور اگر پہلے ہی زمین پر گرا اور مرا تو حلال ہے
١- ما یا باپ کتابی ہے اور دوسرا مجوسی ہے تو اوسکا نکاح اور ذبح جائز ہے اور اوسکو کتابی جانینگے کیونکہ کتابی مجوسی
سے بہتر ہے تو لڑکا کتابی کا تابع ہوگا نہ مجوسی کا۔ ٢- برتن پاک و ناپاک مین تمیز نہین ہے اور ناپاک کم ہین تو تجری کرکے
برتنا جائز ہو اور پاک کم ہین تو پانی پھینک دے اور تیمم کرلے۔ ٣- کپڑے کوئی ناپاک ہو اور کوئی پاک ہے (تجری) اجتہاد
جائز ہے پاک بہت ہون یا ناپاک کیونکہ اول صورت مین ستر عورت کا بدلہ نہین ہے اور وضو کا عوض تیمم ہے۔ اور حالت اضطرار
مین پی بھی سکتا ہو۔ اور جب کپڑے کا بانا حریر (ریشم) ہے حریر کم ہے یا دونو بانا تانا برابر ہین اوسکا پہننا حلال ہے
اور بہت تو اسکا حکم معلوم نہین ہے۔ سفر مین اسکے اور ہمراہیون کے برتن مل گئے۔ اور ہمراہی سب موجود ہین اور
اسکے چپاتی اور وُنکی چپاتی سے مل گئی تو باضطرار تجری مین کرلے۔ اور کوئی عالم فرماتے ہین کہ مالک کے آنیکا انتظار
کرے۔ تفسیر زیادہ ہو تو محدث ہاتھہ لگا سکتے ہین (مس) اور قرآن زیادہ ہے تو نہین کر سکتے ہین۔ ٤- بکری نے
شراب پی لی اور فوراً ذبح کی گئی تو بے کراہت حلال ہے۔ اگر حرام چارہ چر لیا تو نہ گوشت حرام ہے اور نہ دودھ اور
تقوی ترک ہو۔ اور اگر دیر کے بعد دن بھر چھوڑ رکھے تو بکراہت حلال ہے۔ ٥- مطلق پانی کے ساتھ کوئی پاک
ایسی چیز مل گئی تو غالب کا اعتبار ہوگا کہ پانی غالب ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین۔ ٦- عورت کا دودھ پانی یا دوا

یا بکری کے دودھ کے ساتھ مل گیا غالب ہو یا دونون برابر ہون تو حرمت ہوگی اور دو عورت کا دودھ ہو تو دونو سے حرمت
ہوگی اب اعتبار غلبہ اور عدم غلبہ کا نہین رہا - ۷ ہدیہ بھیجنے والے کا مال اکثر حلال ہے تو ہدیہ لینا جائز ہے اور مال حرام غالب
ہے تو جائز نہین ہے - اور جب تک یہ نہ کہے کہ مال حلال ہے مین نے وارث ہوا ہون یا مین نے قرض لیا ہے نہ کھائے - اور
بادشاہی (جائزہ) وظیفہ یومیہ وغیرہ اس حیلہ سے لیتا رہے کہ اپنے حاجات کی چیزین خرید لیا کرے اور اسی مال سے ادا
کر دیا کرے بلکہ اس مال پر تحری کرے اگر دل مین حلت غالب ہے تو لیوے اور کھاوے ورنہ نہین - رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے دل سے فتوی لیا جاوے - اور جسکے دل مین تقوی اور صفائی ہوتی ہے وہ بنور اللہ تعالی
اپنی فراست سے حلت اور حرمت کا ادراک کر لیتا ہے - ۸ اسکے کبوترون کے ساتھ جنگلی کبوتر مل گئے جو کسی کی ملک نہین ہین
انکا کھانا حرام نہین ہے مکروہ ہے اگر کسی گانو مین کبوتر خانہ پایا تو اوسکی حفاظت چاہئیے اور دانہ ڈالنا چاہیے - اور کسیکے
کبوتر اسکے کبوترون کے ساتھ مل گئے تو انکو نہ پکڑے اور اوسکا ضالہ کا حکم مالک کو واپس دیدیوے - ۹ - اسکو یہ
گمان ہے کہ بازار مین اکثر معاملہ فاسد ہوتے ہین اگر حرمت غالب ہے تو نہ خریدے اور خریدیگا تو حلال ہوگا - اور دلال جو جوتا
بکواتا ہے ہزار پر دس لیتا ہے تو یہ جو تو لینا مباح ہے - اور قصائی جو بکری چھیلتا ہے اور اوسمین اپنا حق کچھ گوشت لیتا ہے
اور حسب عادۃ مالک راضی ہوتا ہے تو خریدنا جائز ہے - اور (قمار) جوا کھیلنے والون کے نقد مین اور جو زجو جوے مین لیے
ہین خریدنا جائز نہین ہے - شہر مین حلال و حرام مل گئے ہین تو خریدنا اور لینا جائز ہے جب تک کہ حرمت پر دلیل قائم
نہو - حلال عورت اور حرام عورت نکاح مین جمع ہوے تو حلال جائز ہے حرام نکالدے مثل محرم عورت یا مجوسی عورت
یا بت پرست عورت یا طلاق والی یا کسی کی زوجہ منکوحہ یا جو کسیکی عدت مین ہو باندی اور حرہ کو ایک عقد مین نکاح
کیا تو وہ نکاح ہی باطل ہے - حرام چیز مہر باندھی تو دس درہم واجب ہونگے مثلا خمر وغیرہ اور خلع بھی ایسا ہی ہے ایسی شرط
سے نکاح اور خلع باطل نہین ہوتا ہے - ولی نے یا دادا نے مہر مثل سے زیادہ پر نکاح کیا صحیح ہے - صفقہ بیع مین حلال اور
حرام پر ہوا اور حرام مال نہین ہے مثل مردار اور ذبیحہ اور غلام اور آزاد تو چونکہ حرام قوی ہے حلال مین بھی بطلان سرایت
کریگا بیع بالکل ناجائز ہوگی اور فی الجملہ مال ہے مثلا سرکہ اور شراب یا مدبر اور غلام تو فساد غالب نہوگا - اور سرکہ
غلام بک جائیگا - اور ملک اور وقف مین بھی ملک بک جائیگی نہ وقف - اور مسجد عامر آباد مثل حر ہے اور مسجد غامر ویران
مثل مدبر ہے - خیار شرط جو تین دن سے زیادہ ہو تو بیع باطل ہے تین دن کے اندر اگر جائز کرلے تو بیع صحیح ہوگی ورنہ
نہین - مجہول اور معلوم ملا کر بیچا مجہول کی جہالت سے نزاع پیدا نہین ہوتی ہے تو سب مین بیع جائز ہے ورنہ نہین -
اور اجارہ بھی مثل بیع ہے - جولاہہ سے کہا کہ اتنی اجرت پر کپڑا اس طول و عرض کا بن دے اوسنے کم طول یا عرض بن دیا

تو مستحق اجرت ہی یا نہین اور کسقدر کا - یہہ حکم کہین نہین پایا گیا - اور کفالہ اور ابراء شرط فاسد سے فاسد نہین ہوتی ہے -
ح - مگر ابراء بشرط فاسد فاسد ہوجاتا ہے - اور کرایہ اور ضمان نفقہ مین یہہ کہا کہ ہم ہر مہینے مین اتنا دینگے تو ایک مہینہ کا
کرایہ اور ضمان نفقہ جاری ہوگا - اور رہن شرط فاسد سے فاسد نہین ہوتا ہے - اجنبی اور وارث کے لیے وصیت کی
اجنبی نصف وصیت لیگا اور وارث بے نصیب - قاتل اور اجنبی کو وصیت کیا تو بھی یہی حکم ہے - دین کا یا غبن کا اقرار
اجنبی اور وارث کے لیے کیا تو نہ وارث کے لیے ہوگا اور نہ اجنبی کے لیے - گواہی باطل کے ساتھ گواہی جائز بھی باطل ہے
اپنے ہمسایہ کے محتاجون کے لیے وصیت کیا اب وارث منکر ہین اور ثبوت وصیت کے لیے وہ دو آدمی گواہ گزرے کہ
اونکی اولاد اسمین شامل ہے تو یہہ شہادت باطل ہے - مثلاً گواہی دی کہ اس شخص نے ہماری ما اور فلانی عورت کو
قذف کیا تھا تو اوس عورت کیلیے بھی گواہی جائز نہوگی - ہمسایہ کے فقیرون پر وقف کیا اور اون مین سے دو نے گواہی
دی تو گواہی جائز اور یہہ قول امام ابو یوسف کا ہے - اور بقیاس قول امام محمد جائز نہوگی کیونکہ ابو یوسف بعض امر مین گواہی
قبول کرتے ہین اور بعض مین نہین کرتے ہین - اور امام محمد اصلا باطل کرتے ہین - بھائی اور بہن کے دعوی پر اوسکے
شوہر اور ایک اور شخص نے گواہی دی تو گواہی بالکل باطل ہے نہ بہن کے لیے نہ بھائی کے لیے اور نہ شوہر کے اور نہ غیر کے
لیے اسلیے کہ شہادت امر واحد ہی جب بعض کے لیے باطل تو کل کے لیے باطل - جسکے لیے اسکی شہادت باطل ہے اور دوسر
کے لیے نہین تو دونو کے لیے گواہی باطل ہے - عداوت دنیوی سے گواہی قبول نہین ہوتی ہے - عداوت پر قائم ہو یا نہو
اسواسطے کہ عداوت فسق ہے اور اوسکی تجزی نہین ہوتی ہے - دو گواہ ایک موافق وعدے اور دوسرا مخالف گزرے
گواہی باطل ہے - اہل مقدمہ مین ایک ایسا ہے کہ اوسکے لیے قاضی قضا نہین کرسکتا ہے تو باقی کے لیے بھی نہین کرسکتا ہے
تمام مہینے کے روزے کی نیت کی تو سوائے اول روز کے اور سب مہینے کی نیت باطل ہے - جنازہ مین زندہ اور
مردہ کی نیت کی تو صرف مردہ کی نماز جائز ہوگی - پیشاب کا استنجا پتھر سے کیا اور پھر سو گیا اور احتلام ہوگیا اور منی لگی
اور کپڑے کو لگی تو صرف چھیلنے سے پاک نہوگا کیونکہ پیشاب (فرک) چھیلنے سے پاک نہین ہوتا ہے تو منی بھی پاک نہوگی
اور مذی بھی چھیلنے سے پاک نہین ہوتی ہے مگر جب کہ منی کے ساتھ لگی ہو تو پاک ہوسکتی ہے - اپنی زوجہ اور غیر عورت کو
طلاق دیا اسکی زوجہ پر طلاق ہوجائیگی - چار طلاق دی تو تین طلاق ہوجائیگی جو اسکی ملک مین - اسنے عاریت لیا
کہ گردی کریگا اور جس مقدار پر کہا تھا زیادہ پر گردی کیا یا قدر اور جنس اور شہر مقرر کیا تھا اوسکے خلاف کیا
تو مالک (معیر) مستعیر سے یا مرتہن سے ضمان لیگا - اگر بہت پر گردی کرنے کو کہا تھا اور قیمت مثل سے کم پر گردی کیا
یا زیادہ پر تو ضمان نہ لیگا کیونکہ خلاف بخیر کیا (نہ بضرر) واقف نے شرط لگائی کہ سال بھر سے زیادہ کرایہ ندینا اوس نے

زیادہ پر کرایہ دیا تو کل مدت مین کرایہ فاسد نہ صرف اوس مدت زیادہ مین اسلیے اجارہ مثل بیع ہے اوسمین تفریق صفقہ جائز نہین ہے کہ جب بعض عقد فاسد ہوے تو کل عقد فاسد ہو گئے -

تنبیہ - اور مسح موزہ مین اقامت کی بھی دلیل ہے - اور سفر کی بھی دلیل ہے تو دلیل سفر غالب ہوگی - اقامت مسح موزہ کیا اور مدت تمام نہوئی تھی کہ سفر کیا ضرور ہے کہ مدت سفر پوری کرے اور اسکے عکس مین اقامت کی مدت پوری کرے کیونکہ جانب حضر غالب ہوتی ہے - حضر مین ایک موزہ پر مسح کیا تھا اور سفر مین دوسرے موزہ پر سفر سے مدت حضر کا اعتبار ہے - احرام باندھا اور کشتی وطن مین واپس آگئی تو مدت اقامت پوری کرے کشتی مین نماز قصر کی نیت کی اور کشتی وطن مین آگئی تو نماز اقامت پوری کریگا - روزہ کی نیت کی اور سفر پیش ہوا اور دن مین سفر کرنا پڑا تو افطار کرنا حرام ہے -

فصل مانع اور مقتضی جمع ہون تو مانع غالب ہوگا - وقت یا پانی سنن طہارۃ سے کم رہ گیا تو سنت نہ بجا لائے جب جراحت عمدًا یا خطائً یا ضمان والے کی اور کسی طرح سے (یدہ) معاف ہوگی اور مرگیا تو قصاص نہوگا - جنبی شہید ہوا امام صاحب فرماتے ہین غسل دیا جاے اور صاحبین فرماتے ہین کہ نہ دیا جاے - مسلمان اور کافر مردہ سب ملگئے تمیز نہین ہوتی ہے کسیکو بھی غسل نہ دیا جاے اور علامت اسلام جسپر ہوا اوسکی نماز ہو ورنہ نہین - اور علامت کچھ نہو پر مسلمان بہت تھے تو غسل بھی دیا جاے اور نماز بھی پڑھی جاے - اور مسلمانون کی نماز و دعا مین نیت کیجاے اور مسلمانون کے قبرستان مین دفن ہون اور کفار زیادہ ہون یا دونو برابر تو نہ غسل ہے اور نہ نماز اور قبور کفار مین دفن ہون ایک کا بالاخانہ ہے اور دوسرے کا نیچے کا گھر ہے پر ہر شخص اپنی ملک مین تصرف نہین کرسکتا ہے کہ دوسرے کا حق اوسمین متعلق ہے گو ملک مطلق ہے پر حق غیر مانع ہے - ایسے ہی راہن مرہون مین تصرف نہین کرسکتا ہے کہ حق مرتہن متعلق ہے اور ایسے اجارہ مین اجارہ دینے والا تصرف نہین کرسکتا ہے کہ مستاجر کا حق مانع ہے - کیونکہ تاخیر مین منفعت زائل ہوتی ہے -

القاعدۃ الثالثۃ - ثواب مین ایثار کرنا یعنے دوسرے کو ثواب دینا قربت مین ایثار نہین ہے اپنے وضو کا پانی یا اپنا ستر عورت یا اپنی جگہہ صف اول کی دوسرے کو نہ دیوے اور مضطر کو اپنی جان کا خوف ہے پر دوسرے کو اپنا کھانا دے سکتا ہے کہ اوسکی جان بچے - ایک فقیر کے پاس درہم ہے اگر اپنی جان پر صبر کرسکتا ہے تو ایثار افضل ہے ورنہ اپنی ہی جان پر خرچ کرنا بہتر ہے -

القاعدۃ الرابعۃ التابع تابع - تابع تابع رہتا ہے یہان کئے قاعدہ مین اولی - اس لیے اوسپر حکم مستقل اور تنہا

بعض عقود فاسد ہونے سے کل عقد فاسد

نہین ہوسکتا ہی- حمل اپنی ماسے جدا نہ بیع ہوسکتا ہی نہ ہبہ- اور طریق اور پانی زمین کی بیع کے ساتھ بک سکتا ہی نہ تنہا- حمل کے
قتل مین کفارہ نہین ہے اور حمل کی نفی پر لعان نہین ہے- حمل بے ماکے آزاد ہوسکتا ہی اگرچہ مہینہ کے اندر پیدا ہووے
اور اسی شرط پر اوسکے لیے وصیت ہوسکتی ہی اور وہ کسیکی وصیت ہوسکتا ہی اور جانور کے حمل کا بھی یہی حکم ہے- اگر سبب
معقول بیان کرے تو اوسکے لیے ہبہ بھی ہوسکتا ہے اور زندہ پیدا ہووے تو وارث بھی ہوسکتا ہے- کسی نے حمل پہ
مارا اور وہ نکل پڑا تو غرہ اوسکے وارثون مین تقسیم ہوگا- (غرہ دیت حمل) آدمی مین حمل مدت کم سے کم چہ مہینہ ہین اور
جانور مین جو جانچنے والے مدت مقرر کرین تو اوسکے لیے ہبہ ہوسکتا ہے گو سبب معقول اوسکے لیے بیان نکیا ہو- حمل کا
نسب ثابت ہوتا ہے- مدیون مدت دین ترک کرے اور جلدی دیدے تو مدت باطل ہوجائیگی کیونکہ مدت دین کی صفت
ہی اور صفت موصوف کی تابع ہوتی ہے سو دین سے جدا اوسکے پیے حکم نہین ہوسکتا ہے- اور دائن جو وہ ساقط کرے
تو اوسکو اختیار ہے کہ اوسکا حق ہے- (راہن لینے یا مرتہن شے) حفاظت رہن کا حق ترک کر دیا تو صحیح ہے- دائن نے
کفیل کو بری کیا تو صحیح ہے- ثانیہ متبوع ساقط ہو تو تابع بھی ساقط ہوجاتا ہے- جسکی نماز جنون مین ساقط ہوئی تو سنت
معمولی بھی ساقط- وقوف عرفات جسکا ساقط ہوگیا رمی جمرات اور مزدلفہ مین شب گزاری ساقط ہوگئی کہ یہ اوسکے
تابع ہین- خراج کے دفتر مین جنکا نام ہے مثلاً لشکر اسلام اور علماء اور طالب علم اور مفتی اور فقہا تو اونکے بعد اونکی اولاد
کا بھی نام رہیگا تاکہ رغبت ہوئے- کیونکہ تکبیر تحریمہ مین اور تلبیہ مین اپنی زبان ہلاتا ہے- اور قرات کی کچھ ضرور نہین ہے
اور بروز نحر گنجا آدمی اپنے سر پہ استرہ پھروائے گا- تنبیہ اصل جب ساقط ہوئے تو فرع بھی ساقط ہے- اصیل کو بری
کیا تو کفیل بھی بری ہے نہ اسکے عکس- فرع ثابت ہوتی ہے گو اصل ثابت نہو- کہا زید کے جو ہزار روپیہ عمرو پہ ہین مین
اوسکا ضامن ہون اور عمرو اسکا انکار کرتا ہے جب زید دعوی کریگا تو یہ ضامن دیگا نہ عمرو- زوج خلع کا مدعی ہے اور
عورت منکر ہے مال ثابت نہوگا اور عورت بائن ہوجائیگی- مین نے اپنا غلام زید کے ہاتھ بیچا جو اوسنے آزاد کر دیا اور
زید انکار کرتا ہے غلام آزاد ہوجائے گا- اور مال لازم نہوگا- مین نے غلام کو اوسی کے ہاتھ بیچا غلام منکر ہے تو غلام جو ہون
آزاد ہوجائیگا- الثالثہ تابع متبوع پر مقدم نہین ہوتا ہے- مقتدی امام سے پہلے تکبیر تحریمہ نہین کر سکتا ہے اور نہ کوئی
رکن پہلے کر سکتا ہے- الرابعہ تابع مین ایسی چیز کی حاجت پڑتی ہے کہ اور کسی مین اوسکی حاجت نہین پڑتی ہے یعنی
کسی کام مین ضمناً ایسے امر کی حاجت ہوجاتی ہے کہ قصداً اوسکی حاجت نہین ہوتی ہے- شریک نے اپنا حصہ غلام کا
آزاد کر دیا اور دوسرے کا حصہ خریدا تو جائز نہوگا اور وہ اپنا کسی طرح منتقل بھی نہین کر سکتا ہے مگر معتق نے ضمان ادا
کر دیا تو اوسکے حصہ کا مالک ہوجائے گا- غلام غصب کیا اور غلام بھاگ گیا مالک نے اوس سے ضمان لے لیا تو غاصب اوسکا

مالک ہوگیا اور عقد اخیر یا ازجانب نہوگا اور فضولی نے ایک عورت کا بغیر منظوری نکاح کر دیا پھر زوج نے اسکی بہن سے نکاح کرنے
کے لیے وکیل بھی کیا اور کہا کہ میں نے تیرا نکاح کیا ہوا توڑ دیا تو وہ نکاح نہ ٹوٹے گا - پھر فضولی نے اوسی عورت سے
پھر اسکا نکاح کر دیا تو نکاح اول فسخ ہوگیا - گیہوں کے گون خریدے اور بائع کو حکم کیا کہ بھر دے یہ قبضہ کرلینے صحیح ہوگا
اور اگر وکیل نے یہ حکم کیا کہ اپنے گراہن بھر دے تو صحیح ہے کہ بائع مشتری کا وکیل بالقبض نہیں ہو سکتا ہے اور ضمنا
ہو سکتا ہے - بے دیکھے کوئی چیز خریدے اور کسی کو وکیل بالقبض کیا وکیل نے اپنا اختیار رویت ساقط کر دیا تو موکل کا
خیار رویت باقی رہا - اور اگر وکیل نے دیکھکر قبضہ کر لیا تو موکل کا خیار رویت ساقط ہوگیا اور اسی قاعدہ میں آسکے
کہ ابتداء اوسکی اجازت (مثلا بیع بالخیار میں) کافی نہیں ہوتی ہے اور انتہاء کافی ہو جاتی ہے - امام نے قاضی
کو (خلیفہ) نائب بنانے کا اختیار نہیں دیا تھا پر اوس نے کسی کو نائب بنایا اور اوس نے فیصلے کیے اور اوس میں لیاقت قاضی
ہونے کی ہے اور قاضی نے اوسکے فیصلے جاری بھی کر دیے تو صحیح ہوگیا - وکیل بالبیع دوسرے کو وکیل نہیں کر سکتا
پر اگر فضولی وہی چیز بیچدے کہ جسکے بیچنے کا یہ وکیل ہوا تھا تو اوسکو جائز کر سکتا ہے - تو بیع فضولی ابتداء جائز
نہیں ہے اور انتہاء جائز ہو سکتی ہے - قاضی کو ہفتہ میں صرف دو دن کام کرنے کا اختیار ہے اس نے اور دنوں
میں بھی کام کیا اور اسکی نوبت کے دو دن آگئے تو جائز ہوگیا - فاسق ابتداء قاضی ہو سکتا ہے - ابتداء عادل
تھا پھر فاسق ہوگیا معزول ہو جاویگا - ماذون بھاگ گیا تو اوسپر حجر ہوگا اور اوسکو اجازت دی صحیح ہے -

القاعدۃ الخامسۃ - امام رعیت پر مصلحت کے کام اور احکام جاری کرتا ہے - جس مقتول کا کوئی ولی نہوگا امام
قاتل کو معاف نہیں کر سکتا ہے یا قصاص لیگا یا صلح کریگا کیونکہ امام بشفقت نگران رہتا ہے اور مستحق کے لیے
معافی میں کچھہ شفقت نہیں ہے - حضرت عمر کہتے ہیں کہ اللہ تعالے کے مال پر ایسا مقرر ہوا ہوں کہ یتیم کے مال
پر جو والی مقرر ہوتی ہے جبکہ حاجت ہوتی ہے تو میں اوس میں سے لیتا ہوں اور بعد فراغت واپس کر دیتا ہوں
اور تونگر ہوتا ہوں تو کچھہ نہیں لیتا ہوں - اور حضرت عمر نے عمار بن یاسر کو نماز اور جہاد پر بھیجا اور عبد اللہ بن
مسعود کو قاضی کیا اور بیت المال دیا اور عثمان بن حنیف کو زمین کی پیمائش پر مقرر کیا - اور انکے لیے ایک
بکری بیت المال میں سے مقرر کی نصف اوسمیں سے عمار کے لیے اور ایک ربع عبد اللہ کے لیے اور ایک ربع
عثمان کے لیے - میں اور تم اس مال میں بمنزلہ ولی یتیم کے ہیں اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو تونگر ہے وہ (عفت
کرے) کہ نہ لیوے اور جو فقیر ہے بحاجت دستور کہاوے اور خدا کی قسم جس سرزمین میں سے ہر روز ایک بکری
لیجاوے بہت جلد ویران و تباہ ہوگی - اسی لیے امام کو اوروں سے زیادہ لینا جائز نہیں ہے اور زیادہ ادہر

برابر لینا امام کی رائے پر ہے جو اپنے خواہشون مین مصروف نہووے - اور اپنے کار پردازون کے لیے اور اونکی مددگارون کے لیے وظیفہ بحاجت دستور مقرر کرے کہ اونکو کافی ہووے اور اہل حقوق کو دیکر جو بچے وہ مسلمانون کو تقسیم کردے اور جو کم ہوجاوے تو اللہ تعالی اوس سے حساب لیگا - زیلعی نے مال بیت المال کو چار قسم ٹہرا کر یہہ لکہا ہے کہ ہر قسم کے لیے ایک بیت مقرر کیا جاوے اور ایک دوسرے سے ملنے نپاوے کہ ہر قسم کا حکم جداگانہ ہے اور امام پر واجب ہے کہ اللہ تعالی سے ڈرتا رہے اور ہر مستحق بقدر حاجت دیوے نہ اوس سے زیادہ اب اسمین کمی ہوجاویگی تو اللہ حساب لینے والا ہے - حضرت ابوبکر نے لوگون کو مال برابر تقسیم کردیا اونسے لوگون نے آکر کہا کہ تم نے سب کو برابر حصہ دیا حالانکہ انمین بہت ایسے ہین کہ اونکو فضیلت ہے اور سبقت ہے اور قدامت ہے اگر اونکو بلحاظ اونکی فضیلت زیادہ دیتے تو بہتر تہا حضرت نے جواب دیا کہ فضیلت اور سبقت اور قدامت پر مجکو کسی نے جتلایا نہین اور یہہ ایسی شے ہے کہ اوسکا حق ثواب اللہ تعالی پر ہے اور یہہ معاش ہے اسمین بہ نسبت تونگری کے برابری بہتر ہے - اور جب حضرت عمر ہوے تو اونہون نے اہل فضیلت کو بہ نسبت اورونکے زیادہ دیا اور کہا کہ جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہکر جہاد کیا اور جنہون نے اورونکے ساتہ رہکر جہاد کیا برابر نہین ہو سکتے ہین سو مہاجرین اور انصار جو سابق اور قدامت والے ہین اہل بدر مین ہون انہون چار ہزار درہم مقرر کیے اور جو اونسے کم ہین اونکو اونکے رتبہ کے موافق مقرر کیا عشر اوسکے لیے مقرر کیا کہ اوسکے تحصیل پر عامل ہے جائز ہے غنی ہو یا فقیر ہو - اگر وہ فقیر ہے تو جائز ہے سلطان پر ضمان نہین ہے اور اگر تونگر ہے تو سلطان بیت المال خراج مین سے بیت المال صدقہ کے لیے ضمان دیگا فقرا کو دیا جاوے - تنبیہ جو کام امام کا مصلحت پر ہے تو موافق شرع کے ہو تو جاری ہوگا ورنہ نہوگا - اور امام جب تک کہ حق ثابت نہو کسی سے کچہہ نہین لے سکتا ہے - سلطان نے حکم دیا کہ شہر مین سے کچہہ زمین پر مسجد کے لیے دوکانین بنائی جائین یا اپنی مسجد بڑہائین اگر وہ شہر جہاد سے فتح ہوا ہے اور راستہ مین بہی کچہہ تکلیف اور حرج نہوگا تو لوگ حکم سلطان کی تعمیل بجا لائینگے اور صلحا فتح ہوا ہے تو اوسمین مالکون کے حقوق بدستور قائم رہینگے حکم سلطان تعمیل نہین ہو سکتا ہے ایک شخص کے نام پر عطا وظیفہ دفتر شاہی مین لکہا ہوا ہے دو بیٹے چہوڑکر مرگیا آپسمین یہہ صلح ہوئی کہ ایک کا نام دفتر مین لکہا جاوے اور دوسرا بے نصیب رہے اور جسکا نام دفتر مین ہے وہ اسکو کچہہ دیتا رہے تو یہہ صلح باطل ہے اور بدل صلح واپس اور عطا اوسیکو ملتا رہیگا جسکا نام دیوان مین لکہا ہوا ہے - کیونکہ عطا امام کے مقرر کرنے سے ہوتا ہے نہ اسمین رضامندی سے - مگر سلطان اوس مستحق کو نہ دیوے تو دو بار ظلم کرے گا مستحق کا محروم کرنا اور غیر مستحق کو اوسکی جگہہ مقرر کرنا - تنبیہ - قاضی مال یتیم مین اور ترکہ اور وقف مین مصلحت پر کام کریگا ورنہ صحیح نہوگا - وصیت کی

کہ تلث مال سے غلام خرید کر آزاد کیا جاوے اور بعد وصیت کے معلوم ہوا کہ دو ثلث دین میں پکڑا ہوا ہے تو قاضی کا غلام خریدنا اور آزاد کرنا لغو ہے کیونکہ وصیت پر عمل متعذر ہوگیا - کیونکہ دین کے بعد ایک ثلث ہی باقی ہے - وصیت کی کہ فلان شہر کے فقرا کو میرے مال میں سے سو روپیہ دینا اور اوس شہر میں ایک شخص پر اسکا قرض آتا ہے وصی وہانتک نہ جاسکا کہ بہت دور ہے اب اوس شہر کے قاضی نے قرضدار کو حکم دیا کہ فقرا پر اوسکا تقسیم کردے - اوسنے قرض فقرا کو دیدیا تو اوسپر وصیت بدستور باقی رہی اور اوسپر قرض بھی باقی رہا کیونکہ حکم قاضی موافق شرع نہ تھا جو شرط واقف کے خلاف ہو وہ حکم قاضی باطل ہے - قاضی نے صغیر کو بے کفو سے نکاح کردیا جائز نہیں ہے - دیوار راستہ پر جھک گئی اور کسی نے مالک کو خبر دیدی اب قاضی نے مالک کو بری کردیا صحیح ہوگا -

قاعدہ سادسہ - حدود شبہت ساقط ہو جاتے ہین - سیوطی نے بسند ابن عدی کے عبداللہ بن عباس سے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جہانتک ہوسکے حدود ساقط کرتے رہو اور ترمذی اور حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ مسلمانون سے حدود جب تک ہوسکے معاف کرتے رہو اگر مسلمان کے لیے کچھ بھی رستہ رہائی کا ہو تو اوسکا رستہ چھوڑدو کہ امام خطا سے سزا جاری کرے بہتر نہین ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ خطا سے معاف کردے اور طبرانی نے عبداللہ بن مسعود سے موقوف نقل کیا ہے کہ حدود اور قتل جب تک کہ ہوسکے معاف کرتے رہو اور دور حدود پر سب علما کا اجماع ہے اور حدیث متفق علیہ ہے اور ائمہ نے اسکو قبول کرلیا ہے - اور شبہہ ثابت کے مشابہ ہوتا ہے نہ ثابت - شبہہ دو قسم ہے شبہ فی الفعل اسکو شبہۃ الاشتباہ کہتے ہین اور شبہہ فی المحل - اول اوسکے لیے ہے کہ حلت اور حرمت مین اوسکو شبہہ ہے یعنے غیر دلیل کو دلیل جان لینا اور اوسکو ظن ہوا ورنہ اصلا شبہہ نہیں ہے - مثلاً اسکو ظن ہوا کہ میری جورو کی باندی مجھپر حلال ہے یا باپ کی باندی یا ماں کی باندی یا دادا کی باندی یا دادی کی باندی یا کسی نے جو اپنی جورو کو تین طلاق دی ہے یا (بائن علی المال) خلع والی یا ام ولد جو آزاد ہوگئی ہو عدت مین حلال ہے - یا غلام نے اپنے مولا کی باندی کو حلال جانا یا مرتہن نے باندی مرہونہ کو حلال جانا یا جسنے کسی کی باندی کو عاریت لیکر گردی کیا تو اس سب صورتون مین وہ یہہ کہے کہ مین نے یہہ جانا تھا کہ یہہ مجھپر حلال ہین حد ساقط ہو اور جو کہا کہ مین جانتا ہون کہ یہہ میرے لیے حرام ہین تو حد واجب ہوگی - مرد و عورت یہہ کہین کہ ہم دونو حرام جانتے ہین تو دونو پر حد ہے اور جو ایک کہے کہ مجکو حلت کا ظن تھا اور دوسرا کچھ نہ کہے تو کسی پر بھی حد نہوگی - اور شبہہ فی المحل چھہ جگہہ مین ہے - بیٹے کی باندی - کنایہ سے مطلقہ بائن - بائع اپنی باندی بیچے اور تسلیم سے پہلے اوس سے صحبت کی - جو باندی زوجہ کا مہر ہے اور زوجہ کے تسلیم سے پہلے اوس سے صحبت کرلی - اور دو مین مشترک ہو - اور مرہونہ

کہ اسکو مرتہن نے صحبت کیا ہو - ان مواضع مین کو حرمت کا علم ہو تب بھی حد نہین ہے کیونکہ شبہہ جو مانع حد ہے وہ نفس حکم
مین ہو - اور اسی قسم ثانی مین غلام ماذون مدیون کی باندی بھی اور مکاتب کی باندی بھی ہے اور وہ باندی کہ
بائع نے بیع فاسد کرکے مشتری کے قبضہ مین دیدی ہو - اور جسمین مشتری کو اختیار ہو اور وہ اسی کی باندی کہ اسکی
رضاعی بہن ہو اور استبرا سے پہلے اسکی باندی اور اسکی وہ زوجہ کہ مرتد ہو کر اسپر حرام ہو گئی ہو یا اسکی وہ زوجہ
کہ اوسنے اسکے بیٹے سے صحبت کرائی ہو اور اسکی وہ زوجہ کہ اوسکی ماکے ساتھ اسنے جماع کیا ہو - اور ایک شبہہ امام
صاحب فرماتے ہین وہ شبہہ فی العقد ہے کہ حرام عورت سے عقد کیا اور صحبت کی گو حرمت کا علم ہو تو جبن نے بے گواہون
کے نکاح کیا اوسپر بھی حد نہین ہے اور جس عورت کی صحت نکاح مین اختلاف ہو وہ بھی شبہہ ہے - اور دوا کے لیے
شراب پینا - اور حدود کی تعمیل کو وکالت جائز نہین ہے - اور حدود کے اثبات مین وکیل کرنا اسمین اختلاف ہو - اور
اسی حد مین عورتون کی گواہی جائز نہین ہے اور نہ اسمین قاضی دوسرے قاضی کو خط بھیج سکتا ہے اور نہ اسمین
شہادت فروع کی ہو سکتی ہے - اور حد کہ اسمین مدت گزر گئی ہو سوا حد قذف کے گواہی نہین لیجا سکتی ہے - پر جب
عدالت بہت دور ہو تو گواہی لیجا سکتی ہو اور شبہہ والے کا اقرار حدود خالصہ مین صحیح نہین ہے مگر اسمین کہ مال دینا پڑتا ہے
(سرقہ) اور حدود مین قسم نہین لیجا سکتی ہے کہ خوف نکول ہے کہ قاذف منکر ہو تو شبہہ اوسکو رہا کر دینگے اور قسم نہ لینگے
اور حدود اور قصاص مین کفالت نہین ہوتی ہے - قاذف مقذوف کے اقرار یا زنا پر دو گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو
عورت لایا تو حد نہو گی - اور تین گواہ زنا پھر لایا تو وہ بھی اور گواہ بھی حد ہونگے - اور اپنے باپ دادا کے اور اولاد کے
مال چرانے مین حد نہین ہے اور زوج زوجہ یا زوجہ زوج کا مال چرائے یا غلام مولا کا مال چرائے یا مولا غلام کا مال چرائے
یا اوس گھر مین مال چرائے کہ اوسمین آمد و رفت کی اجازت ہے حد نہین ہے - اور جس چیز کی اصل مباح ہو اوسکی چوری
مین حد نہین ہے مثلاً گھانس جو گھر ہی مین سے چرائے - چور نے دعوی کیا کہ مال مسروق میری ملک ہے گو ثابت نکیا
اسکو لص ظریف کہتے ہین اور زانی نے دعوی کیا کہ یہہ عورت میری زوجہ ہے گو ثابت نہین کیا اور جانتا بھی نہین ہے
تو حد نہین ہے - تنبیہ قول مترجم - حدود مین ایساہی مقبول ہے کہ جیسا اور مقدمات حقوق مین اور یہہ ترجمہ عبارت عجمی کا
بدل ہے اور حدود بدل کلام مین ثابت نہین ہوتے ہین جب شہادت علی الشہادۃ اور کتاب القاضی الی القاضی سے
ثابت نہین ہوتے ہین تو اسکا جواب یہہ ہو کہ ترجمہ کلام عجمی کا بدل نہین ہے اور قاضی اوسکی زبان بھی جانتا ہے اور
یہہ مترجم جانتا ہے تو مترجم کا بیان نہ بدلا بلکہ اصلا اوسی شخص کا بیان ہے کیونکہ ہم اوسکی شناخت سے عاجز ہین لاچار ترجمہ
پر مدار کار رکھا ہے - جب اقرار مدعا علیہ نہو تو لاچار شہادت پر مدار کار رہتا ہے تنبیہ القصاص کالحدود - مثل حدود قصاص

حدود و قصاص میں کفالت نہیں ہوتی - قاذف منکر کو قسم نہیں ہے

نص ظریف

ہو شبہ سے ساقط ہوتا ہی اور جسطرح حدود ثابت ہوتے ہین وہ بھی ثابت ہوتا ہی - سوتے ہوئے کو ذبح کیا اور کہا کہ مین نے اوسکو مردہ ذبح کیا تھا تو قصاص نہوگا دیت آے گی - اور حکم قصاص ہونے کے بعد قاتل مجنون ہوگیا تو قصاص ساقط اور دیت واجب کسی نے کہا کہ مجکو قتل کر دو اوس نے قتل کیا تو قصاص نہوگا اور صحیح یہہ ہے کہ دیت بھی نہوگی - میرے غلام کو یا میرے بھائی کو یا میرے بیٹے کو یا بڑے باپ کو قتل کر دو اوس نے کیا تو سوا غلام کے سب مین دیت ہوگی اور غلام مین کچھہ بھی نہین ہے اور چھوٹے بیٹے کے قتل مین قصاص ہے - قاتل کو یہہ علم نہین ہے کہ اوسکا مقتول ہمیشہ کے لیے محفوظ الدم ہو گیا ہے - تین آدمیون نے کسی کو قتل کیا اور توبہ کر کے یہہ گواہی دے کہ ولی نے ہمکو معاف کیا تو یہہ گواہی قبول نہین ہے پر دو گواہ اگر دین تو یہہ تیسرا خود بھی معاف ہوگا - قصاص سوا سات مسئلہ کے مثل حدود ہے - ۱ - قاضی قصاص اپنے علم پر کرتا ہے نہ حدود ۲ - حدود کی وراثت نہین قصاص مین وراثت ہے - ۳ حدود مین کو قذف ہو عفو نہین ہوسکتا ہے مگر قتل مین ہوسکتا ہے ۴ - تقادم ایام قتل کے شہادت کی مانع نہین ہے اور حدود مین مانع ہے اور قذف مین بھی مانع ہے ۵ گونگے کے اشارہ اور لکھنے سے قتل ثابت ہوتا ہے نہ حدود ۶ - شفاعت قتل مین قبول ہے نہ حدود مین ۷ سوا قذف کے سب حدود مین دعوی ضرور نہین ہے اور قصاص مین دعوی ضرور ہے - تنبیہ شبہہ سے بھی تعزیر ثابت ہوتی ہے اسی لیے تعزیر مثل مال ثابت ہوتی ہے اور اوسمین حلف بھی ہوتا ہے اور نکول سے حکم ہوتا ہے - اور شبہہ سے سوا کفارہ افطار کے سب کفارے ثابت ہوتے ہین

قاعدہ سابعہ - ہر شخص آزاد پر قبضہ نہین ہوسکتا ہے اگر کوئی غصب کر لے تو ضمان نہین ہے گو بچہ ہی ہو - کسی کا بچہ غصب کر کے لے گیا اچانک یا بخار سے مرگیا ہو ضمان نہین ہے - بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا ایسی جگہہ لیجانے سے کہ وہان امراض مثل بخار وغیرہ بہت ہین مرگیا تو ضمان اتلاف ہے نہ ضمان غصب عاقلہ پر غاصب کے دیت ہے - اور حر کیساتھ مال تلف کرے تو ضمان ہوگا اور غلام غصب و اتلاف مین دونوں مین ضمان دیگا - حرہ سے بالشبہہ وطی کی اور حمل رہ گیا اور زچگی مین مرگئی تو دیت ہوگی - حرہ اگر زنا پر راضی ہوگئی تو زانی پر مہر نہین ہے اور زانی لڑکا ہے تو نہ مہر ہے اور نہ حد ہے ایک عورت پر دو مدعی ہین اور وہ ایک کے گھر مین ہے یا ایک نے اوس سے صحبت کی ہے تو وہی مستحق ہے کہ یہہ اوسکے حق کے سبقت کی دلیل ہے اور زوجہ اور جو اوسکے پاس ہے وہ زوج کے قبضہ مین ہے - ایک گھر مین عورت ہے اور مرد اوسکو اپنی جورو کہتا ہے اور ایک شخص خارج اوسکا مدعی ہے اور عورت اوسکی تصدیق کرتی ہے تو حکم گھر والے کے لیے ہوگا - اس سے حرہ پر قبضہ بحفاظت خانہ ثابت ہوتا ہے -

قاعدہ ثامنہ جب دو امر ایک جنس کے کہ جنکا مقصود ایک ہی ہو مختلف نہو ایک دوسرے مین داخل ہو جاتے ہین - جب حدث اور جنابت یا جنابت اور حیض جمع ہون تو ایک ہی غسل کافی ہے - محرم نے سوا ذبح کے مساس کیا اور ایک

تقادم ایام وہ باتیں جو حدود و قصاص

زنا کے مہر نہین ایک عورت پر دو مدعی

مہر لازم ہوگا کیونکہ وطی دوبارہ دو ہی ملک پر وارد ہوئی ہے اور شبہۃ الاشتباہ ہو تو ہر وطی پہ مہر ہے کہ ہر وطی ملک غیر ہے
اول مثلاً بیٹے کی باندی سے وطی کی اور ثانی مثلاً ایک شریک نے مشترک باندی سے وطی کی - باندی سے زنا کر کے اوسکو
قتل کیا تو حد اور قیمت دونو لازم ہین کہ دو فعل جدا جدا ہین - اور حرہ سے زنا کیا اور قتل کیا تو حد اور دیت ہے - بالغہ باکرہ
سے زنا بے شبہہ کیا یا ازالہ بکارت کیا اگر وہ بھی راضی تھے تو دونو پہ صرف حد ہے اور نہ بکارت کے لیے کچھ ہے اور نہ مہر ہے
اور دعوی شبہہ ہے تو حد نہین ہے اور بکارت کا کچھ عوض نہین ہے پر (عقر) یعنے وطی کا ضمان لازم ہوگا اور عورت پر اکراہ کیا
اور دعوی شبہ بھی نہین ہے تو اوسپر حد ہے نہ عورت پر اور مہر بھی نہین ہے اور دعوی شبہ ہو تو کسی پہ بھی حد نہین ہے
اور ایسی صغیرہ ہو کہ جماع ہو سکتا ہو تو سوا سے سقوط ارش کے اوسکا حکم مثل کبیرہ ہے اور جو قابل جماع نہین ہے اور پیشاب
رک گیا تو ثلث دیت بھی ہو اور مہر بھی ہو اور حد نہین ہے اور نہ صرف دیت ہو - جنایت کی گئی مثلاً عضو قطع کیا اور پھر قتل کیا
تو تداخل نہوگا پر اگر خطا ہو اور زخم عضو اچھا نہ ہوا ہو اور یہہ سولہ صورتین ہین - کیونکہ قطع عضو کیا اور قتل کیا تو دونو باعمد
ہین یا دونو خطا ہین یا ایک عمدا دوسرا خطا ہے اور ثانی قبل البرء ہی یا بعد البرء ہے - اور معتدہ سے بشبہہ وطی کیا تو دوسری
عدت لازم ہوگی عدت ثانیہ واسطے دوسری کے ہو جو عدت اولی کے اندر ہو یا کوئی اور ہو کیونکہ مقصود حاصل ہے -

القاعدۃ التاسعۃ کلام پر جب تک ہو سکے عمل کرنا بہتر ہے نہ اوسکا چھوڑ دینا ورنہ لاچار مہمل چھوڑ دیا جائیگا جب حقیقت
متعذر ہو تو مجاز لیتے ہین - اس درخت مین سے مین کچھہ نہ کھاؤنگا تو جو اوسمین پھل وغیرہ پیدا ہوتا ہے اوسکے کھانے سے
حانث ہوگا یا اوسکی قیمت کھا سے تو حانث ہوگا - کہا کہ آٹا نہ کھاؤنگا تو جو اوس سے روٹی وغیرہ بنتی ہے کھانے گا تو حانث
نہوگا - اور اصل درخت یا آٹا کھایا تو حانث نہوگا - اور جو چیز شرعاً یا عادۃً متروک ہے وہ متعذر ہے اور حقیقت اور مجاز دونو
متعذر ہون اور لفظ مشترک ہو اور کسی معنی کو ترجیح نہین ہو سکتی ہے تو مہمل ہوگا کہ امکان عمل نہین ہے - اول - مثلاً جو عورت
کہ اسکی جورو ہی وہ اپنی باپ کی بیٹی مشہور و معروف ہی اوسکو یہہ کہتا ہی کہ میری بیٹی ہی تو یہہ کبھی اسپر حرام نہین ہو سکتی ہی - اور
ثانی - اپنے مولا کے لیے وصیت کی اور اسکے وہ مولی ہین جنہون نے اسکو آزاد کیا اور وہ مولی بھی جنکو اسنے آزاد کیا ہی
تو وصیت باطل ہے کہ اوسپر عمل ممکن نہین ہے - اور اگر اسکے آزاد کرنے والے ہین اور اوسکے آزاد کرنے والے بھی ہین تو
اسکے آزاد کرنے والون کو وصیت ملیگی کہ یہہ معنی حقیقی ہین نہ اوسکے آزاد کرنے والون کو اسنے اپنی ایک زوجہ کو کہا کہ تجکو
چار طلاق ہین وہ لیوے کہ تین طلاق کافی ہے اسنے کہا چوتھی طلاق میری دوسری زوجہ پر ہے یا اسنے کہا تین تیری اوپر
اور باقی دوسری پر تو دوسری کو طلاق نہوگی کیونکہ شریعت نے زیادہ کو باطل کیا ہے - اوسکا واقع کرنا ممکن نہین ہے
اپنی جورو کو اور اجنبیہ کو طلاق مین جمع کیا تو طلاق کسی پر بھی نہوگی اسی طرح اگر صحیحۃ النکاح اور فاسدۃ النکاح کو جمع کیا

تو صحیحۃ النکاح پر طلاق نہوگی - کیونکہ فاسدۃ النکاح مثل اجنبیہ ہی - اپنی اولاد پر وقف کیا اور اوسکی اولاد نہین ہے پر اولاد کی اولاد ہے تو اونپر ہی وقف ہوگا

قاعدہ عاشرہ الخراج بالضمان - یہہ حدیث صحیح ہی - احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہین اور کسی نے اوسکا سبب بھی بیان کیا ہے کہ ایک غلام کسی نے خریدا اور بہت دن تک اوسکے پاس رہا پھر اوسمین عیب نکلا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر آیا اور نالش کی حکم فرمایا کہ واپس کردو اب بائع نے عرض کیا کہ مدت تک میرا غلام مشتری کے پاس رہا اور اوسکا خدمت کیا فرمایا الخراج بالضمان - خراج بعوض ضمان کے گیا - خراج غلہ (یعنی منفعت پیداوار) ہی - مشتری نے جو اوس مدت تک منفعت خدمت لی اور عیب پر مطلع ہوا جو بائع کے پاس تہا اور اوس نے ظاہر نکیا اب واپس کرکے تمام قیمت بائع سے واپس لے لے اور منفعت بھی حاصل کی کیونکہ وہ اوسکی ضمان مین تہا اگر ہلاک ہوجاتا تو اوسی کی ملک ہلاک ہوجاتی - (اور مشتری نے جو اس مدت مین غلام کو نفقہ اور لباس دیا وہ بعوض اوس (خراج) منفعت خدمت کے ہوا) اور جو کچھہ کسی چیز مین سے پیدا ہووے وہ خراج ہی مثلاً درخت کا خراج اوسکا پہل ہے اور حیوان کا خراج اوس کا دودہ اور نسل (وغیرہ) ہے - جو زیادہ کہ جدا ہو اور اصل مین سے پیدا نہو وہ بالعیب واپس کرنے کا مانع نہین ہے مثلاً غلہ پیداوار جو مشتری کے لیے سپرد ہوتی ہے اور اوسکو مفت ملنے مین کچھہ ضرر نہین ہے کہ وہ مبیع کا جز نہین ہے کہ بقیمت اوسکا مالک نہین ہوا بلکہ بضمان (مثلاً نفقہ وغیرہ) مالک ہوا ہے اور اسی لیے مبیع سے جو نفع حاصل ہو وہ مشتری کے لیے حلال ہے - جیسا حدیث مین ہے مشتری کے قبضہ سے جو زوائد منافع مبیع سے بائع کے پاس پیدا ہوے ہین وہ بائع کے ہین اور غاصب غصب کے منافع کا ضمان نہ دیگا کیونکہ خراج ملک پر ہوتا ہے اور غاصب مالک نہین ہوتا ہے - اصیل نے روپیہ کفیل کو ادا کردیا اور کفیل نے ابھی قرض خواہ کو نہ دیا تہا تو کفیل جو ربح حاصل کریگا اوسکو حلال ہے - بیع فاسد مین ربح مین بائع کو حلال ہوگا مشتری کو - غصب اور امانت مین ربح غاصب اور امانت دار کو حلال نہین ہوتا ہی کیونکہ یہہ دونو مالک نہین ہوتے ہین - وہ اصل سے متعین ہویا نہو - اور اگر فساد ملک ہو تو اوس چیز کا ربح حلال ہوگا جو متعین نہین ہوتی ہی (مثلاً نقود) مراد اوس چیز مین کہ متعین ہوتی ہے

قاعدہ حادی عشر - جواب مین سوال مذکور ہوتا ہے - کسی نے کہا اگر زید اس گہر مین آسے تو اوسکی جورو پر طلاق ہے اور اوسکا غلام آزاد ہے اور اوسپر بیت اللہ کا حج ہے زید نے سنکر کہا کہ (نعم) ہان ہو تو اس سب پر اوسکی قسم ہوگی - اسلیے کہ جواب مین وہ سب داخل ہے جو سوال مین مذکور ہوا - اور جو کہا کہ مین نے اس سب کو جائز کیا اور نعم نہ کہا تو کچھہ قسم نہوئی - عورت نے مرد سے کہا کہ مین طالق ہون وہ بولا کہ نعم طلاق ہوجاے گی اور جو کہا مجھکو طلاق دو اوسنے کہا نعم تو طلاق نہوگی اوس سے کہا گیا تو نے اپنی عورت کو طلاق نہین دیا اوسنے کہا (بلی) ہان طلاق ہوجائیگی کہ استفہام کا جواب اثبات سے ہوتا ہے

فاسدۃ النکاح اجنبیہ ہے

اور نعم سے نہوگا کہ وہ استفہام کا جواب نفی سے ہے گویا کہا نعم ما طلقت ان میں نے طلاق نہیں دی۔ کہا کہ تجھہ پر بسبب ہزار روپیہ
ہیں مجھکو دیدو اوسنے ہنستے ہوئے کہا کہ ہان پوچھا کیا تو نے تو یہہ اقرار ہے اس پر اس سے مواخذہ ہوگا۔ عورت نے اپنے مرد کو
کہا کہ مجھہ پر یہہ قسم کہا لے کہ اگر میں یہہ چیزیں تو تجھکو تین طلاق ہیں مرد نے صرف یہہ کہا کہ تجھکو تین طلاق ہے اور کچھہ نہ کہا تو چونکہ
جواب سوال کا متضمن ہوتا ہے تو یا تعلیق ہے یا تنجیز ہے بلکہ تنجیز ہوگا۔

قاعدۂ ثانیہ عشر۔ ساکت پر کوئی امر لازم نہیں ہوتا ہے۔ اجنبی کو مالک نے دیکھا کہ اوسکا مال بیچ رہا ہے اور منع نہیں کیا
تو وہ اسکا وکیل نہوگا۔ حاکم نے دیکھا کہ صبی یا معتوہ تجارت کرنے لگے ہیں اور چپ ہو رہا تو یہہ اذن تجارت نہیں ہے۔ اور مرتہن
دیکھہ رہا ہے کہ شے مرہون بیچتا ہے اور چپ رہا تو رہن باطل نہوگا اور رضامندی نہوگی۔ اجنبی اسکا مال تلف کر رہا اور یہہ چپ
دیکھتا رہے تو یہہ اتلاف کی اجازت نہیں ہے۔ اپنے غلام کو ایک چیز بیچتے دیکھا تو اجازت نہوگی۔ اپنی باندی سے کسیکو وطی کرتے
دیکھا تو مہر ساقط نہوگا۔ کسیکو اپنا مال تلف کرتے ہوئے دیکھکر چپ رہا پھر اوسکا کوئی عضو کاٹ ڈالا (تو ارش ساقط نہوگا)
ح کیونکہ اطراف انسان بجائے مال کے ہیں۔ کسیکو اپنا مال تلف کرتے ہوئے دیکھا تو یہہ رضامندی نہیں ہے (فضولی ہوگا)
ایک عورت نے غیر کفو سے نکاح کیا اور ولی کتنے ہی مدت چپ رہے تو بھی رضامندی نہیں ہے اور عنین کی عورت کتنی ہی
مدت تک چپ رہے رضامندی نہیں ہے۔ اور چپ دیکھنے سے عاریت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اور کئی مسئلہ ہیں کہ اونمین
سکوت بجائے قول صریح کے ہے۔ ۱۔ ولی نے نکاح سے پہلے یا اوسکے بعد اپنی باکرہ بیٹی سے اجازت مانگی اور وہ چپ
ہو رہی تو یہہ اجازت ہے۔ ۲۔ اور مہر چپ ہو کر لیلیگی تو بھی اجازت نکاح ہے۔ ۳۔ باکرہ بالغ ہوئی اور چپ رہتی بھی
اجازت ہے۔ ۴۔ یہہ قسم کہا لے کہ نکاح نکرونگی اور اوسکے باپ نے نکاح کر دیا کہ یہہ چپ دیکھہ رہی ہے تو حانث ہوگی۔ ۵۔
جسکو صدقہ دیا وہ چپ ہو رہا تو رضامندی ہے نہ موہوب لہ کا سکوت رضا ہے۔ ۶۔ موہوب لہ نے یا متصدق علیہ نے مالک کے
روبرو قبضہ کر لیا اور مالک چپ دیکھہ رہا ہے تو ہبہ اور صدقہ کامل ہوگیا۔ ۷۔ وکیل چپ رہا تو وکالت ہوگی اور صراحۃً رد
کریگا تو رد ہو جائیگی۔ ۸۔ مقر لہ چپ رہا تو اقرار ثابت اور رد کردیگا تو رد ہو جائے گا۔ ۹۔ مفوض الیہ نے جب دیکھا کہ
اوسکو کوئی مال سپرد کر دیا ہے تو تفویض ثابت ہے (امانت) اور رد کردیگا تو رد ہو جائیگا۔ ۱۰۔ موقوف علیہ کا سکوت قبول
ہے اور رد سے رد ہو جائے گا۔ ۱۱۔ بیع بالتلجیہ میں بایع نے یا مشتری نے کہا کہ میں صحیح بیع ثابت کرلی اور دوسرا چپ رہا
تو بیع ہوگی ح بیع بالتلجیہ یہہ ہے کہ آپسمیں یہہ اتفاق کرلین کہ ہم نے بیع کی ہے اور لوگون میں ظاہر کردین پر حقیقت مین
بیع نہیں ہے۔ ۱۲۔ ترک کیا گیا۔ ۱۳۔ مشتری بالخیار نے اپنے غلام کو دیکھا کہ معاملات بیع و شرا کر رہا ہے اوسکا خیار
جاتا رہا۔ ۱۴۔ جس بایع کو حق ہے کہ مبیع روک رکھے اوسنے مشتری کو دیکھا کہ مبیع پر قبضہ کر لیا تو یہہ اذن بالقبض ہے

جواب استفہام بالاثبات میں ہے اور جواب استفہام بالنفی نعم ہے

بیع صحیح ہو یا فاسد - ۱۵ - شفیع بیع سنکر چپ ہو رہا شفعہ ساقط ہوگیا - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - مسائل غلام ترک کیے گئے - ۱۹ - قسم
کہائی کہ اپنے گہر مین فلان کو اوترنے نہ دونگا - اور وہ تو اسکے گہر مین اوترا ہوا ہی اور چپ رہا تو حانث ہوگا اور جو کہا کہ یہانسے
نکل جا اور وہ نہ نکلا پہر یہہ چپ رہا تو حانث نہوگا - ۲۰ - زوج نے عورت کی زچگی دیکہکر سکوت کیا اور اوسکو وجود ولادت
پر مبارکباد (تہنیت) کہا اور یہہ چپ رہا تو یہہ اقرار نسب کا ہوا اب اوسکی نفی نہین کر سکتا ہی - ۲۱ - ترک ہے ۲۲ - بیع سے
پہلے اسکو خبر ہوئی کہ وہ چیز عیب دار ہے اب اسنے خرید لیا تو رضا بالعیب ہے - ۲۳ - باکرہ کو خبر ہوئی کہ اوسکے ولی نے نکاح
کر دیا ہی اور وہ چپ ہو رہی تو نکاح ثابت - ۲۴ - زوجہ یا کوئی قریب گہر یا زمین بیچ رہا ہے اور وہ چپ ہے تو یہہ اسبات کا
اقرار ہے کہ مبیع اسکی ملک نہین ہے - ۲۵ - دیکہہ رہا ہی کہ گہر یا زمین بیچدی اور مشتری اوسمین مدت سے تصرف کر رہا ہے
اور یہہ چپ ہے تو اسکا دعوی ساقط - ۲۶ - ایک شریک عیان نے دوسرے شریک سے کہا کہ مین اپنے لیے خاص باندی
خریدتا ہون اور وہ چپ ہو رہا تو یہہ مال شرکت نہوگا - ۲۷ - ایک شے معین کے خریدنے پر وکیل ہوا اوسنے موکل سے کہا کہ یہہ تو
مین اپنے لیے خریدتا ہون اور موکل چپ ہو رہا تو وکیل کا مال ہوگا نہ موکل کا - ۲۸ - عاقل لڑکا معاملہ کر رہا ہی اور ولی
چپ ہے تو اذون ہی - ۲۹ - دیکہا کہ اسکی مشک پہاڑی ہی اور جو اوسمین تہا وہ بہہ گیا اور یہہ چپ ہی تو یہہ رضامندی ہے
۳۰ - قسم کہائی کہ مین اوس سے کار خدمت نہ لونگا اور وہ بے حکم خدمت کر رہا ہی اور یہہ چپ ہی اور اوسکو منع نہ کیا حانث ہوگا
اور تین مسلے اور بہی زیادہ کیے گئے ہین - ۱ - باپ کے مال مین سے اوسکی عورت نے اوسکی بیٹی کو جہیز دیا اور باپ چپ دیکہہ
رہا ہی تو باپ پہر واپس نہین لے سکتا ہی - ۲ - اولی کا ہم معنی ہی - ۳ - باندی بیچی اور وہ کچہہ زیور پہنے ہوئی ہی اور مشتری مع
اوسکے باندی کو لے گیا اور بایع چپ دیکہہ رہا ہے تو زیور باندی کی ملک ہی - اور بہی مسلے ہین جیسے شیخ حدیث پر حدیث
پڑہ رہے ہین اور وہ سن رہا ہی تو یہہ اجازت ہی بجاے بولنے کے ہی - مزکے گواہ کے حال پر سکوت کرے تو تعدیل ہے -
مرتہن نے قبضہ کیا راہن چپ دیکہہ رہا ہے تو رہن صحیح ہی اور چپ ہونا اذن ہے -

قاعدہ ثالثہ عشر - نفل سے سوا ر کے مسلون کے فرض بہتر ہے - ۱ - مفلس کو بری کر دینا بہتر ہے نہ اوسکا مہلت دینا - ۲ -
پہلے سلام کرنا سنت ہی جواب سے بہتر ہے جو واجب ہے - ۳ - وقت سے پہلے جو مستحب ہے بہتر ہی اوس وضو سے جو وقت مین ہو
اور وہ فرض ہے -

قاعدہ رابعہ عشر - جو لینا حرام ہے اوسکا دینا بہی حرام ہی - مثلا ربوا اور (مہر بغی) زنا کی اجرت اور (کاہن) فال والے کا حلوا
اور ہر چیز جو اوسکو دیتے ہین - اور رشوت اور نوحہ کرنے والی اجرت اور مزامیر بجانے کی اجرت - رشوت اپنے مال اور
اپنی جان کی حفاظت کے لیے دینا یا اسلیے کہ بادشاہ کے یا امیر کے یہان اپنا کام درست ہو جاے یہہ دینا اور لینا

سب حرام ہی۔ اور قیدی کو رشوت دیکر چھوڑانا اور جو یہہ خوف ہی کہ میری ہجو کریگا اوسکو کچھہ دینا یہہ بھی حرام ہے۔

(حکایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین ایک شخص تھے۔ ایک شخص ہم قوم ہاشمی نسب حاضر ہوا۔ اور اپنا حال کچھہ عرض کیا حضرت نے اوسکو پانچ درہم دیئے وہ لیکر چلا گیا۔ پھر اوسی وقت مطرب آیا اور بہت ثنا کہی حضرت نے پچاس درہم دیئے وہ لیکر چلا گیا۔ اب اوس شخص نے کہا کہ مرد شریف ہاشمی نسب کو تو پانچ درہم دیئے اور اس مطرب کو پچاس درہم بہت تعجب ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاشمی کو صرف کفاف کے لیے دیئے ہین اور اسکو اسلیے دیئے ہین کہ اس زمانہ مین دشمن بہت ہین ہمارے اجداد کی ہجو سے خوش ہوتے ہین بلکہ ہجو کرواتے ہین اب اسکو جو پچاس درہم دیئے تو یہہ اونکی تعریف کرتا ہوا اور اون پر تحیات اور صلوات اور سلام کہتا ہوا گیا جو دشمنون کے رغم انف کا باعث ہوا اس سبب سے حفظ آبرو کے لیے زیادہ دیا گیا) - وہی ڈرتا ہے کہ غاصب مال لیلیگا تو اوسکو کچھہ دینا چاہیے کہ مال محفوظ رہے- جسکے پاس بقدر یوم قوت موجود ہی اور وہ سوال کرتا ہے دیا جاسکے یا نہ دیا جاسکے- اسمین تعدد ہی یہہ صدقہ غنی کو دیا جاسکے تو یہہ ہبہ ہے وہ بھی ہبہ تصور کیا جاسکے-

تنبیہہ - جو کام حرام ہے اوسکی خواہش اور طلب بھی حرام ہے پہر دو مسلہ مین جائز ہے- ۱- سچا دعوی کیا قرض دار نے انکار کیا تو منکر سے حلف لینا جائز ہے- ۲- ذمی سے جزیہ لینا حالانکہ اوسکو دینا حرام ہے-

قاعدہ خامسہ عشر - جو شخص وقت سے پہلے کوئی چیز مانگے وہ اوس سے محروم رہتا ہے- اپنے مورث کو قتل کیا کہ مین وارث ہونگا تو بالکل محروم ہوگیا- اپنے مرض موت مین عورت کو تین طلاق دی کہ وارث نہونے پاوے تو وہ وارث ضرور ہوگی- قرضخواہ نے قرضدار کو قتل کیا تو دین فوراً ادا کرنا واجب ہوگا- اپنی جورو کی صحبت اسلیے ناگوار ہے کہ وہ وارث ہوگی اسکو روکے رکھا اب وہ مرگئی تو یہہ اوسکا وارث ہوگا- خلع کے لیے روکا اور اوسنے خلع کر دیا تو خلع جائز ہوگا- دوا اسلیے پی کہ حیض آوے تا نماز نہ پڑھے تو نماز قضا نہ کریگی- سال سے پہلے مال ہبہ کیا کہ زکوۃ لازم نہووے تو نہوگی- فجر سے پہلے بیمار ہونے کے لیے دوا پی بیمار ہوگیا تو روزہ ترک کرنا جائز ہے- اسکا نظیر عربیت مین یہہ ہے کہ فاعل اپنے معمولات پر عمل کرتا ہے اب اوسکی نعت ہوسکتی ہے اور جو پہلے اوسکے اور نعت ہو تو اب معمولات مین عمل نکرے گا-

قاعدہ سادسہ عشر - ولایت خاص ولایت عامہ سے زیادہ قوی ہے اسی لیے قاضی یتیم لڑکے اور لڑکی کا نکاح نہین کرسکتا ہی اور جب اونکا کوئی ولی نہین ہو کرسکتا ہے گو قاضی کا دو رحم محرم ہو یا اوسکی ماہو- اور ولی خاص قصاص اور صلح اور شفقت معاف کرسکتا ہی اور معتوہ کا باپ قصاص اور صلح کرسکتا ہے نہ معاف- اور قاضی مثل باپ ہے- اور وصی صرف صلح کرسکتا ہی نہ قتل اور نہ معاف- مال اور نکاح دونو مین باپ اور دادا ولی ہین اور صرف نکاح مین عصبہ اور ماں اور ذو رحم ولی ہین اور وصی صرف مال مین ولی ہے- ۱- باپ اور دادا کی ولایت وصف ذاتی ہے اگر انکو

معزول کرین تو معزول نہین ہو سکتے ہین - ۲ - ولایت وکیل عزل ہو سکتی ہے موکل موقوف کردے یا وکیل خود اپنے کو موقوف کردے - اور موکل کو خبر کردے - ۳ - اور وصیت سے وصی اپنے کو موقوف نہین کر سکتا ہے - اول ولایت علیا ہے - ثانیہ ولایت سفلی ہے - ثالثہ درمیان ہے - ۴ - وقف کا ناظر - امام ابو یوسف کہتے ہین کہ واقف ناظر کو موقوف کر سکتا اور خود اپنے کو موقوف کردے اور قاضی پہلے اوسکی موقوفی کا حکم لگا دے تو موقوف ہوجاے گا - مال یتیم مین وصی ہے تصرف کر سکتا ہے نہ قاضی - قاضی یتیم وقف بے ظہور خیانت موقوف نہین کر سکتا ہے - اور ناظر کے ہوتے ہوئے کو قاضی نے ہی اوسکو مقرر کیا ہو قاضی وقف مین تصرف نہین کر سکتا ہے -

قاعدہ سابعہ عشر - جس گمان کہ اوسمین خطا ظاہر ہو اوسکا اعتبار نہین ہے - عشا کی نماز نہ پڑہی اور اسی خیال سے وقت فجر تنگ ہوگیا نماز فجر پڑہ لی اب معلوم ہوا کہ وقت مین بہت گنجایش ہے نماز فجر باطل ہوگی - اب اگر وسعت ہے تو عشا بہی پڑہے اور فجر بہی پڑہے اور وسعت نہین ہے تو فجر اعادہ کر لے - گو گمان تہا کہ پانی ناپاک ہے وضو کر لیا اب معلوم ہوا کہ پاک ہے نماز صحیح ہوگی - گمان ہوا کہ یہہ شخص زکوۃ کا مستحق نہین ہے اور اوسکو زکوۃ دیدی پہر معلوم ہوا کہ وہ مصرف ہے تو باتفاق صحیح ہوگیا ۱ - گمان ہوا کہ مصرف زکوۃ نہین ہے اور دیدی اور اب معلوم ہوا کہ وہ غنی ہے یا اوسکا بیٹا ہے - امام صاحب اور امام محمد جائز کہتے ہین اور غلام ہے یا مکاتب ہے یا حربی ہے تو جائز نہوگا - ۲ - گمان ہے کہ کپڑہ ناپاک ہے اور نماز اوسمین پڑہ لی پہر معلوم ہوا کہ پاک ہے تو نماز پہر پڑہ لیوے - ۳ - گمان ہو کہ بے وضو ہون اور نماز پڑہ لی پہر معلوم ہوا کہ وضو ہے - ۴ - اسکو خیال ہے کہ وقت نماز ابہی نہین آیا اور نماز فرض پڑہ لی اور اب معلوم ہوا کہ وقت آگیا ہے تو ان دونو صورت مین جائز نہین ہوگی - سوان مسائل مین مکلف کے ظن کا اعتبار ہے نہ نفس الامر کا - اور مسائل مین نفس الامر کا اعتبار ہے بگمان طہارت کپڑہ مین نماز پڑہی یا بگمان وقت نماز پڑہی یا بگمان وضو نماز پڑہی اب معلوم ہوا کہ یہہ سب غلط ہے نماز اعادہ کرے گا - ایک عورت سے نکاح کر لیا اور وہ محل نکاح اسکی رائے مین نہین ہے پہر معلوم ہوا کہ محل نکاح ہے تو نفس الامر کا اعتبار ہے - اپنے بستر پر عورت دیکہی اس گمان سے کہ اوسکی جورو ہے وطی کر لی گو اندہا ہو حد ہوگی اور اپنی جورو کو پکارا اور اس عورت نے جواب دیا اور اوسکے پاس آئی اور وطی ہوئی تو حد نہین ہے ح - (یعنے اندہے کے پکارنے پر کہا کہ مین تیری جورو ہون -) بخیال فتوی یہہ اقرار کیا کہ مین زوجہ کو طلاق دے چکا ہون اور حقیقت مین فتوی الطلاق نہ تہا - اقرار باطل ہے - سحر مین کہانا کہایا اور خیال ہوا کہ فجر طلوع ہوئی تو صرف قضا روزہ کریگا - نہ کفارہ اور ایسا ہی بگمان غروب روزہ کہول لیا اور ابہی دن باقی تہا تو صرف قضا ہے نہ کفارہ - کچھ سیاہی دیکہی دشمنون کا حملہ گمان کیا اور نماز خوف پڑہ لی پہر معلوم ہوا کہ کچھ نہ تہا نماز خوف صحیح نہوگی کہ دشمن کا موجود ہونا شرط ہے -

مریض نے اس گمان سے کہ میں زندہ نہ بچونگا حج میں نائب کر کے بھیجا پھر تندرست ہوگیا۔ بنفسہٖ حج ادا کرے۔ دین گمان کر کے دیدیا پھر معلوم ہوا کہ دین نہ تھا جو دیا ہے واپس لے لے۔ عورت کو اجنبی جانکر خطاب کیا کہ یا مطلقہ کہا اور پھر معلوم ہوا کہ وہ اوسکی جورو ہے تو طلاق ہوگی۔

قاعدہ ثامنہ عشر۔ جسکے اجزا نہیں ہوتے ہیں اوسکے جز کا بیان کرنا کل کا بیان کرنا ہے۔ نصف طلاق دی تو ایک طلاق کل پڑیگی۔ یا نصف عورت کو طلاق دی تو کل عورت پر طلاق پڑیگی۔ نصف قاتل کو معاف کیا تو کل قاتل معاف ہوا۔ ایک ولی نے معاف کردیا تو کل معاف ہوگیا اور باقی اولیا کا حق باطل ہوگیا۔ اور کہا کہ نصف سنگ حج پر احرام باندھا تو کل حج کا احرام ہوگا۔ ضابطہ۔ کل سے جز زیادہ نہیں ہوتا ہے مجھپر تو ایسی ہے کہ میری ماں کی پیٹھ ہو تو یہہ ظہار کے لیے صریح ہے اور جو کہا کہ تو مثل میری ماں کے ہو تو یہہ (ظہار کے لیے) کنایہ ہے۔

قاعدہ تاسعہ عشر (مباشر) مرتکب فعل اور اوسکا سبب دونو جمع ہیں تو مباشر پر حکم پڑتا ہے کسی نے کسیکو کنوئیں میں دھکا دیدیا تو کنوان کھودنے والے پر کچھہ ضمان نہیں ہے۔ چور نے کسیکے بتلانے سے مال چورایا تو بتلانے والے پر کچھہ ضمان نہیں ہے۔ کسیکو کہا یہہ حرہ ہے تو اس سے نکاح کرلے اور بعد ولادت وہ باندی نکلی تو اوس کہنے والے پر ضمان نہیں ہے۔ لڑکے کو حفاظت کے لیے چھری ہتیار دیدیا بچہ نے اپنے کو ہلاک کر ڈالا تو اوسپر کچھہ ضمان نہیں ہے۔ ۱۔ امانت دار نے خود چور کو مال و عیت بتلایا تو اوسپر ضمان ہو کہ اوسنے حق حفاظت (جو اوسپر واجب تھا) ترک کیا۔ ۲۔ عورت کے ولی نے کہا اس سے نکاح کرلو کہ یہہ حرہ ہے۔ ۳۔ یا وکیل نے یہہ کہا اور اسنے نکاح کیا اور بچہ پیدا ہوا اور اب معلوم ہوا کہ وہ کسیکی باندی ہے تو وہ ولد کی قیمت اون سے لیگا۔ ۴۔ محرم نے حلال کو شکار بتلایا اوسنے شکار کیا تو محرم پر بھی سزا دلالت ہوگی۔ ۵۔ ساعی جو بلفساد سعایت کرے اوسپر ضمان ہو۔ ۶۔ حفاظت کے لیے چھری بچہ کو دی بچہ اوسپر گرا اور زخمی ہوا تو چھری دینے والے پر ضمان ہے۔ **فائدہ**۔ ولی مدعی ہے کہ کنوئیں میں گر گیا اور کنوان بنانے والا کہتا ہے کہ اوسنے اپنے کو خود گرایا تو (ضامن) کنوئیں والے کا قول ہے (کہ وہ ضمان سے رفع کرتا ہے) **تکمیل**۔ امام محمد فرماتے ہیں کنوئیں کھودنے پر اور مشک پھاڑنے پر اور قندیل کی رسی کاٹنے پر اور پنجرہ کا دروازہ کھولنے پر حکم لگتا ہے۔ اور امام صاحب اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ضمان نہیں ہے مثلاً غلام کی زنجیر قید کھولدینا۔

واللہ تعالی اعلم و علمہ اتم و احکم و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و سلم

الفن الثانی

جو اشباہ و نظائر کا فن فوائد ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی کی حمد ہر کرد کافی ہے اور اوسکے اون بندون پر سلام ہے جو برگزیدہ ہین - مین نے اشباہ والنظائر پر نوع ثانی
تالیف کی تھی جسمین قریب پانچسو فائدہ درج ہین - اب مین اونکے بابون پر اور کتابون پر مثل ہدایہ و کنز ترتیب دیتا ہون
اور چند ضوابط بھی لکھتا ہون تا بہت فائدہ ہو اور یہہ حقیقت مین ضوابط اور استثنیات ہین - ضابطہ اور قاعدہ مین
یہہ فرق ہے کہ قاعدہ مین بہت ابواب کے فروع شامل ہوتے ہین - اور ضابطہ مین صرف ایک ہی باب کے مسائل ہوتے ہین یہی اصل ہے

کتاب الطہارت - اسکی شرطین دو قسم ہین - وجوب کی شرط نو ہین - اسلام - عقل - بلوغ - حدث ہونا - مطلق
پانی طہارت کے لیے کافی موجود ہونا - اوسکے استعمال پر قدرت ہونا - حیض و نفاس نہونا - اخیر وقت پر خطاب کا واجب
ہونا - صحت کے شرط چار ہین - پاک کرنے والے پانی کا استعمال کرنا - حیض اور نفاس کا تمام ہونا - طہارت کو ایسے امر سے
التباس اور اشتباہ نہونا کہ جس سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہہ امر معذور مین نہین ہوتا ہے - اور نجاست پندرہ چیزون سے پاک ہوتی
ہے - ۱ - پاک ہو اور اوکھاڑ کر بہا لیجاے - ۲ - اور جوتے کو مٹی سے رگڑنا - ۳ - دہوپ سے زمین سوکھ جانا - ۴ -
صیقل والی چیز کا پونچھ ڈالنا - ۵ - کڑی کا چھیلنا - ۶ - بدن پر سے منی کا کھرچنا - ۷ - پچھنے کو پانی سے بھیگے ہوئے کپڑے سے
پونچھنا - ۸ - آگ - ۹ - کسی چیز کی ذات بدلجانا - ۱۰ - دباغت کرنا - ۱۱ - چوہا جو گھی مین مرجاے اگر جما ہوا ہے تو اوسکا
اور اوسکے گرد گھی کا نکال پھینکنا - ۱۲ - اور کنوان سوتنا - ۱۳ - مسلمان یا یہود و نصاری کا اوس جانور کو ذبح کرنا
جو ذبح کے قابل ہے - ۱۴ - ایک طرف سے پانی آنا اور دوسری طرف سے بہہ کر نکل جانا - ۱۵ - زمین کو کھود کر مٹی اسطرح
ڈالنا کہ اوپر کی مٹی جو ناپاک ہے نیچے ہوجاے اور نیچے کی مٹی جو پاک ہے اوپر آجاے - مثل چیزین جو ناپاک ہوا کی ہین تقسیم
کرین تو پاک ہوجاتی ہین فتلاً گیہون (کاٹنے مین بیلون کے پیشاب سے ناپاک ہوتے ہین) اونکو تقسیم کیا تو پاک ہو گئے
اور بحقیقت ناپاک ہین اور اونکو کھانا اس سے جائز ہوا کہ یہہ یقین نہین ہے کہ ناپاک کسکے حصہ مین گیا ہر طرف شک ہے
(شک پر عمل نہین ہے) اور سب کو پھر ایک جگہ ڈھیر لگائین تو سب ناپاک ہے - کپڑہ پر سے منی کھرچین تو سوا دو صورت
کے پاک ہوجاتا ہے - ۱ - کپڑہ بھا ہو - ۲ - پیشاب کے بعد منی آے اور پانی سے زائل نہ کیا ہو - سوا چمگادڑ کے پیشاب
کے سب پیشاب ناپاک ہین - بلی کے پیشاب مین اختلاف ہے - اور کھٹا پانی جو نکلتا ہے مثل پیشاب کے ہے - اور جگالی
کے وقت اونٹ کے منہ سے جو جھاگ وغیرہ نکلتا ہے وہ مانند مینگنی کے ہے - سوا شہید کے خون کے اور جونکے کٹنے

ہڈی گوشت کے خون کے اور سوا رگون کے خون کے اور سوا کلیجی اور تلی اور دل کے خون کے اور سوا اوسکے جو انسان
کے بدن سے نہ بہے اور سوا مچھر کے خون کے اور سوا جون کے خون کے اور سوا مچھلی کے خون کے جو یہ سب ہین
سب خون ناپاک ہے- سوا پرند کی بیٹ کے حلال ہو یا نہو سب بیٹ ناپاک ہے- اور چوہے کی مینگنی پاک ہے- زندہ
کا کوئی جزو بدن جدا ہوا مردار ہے مثلاً کان کٹا ہوا یا دانت ٹوٹا ہوا ہے وہ شخص کہ جسکا یہہ عضو جدا ہوا ہے اوسکو پہر
لگا سکتا ہے کہ اوسکے لیے پاک ہے- بدن انسان کے کہ اوسکو اسطرح دہونا ضرور ہے کہ ہاتھ گیلا کرکے اوس ناپاک جگہہ
پر رگڑنا اور اوس ہاتھہ کو دہونا اور پہر اوس کو اوس جگہہ پر رگڑنا کہ اس سے پاک ہوتا ہے- اور جو چیز نچوڑی نجاسکے
وہ سکہانے سے پاک ہوجاتی ہے- اور بدن انسان اوسطرح دہونا بجاے سکہانے کے ہے- استنجا مین (جو صرف ڈہیلے
سے ہو یا پانی سے ہو) یہہ شرط ہے کہ استنجا کی جگہہ مین بدبو نرہے اور جس اونگلی سے استنجا کیا ہے اوسمین بہی بدبو نرہے
اور لوگ اس حکم سے بہت غافل ہین- ایک شخص بیخبر ناپاک پانی سے وضو کرنے لگا اور دوسرا جو اوس سے واقف ہے
اوسکو فرض ہے کہ اوسکو اطلاع دیدے- (تا وہ ناپاک پانی سے وضو نکرے) کسی کے کپڑے پر نجاست دیکہی اب اسکو
یہہ ظن غالب ہے کہ مین اسکو اطلاع دونگا تو وہ پاک کریگا تو اطلاع دینا ضرور ہے ورنہ ندیوے- شوربے مین بدبو ہوگئی
ناپاک ہوجاے گا- کہانا- (روٹی وغیرہ) یہہ متغیر ہوگیا ناپاک ہے اور حرام ہے- اور دودہ اور تیل اور گہی مین بدبو ہو
تو اوسکا کہانا حرام نہین ہے- مرغی ذبح ہوئی اور اوسکے پر اوکہاڑے اور پیٹ پہاڑنے سے پہلے پانی مین اوبالی گئی
پانی بہی ناپاک اور مرغی بہی ناپاک کہ اوسکے پاک ہونے کی کوئی صورت نہین- سواے اسکے کہ بلی کہالے اور
کچہہ چارہ نرہا-

کتاب الصلوٰۃ- کوئی بہی نماز شروع کی اور توڑدی قضا واجب ہے- مگر فرض اور معمولی سنت نیت باندہ کر
توڑدیگا تو پہر ادا کرے اسکو گمان ہوا کہ اسپر فرض قضا ہے شروع کی اور پہر معلوم ہوا کہ نہین ہے (توڑ سکتا ہی) ایسے
آدمی سے اقتدا کرنا کہ بہرحال اوس سے کم ہو فاسد ہے اور اعلی سے اقتدا کرنا بہرحال صحیح ہے- اور اپنے برابر سے
صحیح ہے- مگر مستحاضہ مستحاضہ کے اور ضالہ ضالہ کے اور خنثی خنثی کی اقتدا نہین کرسکتا ہے ح ضالہ جسکے ایام عادت
حیض کم ہوگئے اسکو متحیرہ اور محیرہ بہی کہتے ہین- فرض رباعی کے اول دو رکعت مین قرءۃ فرض ہے- اگر امام نے
اول دو رکعت مین قروت نکی اور حدث ہوا اور مسبوق کو دو رکعت باقی پر امام کردیا تو یہہ مسبوق سب چار رکعت
مین قروت پڑہے گا- مسبوق اپنی باقی نماز کے ادا مین بحکم منفرد ہے پر نہ کسیکا اقتدا کرسکتا ہے اور نہ کوئی اسکا
اقتدا کرسکتا ہے- مسبوق اگر نئے سرے سے شروع کی نیت کرے صحیح ہے- اور مسبوق امام کے ساتھہ سجدہ سہو کریگا-

ح امام نے سلام پھیر دیا مسبوق اپنی نماز پڑھنے کھڑا ہوا اب امام کو سہو یاد آیا اور سجدہ سہو کرنے لگا تو مسبوق اوسکے ساتھ شامل ہو جاے اور بعد اوسکے سلام کے اپنی نماز پوری کر لے اور جو قرات اور قیام کیا تھا اوسکا کچھ اعتبار نرہا اور اگر امام کے ساتھ شامل نہوا اور خود اپنی نماز پڑھتا رہا اور بعد ختم نماز سجدہ سہو کر لے۔ اور مسبوق بعد اپنی نماز کے تکبیرات تشریق کرتا رہے۔ مسبوق بدون اسکے کہ امام نے حدث کیا اور اسکو اپنا خلیفہ بنایا امام نہین ہو سکتا ہے۔ مسبوق باعتبار حق قرات پہلے اپنی نماز ادا کرتا ہے اور باعتبار تشہد اپنی آخر نماز۔ کافر کی نیت کا اعتبار نہین ہے پھر جب کہ تین دن کے سفر کا قصد کیا اور اثنا سفر مین مسلمان ہوا تو بہ نیت قصد سابق قصر کریگا۔ لڑکے نے قصد سفر کیا اور سفر مین بالغ ہو گیا تو قصر نکریگا۔ آیت سجدہ ایک جگہہ کئی بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔ اور آیت پڑھی اور سجدہ کیا اور پھر نماز شروع کی اور اوس مین آیت سجدہ پڑھی دوبارہ سجدہ کریگا۔ تکبیر عید الضحےٰ اور عرفہ مین تشریق کے لیے اور دشمن اور راہزن کے مقابلہ مین اور آگ لگنے مین اور ہر خوف مین پکار کر کہے گا اور انکے سوا تکبیر آہستہ کہے۔ نیت بالقلب ہے اور زبان سے عذر اوسکے قائم مقام نہوگی۔ بروز جمعہ بعد نماز عصر دعا مقبول ہے۔ امام کی نماز صحیح ہوئی تو مقتدی کی بھی صحیح ہوگی۔ پر امام نے عمدًا قعود اخیر کے بعد (نماز ختم کرنے کے لیے) حدث کیا اور مسبوق کو خلیفہ کیا امام کی نماز صحیح ہوگی اور مقتدی کی نماز فاسد۔ مقتدی کی نماز فاسد ہونے سے امام کی نماز فاسد نہین ہوتی ہے۔ پر قاری نے جو امی کی اقتدا کی تو دونو کی نماز فاسد ہوئی۔ امام کو رکوع مین پایا تو رکعت جاتی رہی۔ صف اخیر مین ہی ملجاے۔ صف اول مین ملنے سے بہتر ہے۔ نفل تین رکعت شروع کی اور تین رکعت پڑھکر سلام پھیر دیا صحیح نہین ہے لازم ہے کہ دو رکعت ادا کرے۔ فجر کی سنت بھولکر فرض شروع کیا تو پورا کر لے اور سنت کی قضا نہین ہے بعد فرض تو سنت مین مصروف و مشغول رہنا دعا کرنے سے بہتر ہے (نماز مین یا بعد نماز) دعاء ماثور سے سورۂ فاتحہ پڑھنا بہتر ہے (قعدہ اخیرہ مین جو محل دعا ہے) جس ذکر کا محل جاتا رہا وہ ذکر نکرے جب سر (رکوع یا سجدہ سے) اوٹھالیا (تو نہ تسبیح کہے اور نہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے۔ ننگے سر نماز پڑھے تو مکروہ نہین ہے۔ چار رکعت کی سنت معمولی مثل فرض ہے۔ مگر قعدۂ اول مین درود نہ پڑھے اور تیسری رکعت مین ثنا اور اعوذ نہ پڑھے۔ مگر چارون رکعت مین قرأت واجب ہے کہ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ اور قرات پڑھی جس رومال وغیرہ سے وضو کی تری پونچھے اوس پر نماز اولیٰ ہے کہ نہ پڑھے۔ جس نماز مین واجب ترک ہوا یا مکروہ تحریمی کیا ہو اعادہ واجب ہے اور وقت نکل گیا تو اعادہ واجب نہین ہے۔ امام سے پہلے سر اوٹھالیا تو فورًا پھر سجدہ مین جاے۔ اپنے گھر مین اپنے اہل و عیال کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے تو جماعت کا ثواب نہوگا۔ اور معذور ہے تو ہوگا فجر کی نماز کے لیے مسجد مین گیا اور امام نماز پڑھاتا ہے تو صف سے دور سنت پڑھ لے مسجد محلہ جامع مسجد سے اگر اوسکا امام عالم نہین ہے افضل ہے۔ بازاری کے لیے مسجد محلہ جو اوسکی دوکان کے پاس ہے

دن مین افضل ہے اور رات مین وہ مسجد جو اوسکے گھر کے پاس ہے افضل ہے سوا نفل کے (نماز فرض و سنت معمولی مین)
سورتمین ترتیب سے پڑھے ورنہ مکروہ ہے اسطرح رکعت اول مین جو سورہ پڑھے تو رکعت ثانیہ مین اوسکی متصل سورہ پڑھے
یا کوئی سورہ چھوڑکر پڑھے ایک سورہ بیچ مین نہ چھوڑے - سنت فجر مین قرأت قلیل افضل ہے نہ طویل - نفل کی (نذر)
منت ماننا افضل ہے - سنت پڑھکر باتین کرنیسے نماز باطل نہین ہوتی ہے صرف ثواب کم ہوتا ہے - مسجد مین اپنے لیے کوئی
جگہہ مقرر کرنا مکروہ ہے - اسنے جگہہ مقرر کی اور کوئی اور وہان بیٹھ گیا تو اوسکو ہٹا نہین سکتا ہے - تکبیر جو غرور سے ہو اور
تعظیم نہو نماز شروع نہوگی جد نہ ہوگی - تجارت و درس وغیرہ کی فکر سے نماز باطل نہین ہوتی ہے اور اوسکے غموم سے جو
خشوع نرہا ثواب کم نہین ہوتا ہے - اور خشوع نہونے سے نماز کا اعادہ نکرے - امام اور موذن کسیکا انتظار نکرے مگر شریر کا
انتظار کرے - کوئی نماز پڑہ رہا ہو تو اوسکی اقتدا کو اوسنے اوسکی امامت کی نیت نکی ہو کر سکتا ہے - عورت کی نماز بے نیت
اوسکے امامت کے صحیح نہوگی اور عیدین اور جمعہ بے نیت بھی صحیح ہے - سنت جمعہ پڑہ رہا ہے امام خطبہ پر نکلا اوسکو پورا
کرلے اور نفل کی نیت باندہی تو توڑدے - حریر مین نماز پڑہ سکتا ہے اور یہ اختیار نہین ہے کہ نہ پڑھے اور برہنہ پڑھے
اور کپڑا ناپاک ہے اور حریر بھی ہے تو حریر مین نماز پڑھے اور کپڑہ ناپاک ہے اور کپڑہ نہین ہے تو اختیار ہے وہ کپڑہ لپیٹ لے
یا ننگا پڑہ لے - مسجد کا میدان مثل مسجد ہے اقتدا بے اتصال صفوف جائز ہے - اگر امام اور مقتدی مین ایسا رستہ ہے
کہ گاڑی چلتی ہے یا نہر ہے کہ اوسمین کشتی چلتی ہے یا جنگل مین خالی میدان ہے کہ اوسمین صفوف کی گنجائش ہے تو اقتدا
صحیح نہین ہے - اور مسجد مین میدان ہے گو صفون کی گنجائش ہو تو اقتدا ہو سکتی ہے کیونکہ مسجد صرف ایک ہی بقعہ ہے
امام اور مقتدی مین کوئی چیز حائل ہوگی تو جبتک کہ امام اسکو معلوم ہے اقتدا صحیح ہے - اور جو امام مشتبہ ہوگیا تو
صحیح نہین ہے - قیدی جو رہا ہو تو مقیم کی نماز پڑھیگا - اور دشمن اوسکو ایسی جگہہ لے گیا کہ وہ وہان پندرہ دن رہیگا
تو وہ بھی نماز قصر پڑھیگا - اور جسکے سر مین درد شقیقہ ہے اشارہ کرے - مریض کچھ کھڑا ہو سکتا ہے تو اتنے ہی دیر
کھڑا رہے - جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو درود پڑھے گو ایک بار بھی کافی ہے - سجدہ تلاوت
کے لیے ہاتھہ نہ اوٹھاے اور اوسکے بدلے فدیہ بھی نہین ہے - اور نیت تعیین بھی نہین ہے اور امام نے نماز اخفا مین
آیت سجدہ پڑھی تو رکوع مین سجدہ کرلے اور جہری نماز ہو تو اوسکے لیے سجدہ کرلے - نماز نفل مین عمداً دو رکعت اخیر مین
سورہ چھوڑنا مکروہ ہے اور سہو کریگا تو سجدہ سہو ہے - اور فرض کی آخر رکعت مین سورہ سہو سے پڑھ لے تو سجدہ سہو
نہین ہے - وتر مین شافعی کا اگرچہ وہ دو رکعت پڑھکر سلام نہ پھیرے اقتدا نکرے - طاعت کا کام ارادہ کیا تو بخوف ریا
ترک نکرے - مہمات کے لیے فاتحہ فرض کے بعد پڑھنا بدعت ہے - حمام مین قرآن جہراً پڑھنا مکروہ ہے نہ سراً یہ -

محدث بے وضو حدیث وفقہ کی کتاب لے سکتا ہے- (مقلد) چاکو کتاب پر رکھنا لکھنے کے لیے مکروہ نہیں ہے ورنہ مکروہ ہے
سوا نماز کے دعا کے لیے وقت مقرر کرنا مکروہ ہے- صلوۃ الرغائب اور صلوۃ البراءۃ (شب برات کی رات) اور لیلۃ القدر
مکروہ ہے- اور نذر منت مانے کہ اس امام کے ساتھ نماز پڑھونگا تو جائز ہے- کئی بار سہو ہوا تو ایک ہی سجدہ سہو ہے مگر مسبوق
پر امام کا سہو لگے اور اپنا الگ بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے- فجر کی نماز روشنی مین افضل ہے مگر حجاج مزدلفہ مین تاریکی مین
پڑھینگے- مغرب تاخیر کرنا مکروہ ہے اور سفر ہو یا دسترخوان بچھا ہو تو مکروہ نہین ہے-

کتاب الزکوۃ- فقیہ ان کتابون سے جنکی اوسکو حاجت ہے غنی نہین ہے- پر اوسکی فقہ وغیرہ کی کتابین قیمت نصاب
مین بک سکتی ہین- گھر مین جو ستیعہ (مثقال) کا وزن ہے اوسکا اعتبار ہے قرضخواہ جسکا مفلس پر قرض ہے گو وہ
اقرار بھی کرتا ہو فقیر ہے- مریض نے اپنی بہن کو زکوۃ دیدی اور مر گیا اور مصرف پر ادا ہوئی اور جو کوئی اور بھی وارث ٹھہرا ہو
تو کافی نہو گی کہ وارث کے لیے وصیت نہین ہو سکتی ہے- کسی اور کا (طعام) گیہون صدقہ فطر دیدیا اور اوسنے اجازت دی
اور ضمان بھی دیا تو جائز ہو گیا ورنہ نہین- مامور نے اپنے پاس سے زکوۃ دیدی اور واپس لینے کی نیت کی تو زکوۃ ادا
ہو گی- قرض کے نام سے زکوۃ ادا کی زکوۃ ادا ہو گی- نذر والے نے ایک ہی مسکین متعین کر لیا تو اور کو بھی دے سکتا ہے
اور اگر وہ شے کہ جسکی نذر مانی ہے متعین کی تو مسکین بھی متعین ہو جائیگا مثلاً کہا کہ اس مسکین کو کھانا کھلاؤن گا- اور
دو مسکین کی نیت کی تو ایک کو بھی دے سکتا ہے- سال زکوۃ قمری ہے نہ شمسی- بنی ہاشم کو سب صدقہ زکوۃ اور اجرت
عمل اور عشر اور کفارہ اور نذر حرام ہے- پر نفل اور وقف جائز ہے- شک ہے کہ زکوۃ دی یا نہدی تو اب ادا کرے کہ اوسکا
وقت عمر بھر تک باقی ہے- ودیعت دیکر بھول گیا پھر یاد آئی تو زکوۃ واجب نہین ہے- زوج پر مہر موجل ہے ارادہ ادا نہین ہے
تو زکوۃ کا مانع نہین ہے اور قرض مانع زکوۃ ہے- ایک فقیر کو بقدر نصاب زکوۃ دیدینا مکروہ ہے اور مدیون اور صاحب
عیال کو دینا مکروہ نہین ہے- دوسرے شہر مین بھیجنا مکروہ اور قرابت والے کے لیے اور محتاج کے لیے یا طالب علم اور زاہدین
کے لیے بھیجنا مکروہ نہین ہے- اور اہل بدعت کو دینا مکروہ ہے- بمن کو دینا اگر مجہول مفلس ہو جائز ہے ورنہ نہین-
ولد الزنا کی گواہی اپنے باپ زانی کے لیے مقبول نہین ہے اور سوا اسکے کسی امر مین ان دونو مین تعلق نہین ہے-
اور ولد الزنا کو یہ باپ زانی زکوۃ بھی نہ دیگا- زکوۃ بقدر میسر واجب ہے پر جب سال کے بعد مال تلف ہو گیا تو زکوۃ ساقط-
اور صدقہ فطر بقدر تمکنہ واجب ہے اگر بروز عید مال تلف ہو گیا صدقہ دیگا- جن اقارب کا نفقہ اس پر نہین ہے اونکو زکوۃ
دیگا ورنہ نہ دیگا- زمین کی آمدنی اسکو اور اسکے عیال کو سال بھر کے لیے کافی نہین ہے تو صدقہ لے سکتا ہے- ہزار
روپیہ اسکے پاس ہین اور ہزار ہی اسپر قرض ہے صدقہ نہ لیگا پر دیگا تو دینے والے کے لیے کافی ہو جائیگا- سال بھر کا

سامان اسکے پاس ہی جو نصاب ہی یا جاڑہ کا لباس ہے گرمی مین اوسکی حاجت نہین ہے تو صدقہ لے سکتا ہی- نصاب سے پیشگی زکوٰۃ دیدی ہا اگر فقیر کو دی ہے تو واپس نہ لیگا اور عامل کو دی ہے تو واپس لے سکتا ہی گر موجود قائم ہے- اور فاضل نے فقرا کو بانٹ دیے تو مال زکوٰۃ مین سے اسکو ادا کریگا- سوایم کے حمل کے بعد اونکے حمل کے زکوٰۃ دیسکتا ہے نہ حمل سے پہلے- اوستا نے شاگرد کو زکوٰۃ دی اگر نہ دیتا تو بھی وہ اوسکی خدمت کرتا رہتا تو صحیح ہے ورنہ نہین-

کتاب الصوم- ہمیشہ کے روزہ کی نیت کی اور ایک دن کچھ کھا لیا تو اوسکا فدیہ دیگا- جس دن فلان آئیگا تو مین روزہ رکھونگا اور اوسدن کہ وہ آیا نفل روزہ کی نیت کی تھی تو یہہ روزہ نذر کے روزہ کے لیے قائم مقام ہوجائیگا- جو روزہ عورت نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے اوسکا شوہر اوسکو منع کرسکتا ہے کہ نہ رکھے اور خدا نے جو روزہ واجب کیا ہے اوسکو اوس سے منع نہین کرسکتا ہے- عورت نے بے عذر روزے قضا کردیے تو اوسکا زوج اوسکے قضا رکھنے سے اوسکو منع کرسکتا ہے- رویت ہلال کے لیے گویے کے قول پر اعتماد ہے- نماز مین روزہ کی نیت کی تو نیت صحیح ہے اور نماز فاسد نہین ہوتی ہے اور ایسی چیز کھائی کہ غذا ہو یا دوا ہو تو اوسپر کفارہ ہے ورنہ نہین ہے- خون پیا تو بھی کفارہ ہے کیونکہ یہہ بھی کھانا ہے- سفر مین اگر خوف جان ہو یا ہمراہی ہین کہ وہ لوگ افطار کرتے ہین اور یہہ بھی اونکے ساتھ کھانے پینے مین شریک ہی تو افطار کرے ورنہ افطار افضل ہے- یوم الشک کا روزہ مکروہ ہے اور نفل یا واجب کی نیت کر تو مکروہ نہین ہے- اور افطار افضل ہے پر اسکو اس دن روزہ کی عادت ہے تو روزہ رکھہ سکتا ہے- بے حکم شوہر زوجہ روزہ نفل نہ رکھے گی- یا شوہر سفر پر ہے تو بھی رکھہ سکتی ہے- اجیر بے اجازت مستاجر کے روزہ نہین رکھہ سکتا ہے روزہ سے ضرر ہوتا ہے تو نذر نہ مانے- مگر نفل رکھے گا جو واجب نہو گناہ پہر روزہ کی نیت نہین کرسکتا ہے- جیسے مثلاً اگر شراب پیون تو روزہ رکھونگا اور واجب پر بھی نیت نہین ہو سکتی ہے- مثلاً حج فرض کی نیت کی تو ایک ہی حج فرض ہوگا- برس بھر کی نماز کی منت مانی اور فرضون کی نیت کی تو اور کچھ لازم نہوگا- اور یہہ نیت مانی کہ مثل فرائض نماز پڑہونگا تو نماز سواے فرض واجب ہوگی- عیادت مریض کی نیت مانی تو کچھ واجب نہین ہے- نماز کے بعد تسبیحات کی نیت مانی تو کچھ لازم نہین ہے- مرد نے اپنی زوجہ کو اعتکاف کی اجازت دی تو اوس سے رجوع نہین کرسکتا ہے- روزہ نفل مین اسکی کسنے دعوت کی تو افطار کرلیگا- اور واجب روزہ مین نہین کرسکتا ہے مثلاً قضاء رمضان- رمضان مین سفر کیا اور پھر اپنے کسی کام کے لیے گھر پر واپس آیا جو بھول گیا تھا اور یہان کھانا کھا لیا تو قضا اور کفارہ واجب ہوگا- بھول کر کھا رہا ہے تو اوسکو اطلاع دینا چاہیے- مسافر جس جگہہ سے اپنا صدقہ فطر دیوے اور اپنے اہل کو لکھدے کہ وہ جس جگہہ مین ہیں ادا کریں اور جو خود وہی سب کا فطرہ دیگا تو جائز ہے-

ایک کی گواہی پر پورے ۳۰ روزہ رکھین کچھ کم نکرین یوم الشک بہی رکھین - کفارہ ظہار مین برابر روزہ رکھنے کا حکم ہے اب رمضان آگیا تو (تتابع) برابر روزہ نہ رکھے گا - دیوانی عورت سے جماع کیا یا ہوشیار سے کیا تو اوسپر کفارہ برابر واجب ہی - اغلام سے بہی کفارہ لازم ہوتا ہے - رمضان مین نان بائی ایسی محنت نکرے کہ ضعیف ہوجائے آدہے دن مزدوری کرے اور باقی آرام کرے - اور یہہ کہنا کہ مجھ سے نہین ہوسکتا ہی باطل ہے گو جاڑہ مین دن چھوٹا ہوتا ہے - (روزہ رکھکر) طلوع فجر پر کھا لیا تو کفارہ واجب ہوگا کیونکہ اوسکو طلوع فجر ظن بہی ہے -

کتاب الحج - فاعل کی تعداد سے ضمان فعل متعدد لازم آتا ہی - اور ضمان محل تعدد فاعل سے متعدد نہین ہوسکتا ہی مثلاً دو محرمون نے شکار کیا تو دونو پر سزا ہوگی - اور دو حلال نے کیا تو ایک ہی سزا ہے - جیسا حقوق العباد مین تعدد لازم ہوتا ہے - دو آدمیون نے قتل کیا تو دونو پر قصاص ہوگا - جتنی دفعہ جماع کریگا اوتنی دفعہ دم دیگا - اور ایک ہی مجلس ہوگی تو ایک ہی دم واجب ہوگا - سوائے اپنے ہدی متعہ اور ہدی قران اور ہدی نفل کے اور ہدی مین سے نہ کھائے - نفل صدقہ دینے سے نفل حج افضل ہے - حج مین گدہے پر سوار ہونا مکروہ ہے اونٹ پر سوار ہوکر مناسک ادا کرنا سنت ہی ایسا (رباط) لنگرخانہ یا مسافرخانہ بنانا کہ مسلمان آرام پائین حج ثانی (یعنی نفل) سے افضل ہے - راستہ مین امان یا ندرو غالب ہو تو حج فرض ہے ورنہ نہین - والدین کی خدمت بجالانا سنت سے حج نفل ادا کرنا افضل ہے - اور حج نفل سے خدمت والدین افضل ہے باپ اسکی خدمت کا محتاج ہی تو اسکو حج کے لیے نکلنا جائز نہین ہے - سعید ابن المسیب (جو تابع اکبر ہین اور انکا قول اہل حدیث مین مقبول ہے) شروع عشرہ پر حجامت نہ کراتے تھے - اور عبداللہ بن المبارک کہتے ہین کہ حجامت سنت ہی اور سنت تاخیر کرنا نہ چاہیے [illegible] - اسکے پاس ہزار درہم ہین اور غلبہ شہوت کا خوف ہے تو حج واجب ہے اور حج کے لیے نکلنے کے وقت نکاح کرے اوس سے پہلے کرلے تو جائز ہے - کسی عزیز کی طرف سے جو حج کو چلا اور اپنا مال اوسکے مال سے ملا دیا جائز ہے - میت کا مال لیکر تجارت کی اور فائدہ پیدا ہوا اور میت کے لیے حج کیا تو میت کا حج نہوگا اور امام محمد فرماتے ہین کہ ہوجائے گا - محرم وہ ہے کہ جس سے کبھی نکاح جائز نہو - لڑکا اور فاسق اور مجوسی بھی اپنی ماں وغیرہ کے محرم ہین - مامور بالحج ایک سال تاخیر کرکے حج کرے تو ضمان ندیگا - اور یہی سال متعین کردیا ہے تو بھی تاخیر کرسکتا ہے کہ اوسمین مقصود جلدی ہے نہ یہہ کہ اسی سال کے ساتھ مقید کیا ہی - اور حج ہوگا تو آمر ہی کا ہوگا اور جو نفقہ بچ رہا وہ وارث کو واپس دیگا اور اگر اس بچت کے ہبہ کرنے پر اوسکو وکیل کردیا تو ہبہ کرسکتا ہے نہ واپس - اور وصی مطلق خود حج کریگا - یا کہا کہ کسیکو مال دینا کہ میرے لیے حج کرے - مامور آمر کا مال خرچ کریگا - اور پندرہ دن کہین رہنے کی نیت کرلے تو نکرسکے گا اور جب قافلہ نہ نکل سکے تو ناچار رہے گا مکہ مین حج کے بعد اقامت

اور سفر اور عزم سفر سب معمولی ہے اور اوس سے زیادہ باطل ہے کہ آمر پر خرچ نہوگا۔ اور مکہ مین گھر بنالیگا تو بھی آمر پر ہوگا اور مامور ایسا شخص ہے کہ خود اپنی خدمت نہین کرسکتا ہے تو اوسکے خادم کا نفقہ بھی آمر پر ہے ورنہ نہین۔ اور مامور مال آمر اپنے مال سے یا فقط کے مال سے شامل کرسکتا ہے اور ودیعت دیسکتا ہے کہ مین یا اوسکے قریب مال تلف ہوگیا تو آمر لے سکتا ہو کہ دلالۃً آمر کی رضامندی ہے۔ مامور نے کرایہ سواری کا دیا اور پیدل حج کیا تو ضمان دیگا۔ مامور مدعی ہے کہ آمر حج سے مین روکدیا گیا اور واپس آنے مین روپیہ خرچ ہوگیا قبول نہوگا پر کوئی دلیل اسکے صدق پر ہو تو قبول ہوگا۔ مامور مدعی ہے کہ مین نے حج کیا اور آمر اسکی تکذیب کرتا ہے تو مامور کا قول ہوگا اور آمر کا مدیون ہو تو بے گواہ کے مامور کا قول قبول نہین ہے (کیونکہ ثبوت حج مین رفع دین کا مدعی ہے) وارث گواہ لایا کہ مامور یوم النحر کوفہ مین تھا قبول نہونگے اور اگر یہہ گواہ لایا کہ مامور نے اقرار کیا کہ حج نہین کیا تو قبول ہین۔ مامور بالحج پر عمرہ نہین ہے نہ قبل اور نہ بعد دم الاحصار تو آمر کے مال مین ہو اور باقی سب دم مامور پر ہین۔ میت نے حج کی وصیت کی وارث نے یا وصی نے تبرعاً حج کردیا (یا مال محفوظ ہی) حج میت ادا نہوگا۔ اور وصی نے اپنے مال مین سے حج کروانا جائز ہے اور میت کے مال مین سے لے سکتا ہے۔ مامور دوسرے کو حج پر نہین بھیج سکتا ہو گو بیمار ہوگیا ہے اور آمر نے یہہ اجازت دی ہو کہ جو چاہو سو کرنا تو جائز ہوگا کسیکے لیے حج باجرت کرنا جائز ہے اور اجر مثل لے گا۔ اور اپنا اور میت کا مال خرچ کیا (گویا میت کا حج نکیا) میت کا مال واپس دیگا۔ سب مال جاتے ہی مین خرچ کردیا تو ضمان دیگا۔ حج فرض پہلے کرے اور پھر مدینہ جاوے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے غنی کا حج فقیر کے حج سے افضل ہے فقیر صرف فرض مکہ ادا کرتا ہے اور اسکا جانا نفل ہے اور فرض کی فضیلت نفل پر بہت ہو۔ عرفات مین دو نماز جمع پڑھے تو اب نفل نہ پڑھے۔

کتاب النکاح ۔ نکاح کے قصد پر جو کچھ لیا دیا گیا ہے۔ (اگر نکاح نہو) تو واپس ہونا چاہیے (مثلاً منگنی مین جو طرفین چڑھاوہ چڑھاتے ہین) بجہال حشمت ملک باندی جو مشترک ہے مشترک رہیگی۔ کسی اور کے پاس نرہے گی اور ہرایک کے پاس ایک دن رہے گی۔ کوئی امر جو کئی شخصون کے لیے ثابت ہو وہ سب اوسمین مشترک ہوتے ہین۔ مگر اولی ولایت نکاح ہر ولی کو بالاستقلال حاصل ہے۔ ثانیہ[2]۔ اور ایسا ہی ہر وارث کو حق قصاص یکسان حاصل ہے۔ اسی لیے وارث کبیر وارث صغیر کے بلوغ سے پہلے قصاص لے سکتا ہے اور سب بالغ ہون تو نہین لے سکتا ہے کہ احتمال یہہ ہے کہ غائب اگر معاف کردے۔ ۳۔ ہر شخص کو اختیار کامل ہے کہ ضرر عام راہ عام سے دفع کی نالش کرسکتا ہے۔ ضابطہ یہہ ہے کہ جو حق تجزی نہوسکے وہ ہرایک کے لیے یکسان ثابت ہوتا ہے۔ اور خدمت غلام بھی تجزی نہین ہوسکتی ہے۔ سوا نکاح اور ایمان کے کوئی عبادت ایسی نہین ہے کہ جنت مین سے شروع ہوئی اور دنیا مین بھی رہی اور پھر جنت مین بھی رہیگی

تیرہ تفریق مین نجات تو حکم عدالت پر موقوف ہین اور چہ بے حکم ۔ ۱ ۔ تفریق جو بدعوی (عُنَّت) قطع عضو اور بہ عجزی خنثہ
ہو اور بخیار بے کفو ۔ اور بکمی مہر ۔ اور بکفر زوج ۔ اور بلعان ۔ ۲ ۔ فرقت بخیار عتق ۔ اور با یلاء ۔ اور بارتداد ۔ اور بہ
ایک کا دار الحرب مین چلا جانا ۔ اور ایک کا دوسرے کو خریدنا ۔ اور نکاح فاسد ۔ تمام ہونے سے پہلے نکاح فسخ ہو سکتا ہے
نہ بعد تمام ۔ اقالہ بھی نہین ہو سکتا ہے ۔ چار امر سے مہر کی تکمیل کامل ہوتی ہے ۔ دخول ۔ خلوت صحیحہ ۔ اور بوجوب عدت
اور بموت احد الزوجین ۔ زوج چار امر پر اپنی زوجہ کو مار سکتا ہو ۔ ترک زینت ۔ اور صحبت کے لیے بلانے پر نہ آئے ۔ اور
بے اجازت شوہر کے گھر سے باہر نکلجاے ۔ اور نماز کے ترک پر ۔ اور قبل مہر معجل کے لینے کے نکل سکتی ہے اور بعد اوسکے اپنے
کسی حق کے وصول کے لیے نکل سکتی ہے ۔ اور اسپر کسیکا حق ہو تو نکل سکیگی کہ حق والہ پکڑ کر لے جائیگا ۔ یا دائی ہو ۔ یا غسالن ہو
یا اپنے ماباپ سے ہر جمعہ ملنے جاسے ۔ اور اقارب کے ملنے کے لیے ایک بار سال بھر مین نکلے ۔ اور غیرون کے ملنے کے لیے
اور اونکے عیادت کے لیے باذن بھی نہ نکلے اور اگر زوج نے اجازت دی تو دونو گنہگار ہونگے ۔ اور حمام مین جا سکتی
ہے ۔ ایسے لفظ سے نکاح ہوتا ہے جو ملک فی الحال کے معنی ہون ۔ اور متعہ کے بھی یہی معنے ہین پر اوس سے نکاح نہین
ہوتا ہے ۔ دار الاسلام مین وطی پر یا حد لازم آتی ہے یا مہر لازم آتا ہے ۔ (یہہ نہین ہوتا ہے کہ وطی ہو اور نہ حد ہو اور نہ
مہر ہو) لڑکہ نابالغ نے بالغہ مکلفہ عورت سے نکاح کیا اور اپنے ولی کی اجازت نہ لی اور اوس سے بخوشی صحبت کی نہ حد ہے
اور نہ مہر ہے ۔ بائع نے باندی بیچی اور مشتری کو قبضہ نہ دیا اور خود صحبت کی تو نہ حد ہے اور نہ مہر ہے ۔ اور ثمن مین جو
بکارت کی قیمت ہوگی وضع ہوگی ۔ (سوا ان دو مسئلون کے اور ہر وطی مین یا مہر ہے یا حد ہے) گو مرد کی اجازت
ہو تو عورت اپنے بال قطع نکرے اور اور بال اپنے بالون مین نہین ملا سکتی ہے ۔ باکرہ کہکر نکاح ہوا پر وہ ثیبہ نکلی تو
بھی مہر پورا لازم ہے ۔ بکارت مین بہت چیزین جاتی رہتی ہین پر گمان نیک ضرور ہے ۔ وکیل نے عورت کے باپ کا
نام غلط بولا اور عورت موجود نہین ہے نکاح نہوگا ۔ یہہ طاقت ہو کہ دو عورت مین برابری نفقہ اور گھر کی کریگا تو دوسری
عورت کرے ورنہ ایک ہی پر صبر کرے اور یہہ صبر باعث اجر ہوگا ۔ ہمارے زمانہ مین اور ہمارے مکان دیکھا جاسے
کہ اس جیسی عورت کو مہر معجل کسقدر ہو سکتا ہے ۔ نصف مہر معجل کا اعتبار نہین ہے اسلیے کہ پچاس ہزار دینار مہر ہو ایک ہزار
دینار مہر معجل ہوتا ہے ۔ مہر معجل جتنا ٹھیرا تھا وہ دیدیا تو اب عورت صحبت سے نہین رک سکتی ہے ۔ اور موزہ وغیرہ جو ابتک قند
مین عورت کو دیتے ہین اگر یہہ شرط کی کہ نہ دیگا تو کچھہ دینا ضرور نہین ہے اور چپ رہے تو عادت پر ہے کہ ایسا مرد ایسی
عورت کے لیے کیا دے سکتا ہے ۔ اور عرف ضعیف ہوتا ہے پر سکوت عنہ بالمشروط کے عمل نہین ہو سکتا ہے ۔ فقیر تونگر عورت
کا چھوٹی ہو یا بڑی ہو کفو نہین ہو سکتا ہے ۔ اور فقیر جو عالم ہو یا اشراف ہو تو ہو سکتا ہے ۔ عورت کی خوشی سے صحبت ہوئی

تو اب اوسکا یہ دعویٰ کہ بے تیری اجازت کے نکاح ہوا تھا قبول نہین اور بخوشی سے نہوئی ہے تو قبول ہوگا - اپنی بیٹی کا نکاح
کر دیا اور زوج کے حوالہ کر دی عورت وہانسے بھاگ گئی کہ معلوم نہین تو مرد کو اوسکی تلاش لازم نہین - مراہقہ قاضی سے
تقاضا کرے کہ نکاح کر دے تو کر سکتا ہے ورنہ نہین کسیکی بہو بیٹی کو دہوکا دیکر نکال لایا تو جب تک کہ اوسکو حاضر کرے یا اوسکا
مرنا ثابت کرے قید رہے - ایک مدعی ہے کہ نکاح صحیح ہے اور دوسرا مدعی ہے کہ نکاح فاسد ہے تو صحت نکاح پر حکم ہوگا - حرہ
کے ولد کا اقرار اوسکے نکاح کا اقرار ہے - اور اقرار مہر سے اقرار نکاح نہین ہوتا ہے - اور مرد کا یہہ کہنا کہ اپنی عدت کا نفقہ لیلے
تو اقرار بالطلاق نہین ہے - اور عورت نے کہا کہ میرا اور مرد نے نکاح کا اقرار ہے نکاح بے مہر صحیح ہی (مہر مثل لازم ہوتا ہے) اور
مہر مثل سے کم پر نکاح جائز ہے لیکن سوا باپ اور دادا کے کوئی اور ولی صغیرہ کا نکاح مہر مثل سے کم پر کرے تو نکاح نہوگا
مرد کا نکاح سے انکار کرنا فسخ نہین کہ نکاح بعد تمام فسخ نہین ہو سکتا ہے - نکاح کے بعد رضاعت ثابت ہوئی یا مصاہرت
ثابت ہوئی نکاح فاسد ہو جاتا ہے نہ فسخ -

کتاب الطلاق

- سوا شخص مدہوش کے اقرار کے (سکران نشہ والا) اقرار سب باتون مین مقبول ہے کہ وہ مثل
ہوشیار کے ہے اور اوسکے ارتداد کا اقرار اور اپنے اوپر کسیکو گواہ کرنا مقبول ہے - نام کے ساتھ پکارنے مین سوا طلاق کے اور
حکم ثابت نہین ہوتا ہے مثلاً یا طلاقی کہکر پکارا تو طلاق ہو جاوے گی اور یا زانیہ کہا تو حد ہوگی - یا سارقہ کہا تو تعزیر ہوگی - اپنی
زوجہ کو یا کافرہ کہا تو تفریق نہوگی کہ یہہ بجائے نام کے کہا ہے نہ حقیقۃً - مین ولد اللعان ملاعن کا نہ وارث ہے نہ مستحق نفقہ مجنون
کی طلاق واقع نہین ہوتی ہے - پر جب ہوش مین طلاق معلق کی اور پہر مجنون ہو گیا - اب شرط صادق ہوئی تو طلاق ہوئی -
اور جبکہ مجنون مجبوب ہو اور عورت تفریق کی طالب ہو تو تفریق کیجاوے اور یہہ طلاق ہے اور عنین کو عورت کے دعوے پر
مہلت دی گئی اور اس مہلت مین اوسنے صحبت نکی تو اوسکے دل کے بعد یہہ تفریق ہوگی اور یہہ طلاق ہے اور مجنون کافر
ہے اور عورت مسلمان اور اوسکے والدین بہی کافر ہین تو تفریق ہوگی اور یہہ طلاق ہے - لڑکے کی طلاق واقع جب نہین ہے
کہ عورت مسلمان ہے اور لڑکے کو اسلام کے لیے کہا گیا اوسنے انکار کیا طلاق ہوگئی ورنہ نہین ہوتی ہے - اور جب لڑکا مجبوب
ہو تفریق کی گئی تو یہہ طلاق ہے پر (بیت المال سے اوسکے مال سے) اوسکے لیے ایک عورت کر دیجاوے کہ اوسکا رخنہ درست
رہے - جو طلاق کہ معلق بالشرط ہے سبب طلاق فی الحال نہین ہوتی ہے اور طلاق جو مضاف ہے وہ فی الحال واقع ہوتی ہے
- خیار شرط کا باطل ہونا کسی شرط پر معلق کرین تو باطل نہوگا اور اضافت سے باطل ہوتا ہے - مثلاً کل کا دن آوے تو میرا
خیار شرط باطل ہے - تجکو مین نے کل سے نوکر رکہا تو صحیح ہے حالانکہ اجارہ کی تعلیق صحیح نہین ہے اور اضافت صحیح ہے - قسم کہائے
کہ مین قسم نہ کہاؤنگا پہر کہا کل کا دن ہو تو تجکو طلاق ہے حانث ہوگا اور اگر کہا کہ اگر گہر مین داخل ہوگی تو تجکو طلاق ہے حانث

نہوگا - اجارہ مسافحہ کا فسخ مضاف ہو سکتا ہی - اور تعلیق نہین ہو سکتی ہے عورت کو خلع طلب کرنا حرام ہے جس شرط کا ہونا عورت کے بیان پر موقوف نہو اوسمین اختلاف ہو تو مرد کا قول قبول ہے - سوا اسکان صورتون کے - عورت مدعی ہے کہ نفقہ مہینہ بھر سے نہین ملا مرد منکر ہے کہ دیدیا ہے تو عورت کا قول قبول ہے طلاق مین بھی اور مال مین بھی - اور طلاق سنت دی اور دعوی کیا کہ مین نے حیض مین جماع کیا ہے اور عورت منکر ہے تو عورت کا قول قبول ہے - عورت کے فعل قلبی پر معلق کیا تو اوسکے قول پر معلق ہوگا گو کذب ہو - مرد نے کہا تجکو سرور ہو تو تجکو طلاق ہے اور پھر اوسکو مارا اب عورت کہتی ہے کہ مین خوش ہوئی تو طلاق نہوگی - جو شرط ایسی ہے کہ عورت پر اوسکا بیان موقوف ہے مثلاً حیض تو عورت کا قول اوسیکے حق مین قبول ہے - شرط کو تین بار مکرر کہا اور جزا ایک ہی ہی ایک بار شرط پائی گئی تو ایک طلاق ہوگی اور جزا متعدد ہو تو وقوع بھی متعدد ہوتا ہے - ایک کو تین بار طلاق دیا اور اوسکے ساتھ ایک اور بھی عورت وادیا تم یاف ساتھ عطف کر لی تو اول عورت پر دو اور دوسری پر ایک واقع ہوگی - کہا یہہ عورت یا یہہ عورت کو طلاق ہے اور آخر مین کوئی شرط بھی کہی اب شرط پائی گئی تو متعین کرنا اسکا اختیار ہے - شرط مکرر کی اور جزا ایک ہے تو شرط متعدد ہوگی نہ جزا - اور دو شرط مین جزا یا شرط متعدد ہوگی - جزا شرط کے تکرار سے مکرر ہو جاتی ہے (کلما) جب تیرے پاس بیٹھون تو طلاق ہے ایک ساعت بیٹھا تو تین طلاق ہے (کلما) جب ماردون تو طلاق ہے دو ہاتھ سے مارا تو دو طلاق ہے اور ایک ہاتھ سے مارا تو ایک طلاق ہے - جب مین تجکو طلاق دون اور طلاق دی تو دو طلاق ہونگی - **ضابطہ** جو فعل ممتد ہو اوسکا دوام ابتدا کے ہے ورنہ نہین - کل کا کل سے استثنا باطل ہے - کھرے دس درہم کا اقرار کرکے پھر کہا کہ وہ کھرے نہین تو یہہ استثنا صحیح نہوگا -

کتاب الایمان - نکرہ کے اندر معرفہ داخل نہوگا مگر جزا مین معرفہ داخل ہو جاتا ہے - ح - مثلاً میرا یہہ غلام کسی سے بات کریگا تو آزاد ہو جائیگا اگر غلام مولی سے بات کرے تو اوس حکم مین شامل نہوگا - کیونکہ مولی جو معرفہ ہی اوس نکرہ مین شامل نہین ہو سکتا ہے اور معرفہ جزا مین ہو تو نکرہ مین داخل ہوتا ہے - میرا غلام کسی سے کلام کرے تو تجکو طلاق ہے پس غلام اگر اوس عورت سے بھی کلام کرے یعنے عورت بھی شرط اور نکرہ مین داخل ہے - سوا طلاق اور عتاق اور نذر کے اور کسی امین قسم لغو پر مواخذہ نہین ہے - مشترک سوا یمین کے عام نہین ہوتا ہے مثلاً مین اپنے مولا سے کلام نکرونگا تو جس مولا سے کلام کرے حانث ہو جائے گا اعلی ہو یا اسفل ہو - اور وصیت کرے گا تو باطل اور وقف کیا تو بھی باطل اور فقرا کے لیے وقف ہو جائے گا - جمع واحد پر صادق نہین ہوتی ہے - اپنی اولاد پر وقف کیا اور صرف ایک ولد ہے تو وقف ہوگا - اور اپنے اقارب پر جو فلان بستی مین بستے ہین وقف کیا اور وہان صرف ایک ہی ہے تو وقف صحیح نہوگا - اور بنین پر وقف کیا اور صرف ایک ابن ہے تو وقف ہو جائیگا - فلان کے بھائیون سے بات نکرونگا اور اوسکو صرف ایک ہی بھائی ہے

بات کریگا تو حانث ہوجائیگا - مین تین روٹی نہ کہاؤن گا اور وہان صرف ایک ہی روٹی ہے کہائیگا تو حانث ہوجائیگا - مین الفقیر اور المساکین اور الرجال سے بات نکرونگا اور ہر ایک سے بہی کی تو حانث نہوگا اور جو کہا رجال سے بات نکرونگا اور ایک ایک سے بہی بات کی تو حانث نہوگا - مین فلان کے جانورون پر سوار نہون گا مین فلان کے کپڑے نہ پہنون گا مین اوسکے غلامون سے بات نکرون گا انمین سے ایک ایک سے بات تو تین سے کی تو حانث ہوگا - ایک کام پر قسم کہائی اور اوسمین سے تہوڑا کام کیا تو حانث نہوگا مثلاً مین یہہ کہانا نہ کہاؤن گا اب اوس مجلس مین تمام کہانا نہ کہا سکا حانث نہوگا - (صغیرہ) کم عمر لڑکی بہی عورت ہے قسم کہائی کہ مین عورت سے نکاح نکرون گا صغیرہ سے نکاح کیا تو حانث ہوجائیگا - اور جو کہا کہ مین عورت نہ خریدون گا اور صغیرہ خریدی تو حانث نہوگا - یمین صرف لفظ پر ہے نہ غرض پر مثلاً مین اوسکو کہانا کہلاؤن گا تو غرض اس سے اکرام و تکریم ہے اور لفظ کے معنی صرف کہلانا ہے اگر کہلا دیا تو بار ہوگا - عقد پر قسم کہائی تو ایجاب و قبول سے عقد متحقق ہوتا ہے مگر ہبہ اور وصیت اور اقرار اور ابراء اور اباحت اور صدقہ اور قرض اور کفالت مین صرف ایجاب پر حانث ہے - مین عورتون سے نکاح کرونگا (النساء) غلام خریدون گا العبد اور آدمیون سے (الناس) بات کرون گا یا بنی آدم سے یا کہانا - (الطعام) یا طعام کہاؤن گا یا پیون گا (الشراب یا شرابا) تو ایک سے بہی کیا یا کچہہ بہی کہایا پیا تو حانث ہوجائیگا کیونکہ جنس ہے اور جنس مین ایک جزو ہی کافی ہوتا ہے اور جو نساء اور عبید اکہا تو تین پر حانث ہوگا کہ جمع ہے - اور جو اس سب مین جنس کی نیت کریگا تو بخیال حقیقت اوسکا قول قبول ہوگا - کبہی فعل اپنے فاعل پر تمام ہوجاتا ہے مثلاً اگر مین اوسکو مسجد مین ماروں تو اوسکا مسجد مین ہونا ضرور ہے اور کبہی (محل) ظرف زمان اور ظرف مکان پر تمام ہوتا ہے مثلاً ضربتہ فی المسجد تو ضرب مسجد مین ہونا چاہئے - فعل ممتد جو مضاف ہوتا ہے مستغرق ہوتا ہے یعنے زمانہ اوسکے لیے معیار ہوجاتا ہے - اور وقت موصوف معرف ہے نہ شرط -

کتاب الحدود والتعزیر - جس نے کسیکو فعل سے یا قول سے یا آنکہہ سے ایذا دی تو تعزیر ہوگا - ذمی کو یا کافر کہا تو گنہگار ہوگا - ضابطہ جس گناہ مین حد مقرر نہین ہے اوسمین تعزیر ہے - مسلمان دار الحرب مین کوئی فعل بد کرے مواخذہ نہین ہے مگر قتل کی دیت ہے عمداً ہو یا خطاءً - (ورع یا رد) زہد خشک پر تعزیر ہے - کسیکو یا فاسق کہا اور ارادہ کیا کہ اوسکا فسق ثابت کردے تو یہہ گواہی قبول نہوگی کیونکہ جرح مجرد جب تک خلاف شرع یا حق عباد نہو مسموع نہین ہے تعزیر توبہ سے مثل حد ساقط نہین ہوتی ہے - مثلاً زید بکر پر مدعی ہے وہ روپوش ہے زید کے ہاتہہ نہین آتا ہے زید کے لوگون نے ظالمون کے یہان اوسکو گرفتار کروایا ان ظالمون نے اوسکو قید کیا اور مارا اور کچہہ روپیہ اوس سے (غرم) ڈنڈ لیا تو زید تعزیر ہوگا - باپ اپنے بیٹے کو گالی دے تو تعزیر ہوتا ہے پر حد نہین ہوتا ہے - صاحب وجاہت پر تعزیر

نہین ہے جیسے گناہ صغیرہ کرے یا جو گناہ کرے اور نادم ہووے۔

کتاب السیر والوداۃ کفرمیت بڑی شے ہے مسلمان کو کافر نہین کہہ سکتا ہون ح بہت وجہ کفر کے ہین اور ایک اسلام کی تو اسلام کا حکم ہوگا۔ سکران مرتد نہین ہو سکتا ہے۔ اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے سے کافر اور قتل کیا جاوے اور معاف نہ کیا جاوے۔ کافر کی توبہ دنیا و آخرت قبول ہے۔ مگر جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا اور انبیا کو یا شیخین کو یا ان مین سے کسی ایک کو برا کہے اوسکی توبہ قبول نہین ہے۔ اور جادوگر گو عورت ہی ہو اور زندیق کی توبہ قبول ہے۔ مسلمان جو مرتد ہو جاوے قتل کیا جاوے مگر عورت اور جسکا اسلام تبعیت سے ہو مثلاً والدین کے ساتھ وہ بھی مسلمان ہوا اور جو اسلام پر اکراہ ہوا اور جس کا اسلام ایک مرد اور دو عورت یا دو مرد کی گواہی سے ثابت ہوا اور پھر گواہ گواہی سے پھر گئے قتل نہ کیے جائین۔ مرتد ہوا کہ رجوع نکی تو اوسکا حکم قتل ہے اور حبط عمل ہے۔ اور سوا حج کے اور اعمال قضا نکریگا۔ اور جو روایت حدیث وغیرہ کی کرے سب باطل و غیر مقبول چاہیے کہ اوسکی روایت نہ سنی جاوے اور اوسکی عورت بائن ہو جاویگی اور اوسکا وقف باطل۔ اور مرجاوے یا قتل ہو تو مقابر مین مسلمانون کے دفن نہو اور نہ کسی ملۃ (عادی) کے مقابر مین اور مثل کتے کے گڑھے مین پھینک دیا جاوے اور بہ نسبت کافر اصلی کے مرتد بہت بڑا کافر ہے۔ ہمارے سید سردار مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اوسکی تصدیق ایمان ہے اور بہت امور دین کے ضروریات مین اور ان سب کی تکذیب کفر ہے کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہہ سکتے ہین۔ شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کو برا اور لعنت کرنا کفر ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو انپر تفضیل بدعت ہے انکی خلافت کا انکار کرے یا بسبب محبت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونسے بغض رکھے کافر ہے اور بہ نسبت انکے حضرت علی سے زیادہ محبت پر مواخذہ نہین ہے۔ جس چیز کا اقرار واجب ہے اوسکے انکار سے مرتد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی یا کسی نبی کے ساتھ استہزا کرے تو کافر ہے۔ مرتد گو اسلام کے کام کرتا ہو مثلاً نماز بجماعت یا ادا مناسک حج قتل کیا جاوے۔ مرتد ہونے سے انکار کیا تو یہ توبہ ہے۔ اور اوسکے ارتداد پر گواہی دین اور وہ منکر ہو تو اوس سے تعرض نہ کیا جاوے نہ اسلیے کہ گواہ جھوٹے ہین بلکہ اس لیے کہ انکار توبہ ہے۔ اگر گواہ کہین کہ پہلے کفر کا کلمہ کہا تھا تو اسکا کچھ فائدہ نہین مرتد ہونا گواہی سے ثابت ہوتا ہے۔ ولی اللہ جو سفر دراز بہت جلد طے کرین جو کوئی اسکا اعتقاد نکرے اوسکے کفر مین اختلاف ہے (حیران کرامت ہے حضرت ابراہیم ابن ادہم یوم نحر مکہ مین اور کوفہ مین دیکھے گئے اسکا انکار کفر نہین ہو سکتا ہے) اور کہا کہ نماز نہین پڑھتا ہون کافر نہین ہوتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام جاننا ضرور نہین ہے صرف حضرت کا نام جاننا ضرور ہے۔ اپنی زوجہ کے روبرو خدا کا بیان کیا وہ بولی کہ مین جانتی ہون کہ اللہ تعالی آسمان مین ہے کافر ہو گئی۔ اوسنے کہا کہ مین فرعون ہون یا مین ابلیس ہون کافر نہین ہوا۔ اور جو کہا کہ میرا اعتقاد ایسا ہی جیسا فرعون

کا اعتقاد ہو کافر ہو گیا۔ لواطہ عورت سے حلال جاننا کفر ہے۔ قرآن شریف پہ پاؤں رکھنا کفر ہے۔ علم اور علما کا استخفاف کفر ہے۔
اصل وتر کا انکار اور (اضحیہ) قربانی کا انکار کفر ہے۔ علم غیب کا دعوی کرے یا کہے کہ میں خدا کو نہیں جانتا ہوں تو کافر ہے۔
اذان کا استہزا کفر ہے۔ جو یہہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیا ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے کہ یہہ ضروریات دین سے ہے۔

کتاب اللقیط واللقطۃ تونگر تعریف کے بعد لقطہ کو اپنے کام میں نہیں لا سکتا ہے اور مفلس بحکم حاکم اپنے کام میں لا سکتا ہے

کتاب الشرکۃ پیسوں میں بھی شرکت جائز ہے۔ مفاوض اوسکے ساتھ شرکت کر سکتا ہے کہ جس کے لیے اوسکی گواہی قبول نہو
قاریوں کی اور واعظوں کی اور دلالوں کی اور بھیک مانگنے والوں کی اور کچہریوں پہ جو گواہ موجود رہتے ہیں شرکت
جائز نہیں ہے۔ راس المال سے زیادہ ربح عامل کے لیے جائز ہے۔ اور مال جو دیا گیا ہے وہ مضاربت ہو اور رب المال
کے لیے راس المال سے زیادہ ربح جائز نہیں ہے اور مال جو دیا گیا ہے بضاعت ہوگا۔ اور دونو کا مال بعد ادا راس
المال کے اپنے اپنے راس المال میں ہر شخص عامل ہے۔ ایک شریک بعذر یا بے عذر کام نکرے تو بھی مستحق ربح ہے۔
تین آدمیوں نے بغیر عقد شرکت کام قبول کیا اور کام صرف ایک نے کیا تو ثلث ربح یہہ تو لیگا اور وہ دونو محروم ہیں
جو کچھ انواع تجارت میں آج خریدوں تو وہ ہم دونو میں ہے اوسنے کہا (نعم) اچھا جائز ہو گیا۔ کچھ خریدا اور اوسنے کہا کہ مجکو
بھی شریک کرلے کہا میں نے تجکو شریک کرلیا تو جائز ہو گیا۔ ایک نے دوسرے کو منع کیا کہ سفر نکرے اور قرض نہ دیجے
تو سفر اور قرض دینا جائز نہوگا اگر سفر کیا اور مال ہلاک ہو گیا تو اوس مال کا ضامن ہوگا۔ کہ اوسمیں حمل اور مؤنت نہو
اور ربح دونو میں مشترک ہو ندی کی بھی شرکت جائز ہے۔ رب المال اور مضارب نے آپسمیں جھگڑا کیا کہ معاملہ مطلق تھا جو
چاہیں اور جس طرح چاہیں کام کریں یا معاملہ مقید نہ تھا کہ وہ کام کرنا اور وہ کام نکرنا اور سفر کرنا یا نکرنا تو مضارب کا قول قبول ہے
اور وکالت میں کہ عامل وکیل بھی تھا یا نہ تھا موکل کا قول قبول ہوگا۔

کتاب الوقف مصلیوں پہ وقف کیا تو امام اور خطیب اور قیم (متولی اور مسجد کا) تیل و بوریہ و دیگر اہل خرچ
ہو۔ مالک زمین کی اجازت سے زمین پہ مکان بنایا تو بنا مالک کی ہے اور اپنے لیے بنایا تو بنانے والے کا ہے اور باقی
اگر ضرر زمین نہ کہے تو مکان اوکھڑوا دے۔ اور زمین وقف پہ متولی نے مال وقف سے مکان بنایا تو وہ وقف ہے
اور اپنے مال سے وقف بنایا کچھ نام نہ لیا تو بھی وقف ہے اور جو اپنے سے بنایا تو اسکا جواب اگر متولی کے حکم سے بنایا تو
متولی سے (آمدنی وقف سے) قیمت لے لے اور مکان وقف ہوگا۔ اور اپنے لیے بنایا یا مطلق رکھا اگر زمین کو ضرر
نہو تو اوکھڑوا لے اور ضرر ہو تو اپنا مال ضایع کر دیا۔ پر صحیح یہہ ہے کہ عمارت قائم اور منہدم کی قیمت تشخیص کیا جاوے اور دونو
قیمتوں میں سے جو کم ہو وہ متولی دیکر لے لیوے۔ واقف کی شرط پہ عمل واجب ہے کیونکہ شرط واقف مثل نص شارع کے ہے

اوسکے مفہوم اور دلالت پر عمل واجب ہے - قاضی ناظر نااہل کو موقوف کردیگا ورنہ نہین - واقف نے یہہ شرط کی کہ میری قبر پر
قرآن شریف پڑھا جایا کرے تو یہہ شرط باطل ہے - شرط کی کہ آمدنی سے جو بچت ہو وہ ہر روز مسجد مین سائل کو دیا جائے - تو اس
شرط کی رعایت ضرور نہین ہے اور مسجد اور خارج مسجد اور دوسری مسجد کے سائلون کو اور جو سائل نہون تو اونکو دے سکتا ہے
شرط کی کہ ہر روز مستحقین کو روٹی گوشت دیا جائے تو قیم اسکی قیمت نقد بہی دے سکتا ہے اور روٹی گوشت بہی دے سکتا ہے -
امام عالم ہو یا متقی ہو تو قاضی اوسکا وظیفہ زیادہ کر سکتا ہے - قاضی نے ناظر موقوف کردیا اب قاضی موقوف ہو کر دوسرا قاضی
آیا ناظر معزول نے اوس سے کہا کہ مین بے سبب موقوف ہو گیا تہا تو جبتک کہ اپنی لیاقت اور اہلیت ثابت نکرے مامور نہوگا -
مستحقین خیانت جبتک ثابت نکرین ناظر موقوف نہوگا - واقف نے بروقت وقف شرط کی تہی کہ ناظر کو جب چاہون
موقوف کردون تو موقوف کر سکتا ہے ورنہ نہین) - واقف مرگیا تو ناظر اوسکا صرف وکیل رہا اور کچہہ اختیار اوسکو نرہا - اور
وقف بے شرط اوسکو موقوف کر سکتا ہے اور مرجائیگا تو ولایت باطل - واقف اپنے مقرر کیے ہوئے مدرس اور امام کو
معزول نہین کر سکتا ہے کہ صاحب وظیفہ پر اوسکو ولایت نہین ہے - مسجد کا بنانے والا اور اوسکی اولاد اور اوسکے اقارب
بہ نسبت اورون کے امام اور موذن مقرر کرنے کے مستحق ہین - محلہ مین مسجد بنائی اور محلہ والے امام و موذن مقرر کرنے مین
جہگڑتے ہین تو بانی مستحق نہین اہل محلہ مستحق ہین کہ وہ جسکو مقرر کرین اولی ہے اور اہل محلہ کا اور بانی کا مقرر کیا ہوا
موذن موجود ہین تو بانی کا امام و موذن مقرر کیا ہوا بہتر ہے اور عمارت مین جہگڑتے ہین تو بانی مستحق ہے -

کتاب البیوع - حمل اپنی ماکا تابع ہے حریت اصلیہ اور غلامی مین نہ اپنی ماں کے ساتہہ دین مین بکتا ہے مرہون ہونے
تو بچہ بہی رہن رہیگا اور اجارہ و کفالات و غصب مین نہوگا - اور حمل بنی آدم اور حیوانات مین اپنی ماکا تابع ہے جسکی ماں ہے
وہ بہی اوسکا ہے ولی جنایت اوسکو اوسکی ماکے ساتہہ نہ لے سکیگا اور ہبہ کی رجوع مین واپس نہوگا اور ماکے قصاص
مین نہ گرفتار ہوگا بعد وضع حدود قصاص ماں پر ہوگا - مثلا بکری کو ذبح کیا تو اوسکے پیٹ مین سے جو بچہ زندہ نکلا حلال کیا جائے
اور اگر مردہ نکلا حرام ہے نہ کہایا جاوے یعنے حمل اپنی ماکے ساتہہ حلال نہین ہوتا ہے - اور زکوۃ حمل پر نہ لگائی جائے
اور حمل نہ بیع ہو سکتا ہے نہ ہبہ ہو سکتا ہے اور اوسکی وصیت ہو سکتی ہے اور اوسکے لیے بہی ہو سکتی ہے ح مگر وقف
اور وصیت حمل کے لیے ہو سکتی ہے اور اوسکے ساتہہ اقرار ہو سکتا ہے - اور اوسکے لیے بہی - اور حمل کا نسب ثابت
ہوتا ہے اور اوسکی ماکے لیے نفقہ واجب ہے (اگر مطلقہ ہو تو بعد عدت حمل کے بہی نفقہ ہوتا ہے اور بیوہ ہو تو حمل کے لیے
نفقہ ہوتا ہے) اور حمل وارث و مورث ہوتا ہے غرہ وارثون کو ملتا ہے - مبیع بالعیب بحکم حاکم واپس ہوئی تو دونو
کے لیے فسخ ہے مگر دو صورت مین - ثمن کسی پر حوالہ ہو گیا اور پہر وہ بالعیب ہوا تو حوالہ باطل نہوگا اگر فسخ ہوتا تو حوالہ

نہوتا - بحکم حاکم رد بالعیب ہوگیا اور اب کسی اور کے ہاتھ بیچا اگر شے منقول ہے تو جائز نہین اگر فسخ ہوتا تو جائز ہوتا -
حق - زمین بالعیب واپس ہوئی تو حق شفیع باطل نہوگا - اگر فسخ ہوتا تو باطل ہوجاتا - معنی کا اعتبار ہے نہ الفاظ کا -
مثلاً کفالت بے شرط ابراء اصیل کفالت ہی ورنہ حوالت ہے - مین نے تیرے ہاتھ اگر مین یا میرا باپ چاہے تو بیچا ذکر تین
دن کا ہو یا کم کا تو بیع بالخیار ہے ورنہ بیع بالتعلیق باطل ہے کہ بیع تعلیق کی متحمل نہین ہے - مقروض کو قرض ہبہ کردینا ابراء
ہے - بلفظ رجعت نکاح صحیح ہے اور بلفظ نکاح رجعت صحیح ہے - کہا کہ اتنے کو یہہ شے لیلو وہ بولا مین نے لے لی بیع ہوگئی -
اور ہبہ بذکر البدل بیع ہے - اور بلفظ اعطاء اور اشتراک اور ادخال اور سرو اور اقالہ کے بیع ہوجاتی ہے - اور اجارہ
بلفظ ہبہ اور تملیک منعقد ہوجاتی ہے اور منافع پہ صلح کی یا منافع عاریت دے اجارہ ہے - اور بیع اوس لفظ سے
ہوتی ہے کہ فی الحال ملک پر دلالت کرے مثلاً بیع و شرا اور ہبہ اور تملیک - اور بلفظ بیع سلم اور بلفظ بیع مسلم منعقد
ہوجاتی ہے - مضاربت کے لیے کل ربح ہے تو مال قرض ہے اور رب المال کے لیے ہے تو بضاعت - اور بلفظ عتق
طلاق ہوجاتی ہے نصف پہ صلح کی تو باقی ساقط معاف کیا تو اسکا مقتضا یہہ ہے کہ قبول شرط نہین ہے جیسا ابراء
مین شرط قبول نہین ہے - مشتری نے قبضہ سے پہلے مبیع بائع کو ہبہ کردی تو یہہ اقالہ ہوگیا - بیع بے ثمن ہبہ نہین ہوسکتا ہے
اور اجارہ بلا اجرت عاریتہ ہے - اور بیع بلفظ نکاح و تزویج نہین ہوسکتی ہے - اور طلاق سے عتق نہین ہوتی ہے
طلاق اور عتاق مین الفاظ کا اعتبار ہے نہ معنی کا - وکیل کیا کہ زوجہ کو طلاق (منجز) فوراً دیوے اوسنے کسی شرط
پر دی طلاق نہوگی - اور ہبہ بشرط عوض بنظر ابتدا و لفظ ہبہ ہے اور ابتدا بنظر معنی بیع ہے انتہا ئً - اوس سے احکام بیع خیار
اور شفعہ لازم ہونگے - مباشر پہ شراچل سکے تو فوراً جاری ہوسکے گی - اس فضولی کی اور وکیل مخالف کے اشتراء
جاری ہوجاے گی - ذرع مذروع کا یعنے گز سے ناپی ہوئی چیز کا وصف ہے - مگر دعوی اور گواہی مین وصف نہین ہے بیان
متعین کرنا ضرور ہے - بقبض خریداری مثلاً چکا کر لینا ضمان آتا ہے اور بقصد دیکھنے اور پسند کے ضمان نہین آتا ہے
ایجاب مکرر کرنے سے ایجاب اول باطل ہے - عقود کی صحت کے لیے فائدہ ہونا ضرور ہے ورنہ باطل ہے مثلاً بیع درہم کی
درہم پر - ایک گھر کی سکونت دوسرے گھر کی سکونت پر کرایہ دینا لاحاصل ہے - سوا چند مسائل کے مشتری بیع نامہ
مین مالک بیع ہوجاتا ہی - ١ - بیع نازل مین مالک نہوگا - ٢ - اپنا کچھہ مال اپنے ولد صغیر کے لیے خریدا یا بیچا تو بدون قبضہ
کے مالک نہوگا - ٣ - مشتری کے پاس کچھہ امانت ہے پھر اوسنے اوسکو بیع فاسد خریدا تو وہ ملک نہوگا - اور ٤ - باذن
بائع قبضہ کرلیا تو مالک ہوجاے گا - اور سوا کھانے اور پہننے اور شفعہ کے احکام ملک ثابت ہوجائینگے - دونوں مین
صحت اور بطلان کا جھگڑا ہوا تو قول مدعی بطلان قبول ہوگا - اور صحت و فساد مین قول صحت قبول ہوگا - پر ایک صورت

بیع بالتعلیق باطل ہے

صلح علی النصف اور عفو اور ابراء مین قبول شرط نہین ہے

اقالہ مین۔ مثلاً مشتری مدعی ہے کہ مین نے کم قیمت پر بائع کے ہاتھ مبیع بیچدی ہے اور ابھی قیمت نہ دی تھی اور بائع
اقالہ کا مدعی ہے تو باوجود دیکہ مشتری فساد عقد کا مدعی ہے مشتری کا قول قبول ہوگا۔ اور اگر اس کا عکس ہووین تو
دو نو تحالف کرین۔ یاقوت نام لیا اور شیشہ دکھایا بیع باطل ہے کہ مبیع موجود نہین ہے معدوم ہے۔ ہروے کپڑے کا
نام لیا اور ہروے سے دکھایا تو باطل ہے بالقبض مالک نہوگا یا فاسد ہے۔ جب عقد کو دو بار کرین عقد ثانی باطل ہے صلح
کے بعد صلح باطل ہے اور نکاح کے بعد نکاح باطل ہے اور حوالہ کے بعد حوالہ باطل ہے۔ مگر شراء کے بعد شراء صحیح ہے۔ کفالت
کے بعد کفالت صحیح ہے کہ وثوق زیادہ ہوتا ہے۔ اور حوالہ نقل ہے وہ کیا جمع ہو سکتا ہے۔ اور اجارہ کے بعد اجارہ کہا
تو اجارہ اولی فسخ ہو۔ سوا کئی مسائل کے تخلیہ تسلیم ہے۔ ۱ مشتری نے قیمت دینے سے پہلے بے اذن بائع قبضہ کیا
اور پھر بائع کو دیدی تو یہ رد نہین ہے۔ ۲ بیع فاسد مین قبضہ تسلیم ہے۔ ہبہ فاسدہ مین قبضہ تسلیم نہین ہے۔ خیار الشرط
بیع اجارہ تقسیم صلح عن المال رہن راہن کے لیے اور خلع کفالہ حوالہ ابراء عن الدین اور تسلیم شفعہ بعد طلب اور وقف
اور مزارعت اور معاملت مین جاری ہوتا ہے اور سات عقد مین نہین ہوتا ہے۔ نکاح۔ طلاق۔ یمین۔ نذر۔ اقرار
اور صرف اور سلم۔ یہ جو اقرار ایسے عقد کا ہو کہ خیار اوسمین ہو سکے۔ صرف مین قبل افتراق تقابض ضرور ہے ورنہ باطل
ہے۔ ۳۲ صورت مین شرط بیع کو باطل نہین کرتی ہے شرط رہن کفیل حوالہ اشہاد خیار تین دن مین قیمت دینا
قیمت ادھار رکہنا اور عیوب سے بری ہونا اور سر درخت توڑنا اور پکنے کے بعد توڑنے تک جہاڑ پر رہنا اور
وصف مرغوب اور ادائے قیمت مبیع روک رکہنا اور رد بالعیب واپس کرنا اور طریق غیر مشتری کے لیے ہونا اور مبیع بائع
کی ملک سے نہ نکلنا اور بے تعین مشتری کو کچھ کہلانا اور گائے دودہ دیتی ہو اور گھوڑی بہت نرم چلتی ہو (ہملاج)
اور جوتی پانو کے برابر بنانا اور موزہ سی دینا اور کپڑہ پر پیوند لگانا مثلاً اور جستو گہی مین تلنا اور صابون فلان چیزون
سے بنانا۔ اموال ربویہ مین (جودہ) کہرا اچھا ہونا (بدر) معاف ہے مگر مریض کے مال ثلث کا اعتبار ہے اور مال یتیم
اور مال وقف۔ بے دیکھے جو خریدا اور قبضہ کیا تو جب دیکھے تو اختیار ہے۔ بیع فضولی موقوف ہے اور مالک کا شرط
خیار ہو تو باطل ہے اور جب اپنے لیے خریدی تو باطل ہے۔ غاصب نے کچھ مال غصب کیا اور اوسکے ہاتھ اور مال وہی
مالک نہ بیچے۔ دفتر کے احکام جو عاملون پر نکلتے ہین اوسکا بیچنا جائز نہین ہے۔ معدوم کی بیع باطل ہے۔ اور بقال سے
قرض لیا گیا اور پھر اوسکو حساب کر کے ہر ایک کی قیمت دیدی تو اب اوس غلہ وغیرہ کی بیع ہوئی ہے جو خرچ
ہو چکا اور اب معدوم ہے۔ بیع اور شرا اور اجارہ سے اقالہ کا مالک ہوتا ہے۔ مگر یون میت سے وصی نے پچاس کا
گہر بیس کو خریدا تو اقالہ نہوگا۔ اور وکیل بالشرا کا اقالہ صحیح نہین ہے اور وکیل بالبیع اقالہ کر سکتا ہے۔ وارث اور وصی

اقالہ [illegible] بیع موقوف اوسکے مرنے سے کہ جسپر موقوف تھی باطل ہوجاتی ہے اور وارث سوا تقسیم اوسکا [illegible] ہوگا [illegible] کی تفریق جائز نہیں ہے۔ موقوف علیہ نے جائز کردیا تو نافذ ہوگی اوسمین رجوع نہوگی صرف حقوق [illegible] نہیں ہوسکتا ہے حق شفعہ سے صلح بالمال کرے باطل ہے۔ مخیرہ مال پر صلح کرے باطل ہے اور اوسکے [illegible] صلح بالمال کی باطل ہے اور حق قصاص اور حق نکاح [illegible] سکتا ہے [illegible] سے صلح بالمال جائز نہیں ہے۔ اور بیع حق المرور اور حق شرب تبعًا کہتے ہین [illegible] فاسد سے حق عبد متعلق ہے تو لازم ہوجاتی ہے اور فساد جاتا رہتا ہے۔ اجارہ فاسد ہے اور مستاجر نے اوسکے [illegible] اجارہ [illegible] ادل اوسکو نقض کرسکتا ہے مشتری نے مکرہ کے ہاتھ بیچا مکرہ نقض کرسکتا ہے مشتری فاسد نے [illegible] نقض کرسکتا ہے۔ غش حرام ہے مگر محاصل مین کہوٹے دیسکتا ہے۔ اقالہ کا اقالہ جائز ہے اور سلم مین جائز نہین ہے کہ وہ دین ہے جو ساقط ہوگیا ہے اور ساقط عائد نہین ہوتا ہے۔ سوا استصناع کے بایع کے مرنے سے بیع باطل نہین ہوتی ہے (صانع) مدت مقرر کرنے مین اختلاف ہو تو جو مدت کا انکار کرے اوسکا قول قبول ہے اور مقدار کا انکار کرے تو کم والے کا قول قبول ہے۔ ربوا حرام ہے۔ مگر دار الحرب مین مسلم اور حربی سے اور دو نو مسلمان جو وہین اسلام لائے اور یہان نہین آئے اور دونو مستفاض اور دونو شریک عنان [illegible] سکتے ہین۔ اور مولیٰ اور غلام اسمین ربوا لے سکتے ہین

کتاب الکفالت

اصیل کو مہلت دینا کفیل کو مہلت دینا ہے۔ اصیل کو بری کرنا تو کفیل بری ہوگیا۔ [illegible] شخص نے کہا کہ تم گواہ رہو کہ فلان پر جو اس آدمی کا قرض ہے مین اوسکا کفیل ہون اور فلان گواہ لایا کہ مین اوسکے ضامن ہونے سے پہلے ادا کرچکا ہون تو وہ فلان اصل مقروض بری ہوگیا اور یہہ کفیل بری نہوا۔ دین موجل کا کفیل ہوا اور مرگیا تو مدت جاتی رہی فورًا واجب ہوگیا کفیل کے وارث سے فورًا لے سکتا ہے اور وارث اصیل سے بے ختم مدت نہین لے سکتا ہے۔ کفیل نے ادا کردیا تو دونو بری ہوگئے۔ اگر کفیل نے زر کفالت اپنی قرضدار پر حوالہ کردیا تو خاص کفیل بری ہوا (غرور) دہوکا دینے سے ضمان نہین آتا ہے کسیکو کہا یہہ راستہ امن کا ہے ادہر سے جا ماوہ جو ادہر گیا تو چورون نے اوسکو لوٹ لیا یا کہا کہ یہہ کہانا کہا لو زہر نہین ہے اوسنے کہا لیا اور مرگیا تو اس کہنے والے پہ ضمان نہین ہے۔ یعنے مخبر پر ضمان نہین ہے مگر تین صورت مین۔ ۱۔ شرط دہوکہ کی مثلًا اس شرط پر نکاح کرا کہ عورت آزاد ہے پہر وہ تو باندی کسی اور کی نکلی تو ولد کی قیمت مجزاوسکو دیگا۔ ۲۔ عقد معاوضہ کے ضمن مین جو غرور ہوا ہو اوسکا ضمان دیگا۔ مشتری نے باندی خریدی اور اوس سے ولد ہوا اب باندی کسی اور کی نکلی تو ولد

کی قیمت بایع مشتری کو دیگا - اور مشتری نے گھر مول لیکر بنایا اور اوسکا مستحق اور کوئی نکلا تو گھر کی قیمت بایع مشتری کو دیگا - ایک شخص نے کہا کہ یہہ میرا بیٹا ہی اس سے معاملہ کرتے رہو بعد معاملہ کے یہہ ظاہر ہوا کہ وہ لڑکا اسکا بیٹا نہین ہے تو اسپر خریدار کا ضمان پڑیگا جو عقد ایسی ہو کہ اوسکا فائدہ اوس شئے دینے والے کو حاصل ہوتا ہے اوسمین دہوکہ دینے سے اوسپر ضمان پڑتا ہی مثلاً ودیعت دیا کرایہ دیا کسینے اپنی ملک ثابت ودیعت یا کرایہ کی چیز ثابت کردی اور وہ اونکے پاس سے جاتی رہی اب مالک نے اوس سے اپنی چیز کا ضمان لے لیا تو مودع اور کرایہ دار اوس عقد والے کو ضمان جو دیا ہے لیگا اور عاریت اور ہبہ مین فائدہ اوسیکا ہی نہ عاریت دینے والے کا نہ واہب کا - اوسمین اونسے ضمان نہ لیگا - مالک خود ہی دلال بنا اور اوسکے قول پر اعتماد کرکے قیمت سے زیادہ پر خرید لیا اور بعد اوسمین سے مشتری نے کچھہ خرچ بھی کر ڈالا جو باقی ہی وہ واپس دیکر باقی قیمت واپس لے لیگا - اور ایسے ہی بایع کے قول پر اعتماد کرکے لیا اور غبن فاحش نکلی تو واپس کر دیگا اور ایسے ہی مشتری نے بایع کو دہوکا دیا اور مبیع واپس کر دی - ہر کسی کو لازم نہین ہے کہ طرف ثانی کو خود حاضر کرے - مثلاً زوج کا اپنے زوجہ کو عدالت مین لانا ضرور نہین ہے کہ اوسپر کوئی دعوی کرے - (بلکہ بحکم عدالت طلب ہووے) اور عورت اسکی جوابدہی کے لیے یا کسی اور پر نالش کے لیے عدالت مین جاے گی اور وہ اپنی عورت کو باہر نکلنے سے منع نکریگا - اور کفیل بالنفس پر مکفول عنہ کا حاضر کرنا ضرور ہے - اور جو اوسپر قدرت نہو تو وہ بھی نہین - باپ نے کہا کہ تو میرے بیٹے کا ضامن ہو وہ ضامن ہوگیا اب ضامن جو اوسکو مانگتا ہے تو باپ پر لازم ہے کہ اپنا بیٹا حاضر کر دے - قیدخانہ کے دربان نے قیدی کو چھوڑ دیا قاضی یا مالک دین دربان کو قید کریگا کہ اوسکو حاضر کرے - باپ داماد پر اپنی بیٹی کے مہر کا مدعی ہے اور داماد کہتا ہے کہ اپنی بیٹی میرے پاس حاضر کردو اور بیٹی اپنے کام کے لیے باہر پھرتی ہے قاضی باپ کو حکم دیگا کہ اپنی بیٹی اسکو پہونچا دو یا داماد جو روپیہ اور کسی امر کا مدعی ہے باپ پہونچا دے تو بہتر ورنہ قاضی اپنا امین متعین کر دیگا کہ عورت کو حاضر کر دے (ناظر اور اوسکی جماعت چپراسیان) - جو شخص کسی کے امر واجب کی درستی کے لیے اوسکے کہنے سے کھڑا ہوا تو جو خرچ کریگا اوس سے لیگا مثلاً اوسکو نفقہ دیا یا اوسکا قرض دیا - میرے ہبہ کا عوض دیدو یا میرے کفارہ کا کھانا مساکین کو کھلا دو یا میرے مال کی زکوۃ دیدو یا فلان کو میری طرف سے ہبہ کر دو تو واپس لیگا جسکے مال کے عوض کچھہ مال دیا جاے اور وہ اوسکا مالک ہو جاے تو جو اوس مال کو بحکم ادا کرے وہ آمر سے واپس لیگا - گو شرط نکیگئی ہو - تو اسکی اصل یہہ ہی کہ جس حق کے مطالبہ مین انسان قید ہو سکے یا اوسکا مدعی اوسکو الزام سے پکڑ سکے تو اوسکے حکم ادا پر مامور اوس سے بے شرط بھی واپس نہین لیگا - اور جو ایسا حق ہے کہ اوسمین گرفتار نہین ہو سکتا ہے اوسمین بے شرط مامور آمر سے نہین لے سکتا ہے اور کفیل بالنفس نے یہہ شرط کی کہ ... ایک مہینہ تک اوسکا

کفیل ہون اور اوسکی کفیل نہین ہون تو یہہ کفالت صحیح نہین ہے اور یہہ کفالت کے عدم لزوم کے لیے حیلہ ہے۔ سوا
کفیل بالنفس کے اصیل بری ہونے سے کفیل بری ہو جاتا ہی۔ ضمان الغرور حقیقت مین ضمان الکفالت ہی۔ کفالت
(حالہ) فوراً ہی کفیل اصیل کو بے ادا یا بے ابراء سفر پر نہ جانے دیگا۔ سوا دین صحیح کے جو بے ادا یا بے ابراء ساقط نہین
ہوتا ہے کفالت نہین ہو سکتی ہے۔ قاضی جب گواہ گزر چکے تو مدعا علیہ سے کفیل بالنفس لیگا۔ اور مدعی پر حاضر کرنے کا
کفیل لیگا۔ اور کفالت بالمال پر جبر نہین ہے۔

کتاب القضا والشہادۃ۔ خط پر اعتماد نہین ہے اور نہ اوس پر عمل ہو سکتا ہی جس کاغذ وقف پر قاضیون کی مہر ہے
اوس پر عمل نہین ہو سکتا ہی۔ قاضی یا گواہ پر یا اقرار پر یا نکول پر فیصلہ کرتا ہے نہ صرف اوس کاغذ وقف پر۔ مدعی نے
مدعا علیہ کا اقرار نامہ پیش کیا تو اوسکو یہہ قسم دینگے کہ اوسنے یہہ نہین لکھا ہی بلکہ یہہ قسم دینگے کہ اصل مال تجھپر ہے یا نہین
ایک دوکان خریدی اور قبضہ کے بعد اوسکے دروازہ پر یہہ لکھا ہوا پایا کہ یہہ دوکان فلان مسجد پر وقف ہی تو واپس نہوگی
کیونکہ ان علامتون پر احکام مبنی نہین ہوتے ہین اور قرآن شریف اور کتابون پر جو وقف ہو لکھا ہوتا ہے اوسکا بھی
یہی حکم ہے۔ مگر براءت سلطانیہ بادشاہی احکام جو وظائف کے لیے ہین ہمارے زمانہ مین مقبول نہین بشرطیکہ اونمین
(تزویر) جعل نہوا ہو۔ دلال اور صراف اور (بیاع) سوداگر کا (دفتر) بہی کہاتہ مقبول ہے کیونکہ اسمین وہی لکھتا ہے
جو لیتا ہے اور جو دیتا ہے۔ دعوی کیا مدعا علیہ نے کہا جو مدعی کے تذکرہ بہی مین نکلے وہ مین نے قبول کیا تو یہہ اقرار
نہین ہے یا جو تیرے جریدہ مین ہے تو میرا اقرار نہین ہے کیونکہ یہہ سب مجہول ہے مگر جب شے معلوم و معین ہو تو اقرار ہے
مدیون کو نہ قید مین ماریں اور نہ قید کرین اور نہ طوق و زنجیر کیا جاوے۔ مگر باپ قرابت والے کو نفقہ نہ دے یا اپنی خوبرو بیبیون
مین مساوات نکرے یا کفارہ ظہار نہ دے تو قید ہو سکے گا۔ اگر قرابت دار کو مدت تک نفقہ نہ دے تو ساقط اور کچھ اوسکا عوض
نہین ہے اور اپنی عورت سے مدت تک جماع نکرے تو کچھ اوسکا عوض نہین ہے۔ حق مجہول پر حلف نہین ہے شریک تجارت
مضاربت مبہم کا دعوی ہو تو حلف نہین ہے۔ اور یتیم کے وصی کو تہمت مجہول پر حلف ہوتی ہے اور وقف کے متولی کو اور
مودع (بکسر دال) مودع (بفتح دال) کو حلف دیگا۔ رہن مجہول پر حلف ہوتی ہے دعوی غصب پر حلف ہوتی ہے
سرقہ مجہول پر حلف ہوتی ہی۔ عدالت کا حکم اوسی پر ہے جسپر فیصلہ ہوا ہے دکسی اور پر۔ حریۃ اصلیہ اور نسب اور ولاء
العتاقہ اور نکاح مین ایکبار جب فیصلہ ہو چکا ہے تو پھر دعوی نہین سنا جاتا ہے۔ اور قضا با لوقف مین دوبارہ
دعوی سنا جاتا ہے۔ اول چار مین مدعا علیہ کے سوا اوروں پر بھی حکم کا اثر پڑتا ہے اور پنجم مین کسی پر اثر نہین
پڑتا ہے۔ اور مدعا علیہ کو جس سے ملک ملی ہو اوسپر بھی اثر فیصلہ پڑتا ہے۔ اور ایک شخص نے مشتری سے بیع لی اب

کسی نے اوس سے دعوی کرکے اپنا حق ثابت کیا تو اوسپر اور مشتری پر دونو پر فیصلہ پڑیگا - اب بائع اپنا دعوی اوس
شے پر ثابت کرے تو مسموع نہوگا - وارث پر نالش کرکے ایک شے معین پر فیصلہ پایا اور اوسکا جواب ہے کہ مین نے
وراثت مین یہ شے لی تہی تو سب وارثون پر اس فیصلہ کا اثر ہوگا پہر کسی وارث کا دعوی اور گواہ مسموع نہونگے
گواہ مختلف ہون تو دعوی قبول نہین ہے اور گواہی لفظاً اور معنی مطابق دعوی ہونا چاہئے - پر وقف مین کم پر فیصلہ
ہوتا ہے - اور مہر مین کم پر فیصلہ ہوتا ہے ہبہ اور عطیہ ایک شے ہے - نکاح اور تزویج ایک شے ہے - ایک گواہ نے کہا کہ اوسپر
ہزار روپیہ ہین اور دوسرے نے کہا کہ اوسنے ہزار کا اقرار کیا تہا تو گواہی قبول ہے - ایک گواہ نے کہا کہ عربی مین
طلاق دی تہی اور دوسرے نے کہا فارسی مین دی تہی تو گواہی قبول ہے اور عربی اور فارسی کے اختلاف سے
قذف مین گواہی قبول نہین ہے - یوم الموت فیصلہ مین داخل نہین ہے اور یوم القتل داخل ہے - عورت بچہ لائی اور
گواہ بتاریخ متناقض گواہی دیتے ہین تو یوم القتل سے فیصلہ دیا جائیگا - دو شخصون کی دیوار مین ایک کی دیوار گرگئی ہے
اور دوسرے کی دیوار کا ضرر ہوگا تو اوسپر جبر ہوگا کہ دیوار بنادے اور وقف مین بہی یہی حکم ہے اور انکے سوا کسی کی
عمارت کا جبر نہین ہے - شہادت بالمجہول صحیح نہین ہے مگر کفالت بالنفس مین جو شخص مجہول ہوگا - نہ جانتے ہون
اور رہن مجہول کی گواہی مقبول ہے اور غصب مجہول کی گواہی قبول ہے ہان مین مقدار زر رہن مجہول ہو تو
گواہی قبول نہین ہے اور مرہون مجہول ہو تو قبول ہے - قاضی سبب دین دریافت کریگا نہ بتلاوے تو جبر نہین ہے
مدعی مدعی علیہ بہی کہا تہا لاوے تو بہتر اور نہ لاوے جبر نہوگا - جسمین اختلاف ہو بدلیل ہو اوسپر عمل ہو سکتا ہے
جس کی دلیل نہو یا درست نہو اوسپر عمل نہوگا کہ وہ خلاف ہے - قول بقسم قبول ہوتا ہے - مگر قول وصی عوض کی
اتفاق یتیم پر یا اوسکے غلام پر کہ اور قول قاضی مال یتیم کے بیچنے مین اور دعوی ہو تو
مین کل العیب مین اور قاضی پر دعوی ہو کہ اوسنے مال وقف و یتیم اجارہ دیا اور قول موہوب قبول ہے
قسم ہو کہ شے موہوب تلف ہوگئی اور تنازع یہہ ہے کہ اسمین عوض دینا شرط ہوا تہا اور باپ نے اپنے ولد صغیر کے لیے کہ خرید
اور اوسمین اور شفیع مین ثمن مین اختلاف ہوا تو باپ کا قول بے قسم قبول ہے - اور باپ نے اپنے لیے خریدنے
سے انکار کیا اور ولد صغیر کے لیے خریدنے کا مدعی تو اوسکا قول بے قسم قبول ہے - دفع دعوی قبل فیصلہ اور بعد
فیصلہ قبول ہے - اور نکول پر جو فیصلہ ہوا اوسکے بعد پہر دعوی مسموع ہو سکتا ہے - تناقض سواء تناقض وصی اور ناظر
اور وارث کے مقبول نہین ہے - مثلاً وارث نے پہلے تو زوجہ کو حصہ دیا اور پہر مدعی طلاق ہو اتو تناقض قبول ہے
شہادت جو بعض مین باطل ہے کل مین باطل ہے - نفی کے گواہ قبول نہین ہین اور اس صورت مین جو

مثلاً سوا اسکے اور وارث نہین ہی اور مثلاً اتانے اپنے دودہ نہین پلایا اور بکر حتی کا پلایا - اور نفی متواتر قبول ہے -
فیصلہ محمول علی الصحت ہی اور بالشک منسوخ نہین ہوتا ہی - قاضی اپنے علم پر عمل نہین کر سکتا ہے - مفہوم کلام پر عمل
نہین ہوتا ہے اور مفہوم روایت حجت ہی - کوئی حق العبد قذف اور قصاص اور لعان تمادی ایام ساقط نہوگا - مفتی
بالصحت اور بالمصلحت فتوی دیگا - ایک شخص عادل کا قول گیارہ موضع مین قبول ہے جو چیز تلف ہوگئی ہو جرح مین -
جرح جو خفیہ ہو - اور تعدیل مین اور قول مترجم اور مسلم فیہ کا کھرا اور اچھا مال ہونا اور ناقص ہونا اور مدیون محبوس کا
ایک مدت حبس کے بعد مفلس ہونا اور مزکے کے پاس قاضی کے رسول کا پیغام - اور عیب مبیع کا اثبات اور رویت
ہلال رمضان بروز ابر وغبار اور شاہد موت کا خبر دینا - قاضی کا امین جو گواہون کی گواہی دینا بیان کرے
اور پردہ نشین عورت کا قسم دینا بے دوسرے گواہ کے قبول نہوگا - جبتک کہ بیان نہو سب آدمی آزاد ہین - اگر
شہادت مین یا قصاص مین یا حدود مین یا دیت مین اگر کوئی کہدے کہ یہ گواہ غلام ہی تو اسکا کہنا قبول ہوگا
قاضی نے خطا کی تو (مقضی لہ) جسکو فیصلہ دیا ہے اوسپر نقصان پڑیگا - اور عمداً ہے تو قاضی پر پڑیگا
ابراء عام کے بعد دعوی مسموع نہین ہے - مثلاً اوسپر میرا کچہ حق نہین ہے - اور ضمان درک سے بری کیا تو بری نہوگا
اور شفعہ سے بری کیا تو شفعہ ساقط - وارث نے وصی کو ابراء عام کیا اور پہر کچہ دعوی کیا مسموع ہی وارث نے
کہا کہ سب لوگون سے مین نے اپنے باپ کا ترکہ لے لیا اور پہر کسی پر کچہ دعوی کیا مسموع ہوگا - ایک وارث نے اور
وارثون سے صلح کی اور ابراء عام دیدیا اب کچہ اور مال نکلا جو وقت صلح موجود نتہا اب پہر دعوی کر سکتا ہے
عقد فاسد کے ضمن مین ابراء عام مانع دعوی نہین ہے - اس زمین مین کچہ حق نہین پہر مدعی ہی کہ تخم ریزی میری
ہے مسموع ہوگا - وارثون نے ترکہ تقسیم کر لیا اور ایک نے دوسرے کو بری کر دیا پہر ایک نے میت پر یا ترکہ میت پر
دین کا دعوی کیا قبول ہوگا جب تقسیم مین غبن فاحش ہو واپس ہوگی - مدعی کے ابراء کے بعد یہہ اقرار کرتا ہے
کہ یہہ شے مدعی کی ہے تو مسموع ہوگا - دعوی وصایت وکالت کو ابراء عام مانع نہین ہے - پہلے مدعی ہی کہ
میری شے ہی اور پہر بے تاریخ خریدنا بیان کرتا ہے دعوی مسموع ہے - ابراء عام کے بعد حق حادث پر دعوی
مسموع ہی - حد خالص مین اور وقف مین اور خاص اللہ تعالی کے حق مثلاً رویت رمضان اور طلاق اور عتاق
اور ایلاء اور ظہار مین بے دعوے کے گواہی قبول ہے - دفع دعوی جوابدہی اور پہر اوسکی جوابدہی گواہی
سے پہلے اور گواہی کے بعد مسموع ہی - اور فیصلہ کے قبل اور بعد بہی مسموع ہے - حاکم اول کے روبرو اور اوسکے
بعد جو حاکم ہوا اوسکے روبرو یہہ کہے کہ میرے پاس دفع ہی مگر کوئی وجہ دفع کی نہ کہی تو قبول نہین ہے - کہا میرے گواہ

بدلہ مین نہین یمین قبول ہوگا۔ دفع فاسد قبول نہین ہے۔ اور اگر دفع صحیح ہو مثلاً کہا کہ میرے گواہ دعویٰ مین تھے مجلس ثانی پر مہلت دیجائے۔ یمین کا اقرار کیا اور بعد اوسکے ایفا یا ابرا کا مدعی ہے تو اوسپر فیصلہ ہوگا۔ اگر کہا کہ شہر مین میرے گواہ موجود ہین ورنہ اوسپر فیصلہ ہوجائیگا حکم کے بعد دفع صحیح ہے مثلاً اوس نے ثابت کیا کہ میرے پاس عاریت ہے یا بکرا یہ ہے تو دفع صحیح ہے کہ اوسکو قبضہ خصوصیت نہین ہے۔ ہے مدعا علیہ نے بیعا ہبتاً اور بیع کیا کوئی کسیکی طرف سے دفع نہین کرسکتا ہے اگر قاضی کو امید صلح ہو یا مدعی مہلت مانگے یا قاضی کو شبہ ہو تو فیصلہ مین تاخیر کرے ورنہ فوراً فیصلہ کردے بہ نسبت ابتدا کے باقی رہنا سہل ہے۔ قاضی زنا ستر ہے مقرر کیا گیا تو صحیح ہے اور قاضی ہونے کے بعد فاسق ہوگیا تو معزول ہوجائے گا۔ جسکا اقرار قبول ہو اوسکے گواہ بھی لیے جائینگے۔

ح جو مدعا علیہ ہو اگر اقرار کرے تو قبول اور اقرار نکرے گواہ لائے تو مسموع ہونگے۔ مگر وراثت اور نفقہ اور حضانت مین گواہی ہی چلتی ہے نہ اقرار۔ اور اگر کہا کہ وہ میرا بھائی ہے یا جد ہے یا مین اوسکا بیٹا یا پوتا ہون تو گواہی قبول نہین کہ یہہ گواہی غیر کے مقابلہ مین ہے جو مدعا علیہ نہین ہے اور اگر کہا کہ مین اوسکا باپ ہون اور یا وہ میرا بیٹا ہے یا وہ میری زوجہ ہے اسمین گواہی قبول ہے۔ بنظر ضرورت یا بنظر اتباع مسلمان کے ضرر کا فر کی گواہی قبول ہے ورنہ نہین۔ قاضی نہ اپنے لیے اور نہ اوسکے لیے جسکے لیے یہہ گواہی دیسکتا ہے یا وہ اسکے لیے گواہی دیسکتا ہے فیصلہ نہین کرسکتا ہے مگر وصیت مین اپنے لیے اور اوسکے لیے کہ جسکی گواہی اسکے حق مین اور اسکی گواہی اوسکے حق مین مقبول نہین ہے فیصلہ دیسکتا ہے۔ قاضی کا ابن مثل قاضی ہے کہ کسی امر کا (عہدہ) ذمہ اسپر نہین ہے اور قاضی کا وصی ذمہ دار ہے کہ قاضی نے جسکو یتیم پر وصی کیا ہے تو وصی تصرف کرسکتا ہے نہ قاضی۔ میت پر دین ہو یا میت کا کسی پر دین ہو یا میت کا ولد صغیر ہو۔ یا اپنے مورث سے کوئی چیز خریدی اور مورث مرگیا اور اب چاہتا ہے کہ مبیع بعیب واپس دے۔ یا صغیر جو صاحب مال ہے اوسکا باپ مسرف ہے تو قاضی ان صورتون مین کسیکو وصی کرسکتا ہے۔ سوا مال یتیم اور وقف کے۔ مدیون مفلس مدت تک قید رہکر بلا کفیل رہا کیا جائے۔ قاضی سوا عورتون کے مردون کو نہین تفریق کریگا۔ قاضی کے روبرو حضرت ام بشر کی والدہ اور ایک اور بیوی گواہ آئی حاکم نے کہا کہ انکو الگ الگ شہادت دو حضرت ام بشر نے فرمایا کہ تمکو یہ اختیار نہین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ایک عورت گواہ کچھ بھولجائے تو دوسری عورت گواہ یاد دلا سکتی ہے۔ حاکم چپ ہو رہا۔ شاہد زور کی توبہ قبول ہے۔ قاضی شہر کے ہوتے ہوئے امیر شہر (امیر مصر یا امیر حج) فیصلہ کرسکتا ہے۔ محکم (جو ایک مقدمہ کے لیے مقرر کرلین) مثل قاضی ہین۔ ولی صغیر کیطرف سے تفریق بسبب الجب اور بخیار بلوغ اور بعدم کفاءت [illegible]

کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور صغیر جو اسلام سے انکار کرے اور لعان کا دعوی ہو تو اس تفریق مین ولی خصم نہین ہو سکتا آگے
مقر پر گواہ نہین گزر سکتے ہین۔ مگر اوس وارث پر جو بدین علی المیت مقر ہو گواہ گزر سکتے ہین (کیونکہ فیصلہ جو بگواہی ہوا
وہ اورون پر بھی متعدی ہوتا ہی نہ جو باقرار ہوا) وصی کو مدعا علیہ اقرار وصایت کرے اور وکیل کو مدعا علیہ اقرار وکالت کرے
اپنے گواہون سے بھی ثابت کر سکتے ہین۔ تو اصل یہہ ہے کہ اگر غیر مقر سے خوف ضرر ہے تو مقر پر گواہ بھی گزارنا
ضرور ہے مستحق علیہ حق کا مقر ہے تو گواہ ضرور ہین نابالغ پر فیصلہ جاری ہو سکے۔ صغیر پر نالش ہوئی باپ نے اقرار کیا
تو اوس پر گواہ بھی گزرنا ضرور ہے اور وصی اور امین قاضی جو وصی کے اوپر اقرار کرین تو ضرورت گواہون کی نہی
موصی لہ کے لیے جو وارث اقرار کرے تو گواہ بھی ضرور ہے۔ پہلے ایک کو کرایہ دیا پھر دوسرے کو اول گواہ لایا اب دوسرا
حاضر ہے اور مقر ہے تو گواہ مسموع ورنہ نہین۔ گواہی چھپانا گناہ کبیرہ ہے۔ اور طلب ہو تو تاخیر حرام ہے۔ اور جو
عدالت تک جانے سے عاجز ہے یا حق ناحق ہوگیا تو تاخیر حرام نہین ہے۔ اور یہہ ایسا ہے کہ اسکی گواہی بہت جلد
قبول ہوتی ہے (مثلاً مقتدا وقت ہے) یا حاکم ظالم ہے تو گواہی دینا ضرور ہے۔ اور گواہ جانتا ہے کہ قاضی کا مذہب
اور ہے اور میرا اور ہے قاضی میری گواہی قبول نکریگا تو تاخیر حرام نہین ہے۔ سواے محدود قذف کے اور سواے اوسکے
جو کذب مین معروف ہو۔ ہر فاسق کی توبہ قبول ہے۔ شہادۃ فرع اصل کے لیے نامنظور۔ دادا اپنے پوتے کے لیے اوسکے
باپ پر (یعنے اپنے بیٹے پر) گواہی دے تو مسموع ہے۔ شہادۃ فرع اپنے اصل کے ضرر پر قبول ہے۔ اور اپنے باپ پر
ماں کے لیے گواہی دے یا اپنے باپ پر اپنی ماں کی سوکن کے لیے گواہی دے اور اوسکی ماں ابھی نکاح مین موجود ہے
تو قبول ہے۔ بیع اور اجارہ اور صلح اور اقرار مین اکراہ کے گواہ قبول ہین نہ رضامندی کے۔ اور گواہ نہون تو مدعی کا
قول قبول ہے۔ صحت اور فساد بیع مین تنازع ہو تو مدعی صحت کا قول قبول ہے۔ دونو بایع و مشتری مین ثمن
یا بیع یا دونو کی مقدار مین یا وصف ثمن مین یا جنس ثمن مین تنازع ہے اور کسی کے پاس گواہ نہین ہے تو
دونو تحالف کرین۔ سلطان مقرر کر سکتا ہی کہ اتنی مدت کے اور اتنی حد مین اور فلان قسم کے مقدمات سماعت
ہون ۔ح مگر سلطان حقوق کی سماعت خود کرتا رہے۔ سواے وقف اور ارث کے پندرہ برس کے بعد کوئی
مقدمہ مسموع نہووے۔ (یہہ موجب اتلاف حقوق ہے۔ مثلاً پندرہ برس کے بعد آیا اور اوسکی جورو نے کسی
اور سے نکاح کر لیا تو اب دعوی شوہر اول اس قاعدہ پر ساقط ہو جائے گا۔ تو نہایت ظلم ہوگا) قاضی گواہون سے
مکان و زمان دریافت کر سکتا ہی۔ اوسکی راے ہو تو گواہ کو قسم دے سکتا ہے۔ کیونکہ گواہ کا تزکیہ موقوف ہوگیا تو
قسم ہی دیجائے۔ صغیر کی جائداد باپ یا وصی بیچے تو حاکم بیع توڑ سکتا ہے۔ اور مدیون کو کب تک قید

رکھے۔ اور قیدی کے بھاگنے کا خوف ہو تو کہاں قید رکھے۔ یا چور کے بھاگنے کا اندیشہ ہو تو کہاں قید رکھے۔ قاضی کی
مد اپر ہے۔ جس نے ایک کام اپنی سعی سے پورا کر دیا اب اوسکو جو اپنے لیے لینا چاہے تو یہہ سعی باطل و مردود ہے۔
اپنی ملک کہکر رہن کیا اور راب اور کے لیے اقرار کرتا ہے تو مرتہن کو کچھ ضرر نہوگا اوسکا دین دیوے اور مقر لہ
کو شے مرہون۔ زمین خریدی اور راب مدعی ہے کہ بایع نے اسکو مقبرہ بنایا تہا تو یہہ سعی مقبول ہوگی۔ یا وقف کا
دعوی کیا تو قبول ہوگی۔ باپ یا وصی نے مال صغیر بیچا اور ریا مال وقف متولی نے بیچا۔ اور راب غبن فاحش کے
مدعی ہوئے تو یہہ سعی قبول ہوگی۔ اور ہر شخص کا قول قبول ہے جو بعد بیع مدعی فساد ہے اور کہتا ہے کہ مجکو
فساد کا علم نہ تہا۔ بائع کہتا ہے کہ مین فضولی تہا قبول نہین ہے۔ درک کا ضامن ہوا اب بیع کا مدعی قبول نہوگا
دعوی کی صحت کے لیے بیان سبب شرط نہین ہے۔ (مثلا دین) اور شے معین مین (مثلا زمین وغیرہ) شرط ہے
زمین پر بے گواہی قبضہ نہین ہو سکتا ہے یا قاضی جانتا ہو سوا دعوی غصب کے مدعی اور مدعی علیہ کا بین
تصادق (متفق ہوجانا) کافی نہین ہے ح مثلا دعوی عقار۔ مدعی ملک مطلق بلا تاریخ اور گواہ بتاریخ کہتے ہین
قبول ہے۔ مدعی ہے کہ غصب یا قتل کیا (انفساد فعل م)۔ اور گواہ اقرار کی گواہی دیتے ہین قبول ہے کسیکی کفالت کا
مدعی ہے اور گواہ اور کی کفالت کا۔ ملک عین بالشرا کا مدعی اور گواہ مطلق کہتے ہین قبول ہے دین بسبب کا مدعی ہے
اور گواہ مطلق کہتے ہین قبول ہے۔ ملک مطلق کا مدعی ہے اور گواہ بسبب کہتے ہین اور مدعی نے کہا کہ ہان یہی
سبب ملک کا ہے قبول ہے۔ ایفا اور ابرا اور تحلیل کا ایک مقصود ہے۔ مدعی ہبہ کا ہے اور گواہ صدقہ کہتے
ہین۔ امام حد قذف اور قصاص اور تعزیر مین اپنے علم پر حکم دیسکتا ہے۔ اور قاضی سوا حدود اور قصاص
اور تعزیر کے اپنے علم پر حکم دیسکتا ہے۔ ح زمانہ مین فساد ہے قاضی اپنے علم پر فیصلہ نہین کر سکتا ہے۔ ہر مسئلہ
مجتہد فیہ مین قاضی کی قضا جاری ہے مگر نص صحابہ کے خلاف پر اور تمادی ایام سے بطلان حق پر یا غائب زوجہ
کو نفقہ نہ دیسکے اوسکی تفریق پر نہ حاضر کی۔ یا باپ کے یا بیٹے کے مزنیہ سے نکاح کی صحت پر۔ یا مزنیہ کی کے نکاح
کے صحت پر یا نکاح متعہ پر یا تمادی ایام سقوط مہر پر یا عنین کی مہلت نہ دینے پر یا اوسکے بے رضامندی مین
رجعت کی عدم صحت پر یا حاملہ پر تین طلاق کا نہ واقع ہونا یا دخول سے طلاق نہونا یا حیض مین طلاق نہونا۔ یا
ایک سے زیادہ طلاق نہونا یا ایک کلمہ سے تین طلاق نہونا یا وطی کے بعد موطوءہ پر طلاق نہونا۔ اور قبل وطی
مہر و جہیز کے بعد نصف جہیز اوسکو دینا کہ طلاق دی ہے یا اوسکے باپ کا خط دیکھکر گواہی دینا یا صرف انا کی گواہی
پر زوجین مین تفریق کر دینا یا اپنے ولد کے لیے فیصلہ دینا یا صبی یا غلام یا کافر کے حکم کا اسکے یہان مرتفع ہونا

یا سفیہ پر حجر کا حکم لگانا - یا یہہ کہنا کہ عورت نے جو قصاص معاف کیا ہو وہ باطل ہے یا مطلقہ ثلاث کا صرف نکاح ثانی سے حلال ہوجانا یا بیع ایک درہم کی دو درہم پر ہونا یا تلف مال پر اہل محلہ سے قسامت لینا یا صرف تعریض پر حد قذف ہونا یا عورت کو منع کردینا کہ بے اجازت اپنے شوہر کے اپنے مال مین تصرف نکرے تو یہہ سب احکام جاری نہونگے - کسی علت سے شہادت باطل ہوئی اور اب وہ علت جاتی رہی پھر اوسی مقدمہ مین اوسکی گواہی مقبول نہوگی - مگر غلام جو آزاد ہوکر یا کافر مسلمان ہوکر اور اندہا بینا ہوکر اور لڑکا بالغ ہوکر پھر گواہی دین - اور حاکم وہی ہو جسنے انکی گواہی رد کی تہی یا کوئی اور ہو یا برسون کے بعد گواہی دین تو مقبول ہے - گواہون پر جرح صرف ان تین امر کا ہوتا ہے - غلام ہون اور محدود یا شریک مقدمہ ہون - قضاء ضمنی کے لیے دعوی اور نالش کی ضرورت نہین ہے گواہون نے ایک حق کی گواہی مدعا علیہ پر دی اور بیان کیا کہ مدعا علیہ فلان کا بیٹا فلان کا پوتا تو یہہ نسب ضمناً ثابت ہوگیا گواہی دی کہ فلان عورت زوجہ فلان نے اپنے زوج فلان کو اپنے مدعا علیہ منکر کے مقابلہ مین وکیل کیا ہے اور اوسکی وکالت پر مقدمہ فیصلہ ہوگیا تو اس گواہی سے زوجیت ضمناً ثابت ہوگی اور یہہ حادثۃ الفتوی ہے - اسنے کہا کہ رمضان جب آئے تو فلان میرا وکیل ہوکر میرے حق کا دعوی کرنا - اب وہ رمضان کی رویت پر گواہ لایا تو ثبوت توکیل کے ضمن مین رویت رمضان ثابت ہوگی - دعوی کیا کہ یہہ میرے مال کا فلان کفیل ہوا تہا - اب کفیل نے دعوی کفالت کا اقرار کیا اور دین کا انکار کیا اور گواہون سے دین ثابت ہوا تو اسپر دعوی دین قصداً اور اصیل پر ضمناً ثابت ہوگیا - قاضی اور (والی) صوبہ کے مرنے سے اونکے سب نائبین اور خلفا معزول ہوجاتے ہین اور خلیفہ کے مرنے سے اوسکے نائبین و قاضی اور (ولاۃ) صوبہ موقوف نہین ہوتے ہین - قاضی کے موقوف ہونے سے اوسکے نائب موقوف نہونگے - کیونکہ نائب قاضی تو سلطان کا ملازم ہے - اب اس زمانہ مین تزکیۂ شہود موقوف ہوگیا ہے اسلیے گواہون کو حلف دینا ضرور رہا - مدعی گواہ اور شاہد کو قسم دینا منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا حرام ہے - حاکم اپنے فیصلہ سے نہین پھر سکتا ہے قاضی کہے کہ مین نے فیصلہ سے رجوع کی اور مجھکو گواہون نے دہوکا دیا اور مین نے اپنا حکم باطل کیا صحیح نہوگا - جب شرطون کے ساتھہ فیصلہ ہوا کہ دعوی بھی صحیح ہو اور گواہی بھی درست ہو تو فیصلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے - اگر قاضی نے اپنے علم پر فیصلہ کیا تو رجوع کر سکتا ہے - اور قاضی کو اپنے فیصلہ مین غلطی معلوم ہوئی تو فیصلہ توڑ سکتا ہے - اپنے مذہب کے خلاف مسئلہ مجتہد فیہ مین فیصلہ دیا تو توڑ سکتا ہے - قاضی کا فرمان حکم ہے مثلاً قاضی نے کہا کہ زمین محدود مدعی کو دیدو یا اوسکا دین اوسکو پہونچا دو یا مدعا علیہ کو قید رکھو - قاضی کا حکم بھی فعل ہے کسی یتیم لڑکی کو جسپر اوسکو ولایت نہو

قضاء ضمنی

فسخ فیصلہ حکام

اور کوئی اور بھی اوسکا ولی نہین ہے قاضی خود نکاح نہین کر سکتا ہی اور نہ اپنے بیٹے سے کر سکتا ہی اور نہ ایسے قریب سے کر سکتا ہی اور نہ ایسے
ایسے قریب سے کر سکتا ہی کہ اوسکی گواہی سکے لیے اور اسکی گواہی اوسکے لیے قبول نہو۔ قاضی اپنا مال یتیم کے ہاتھ نہین بیچ سکتا ہے
اور نہ اوسکا مال خود خرید سکتا ہی۔ اور وصی سے مال یتیم خرید سکتا ہی اور یتیم کے ہاتھ بیچ سکتا ہے جبکہ وصی قبول کر لیوے اور
گو قاضی ہی نے وصی مقرر کیا ہو۔ مریض نے وقف کیا اور مرگیا اب قاضی نے قرض کے لیے اوسکا یہہ مال بیچڈالا اور اوسکے
بعد متوفی کا اور مال بھی ملا (جو وقف نہ تھا) تو بیع مال وقف جاری ہوگی اور اسکی قیمت سے اور زمین خرید کر وقف
وقف کر دیگا۔ اور وارث یہہ کام نہین کر سکتا ہی کیونکہ قاضی کا کام حکم ہی نہ ہر کسی کا۔ قاضی جو ولی کے حکم سے نکاح صغیر کر دے تو یہہ
فعل قاضی نہین ہے بلکہ اب قاضی وکیل ہے چنانچہ اگر اس عقد کا مرافعہ کسی قاضی مذہب مخالف کے روبرو ہوا تو ٹوٹ سکتا ہی۔ حکم
قولی کے لیے دعوی شرط ہی نہ حکم فعلی کے لیے۔ اقرار سنا مقر نے اوس سے کہا کہ مجھپر گواہی نہ دینا اوسکو گواہی دینا جائز ہوگا۔
اور مقر نے اوسکو گواہی دینے سے منع کر دیا تو گواہی نہین دیسکتا ہی اور قبل منع کے بعد پھر گواہ سے گواہی طلب کرے تو گواہی
دے اور کوئی کہتے ہین کہ نہ دے۔ قاضی مسخر پھر گواہ سن سکتا ہی۔ اور مسخر وہ شخص غائب ہی کہ اپنے گھر مین چھپ گیا اور امین
(یا چپراسی) اسکے دروازے پر پکار دے اور قاضی کو اس بات کا علم نہین ہے کہ وہ مسخر ہے اور اگر علم ہے تو گواہ نہ سنیگا۔
بدون مدعا علیہ کے بھی وکالت مقرر کر سکتا ہی موکل کا نام و نسب اگر قاضی کو معلوم ہو۔ قاضی مرتد ہونے اور فاسق ہونے سے
معزول نہوگا اور والی جمعہ کو اپنے موقوف ہونے کی خبر ہوگی تو جب تک اوسکے عوض نہ آ جاے معزول نہو سکیگا۔ مسخر کی
طرف سے قاضی کسیکو وکیل کر لے کہ اوسپر مقدمہ سن سکتا ہے۔ فیصلہ ابرا طرف ثانی کے روبرو لکھے ورنہ نہین اور فیصلہ استیفا
بے حاضری طرف ثانی لکھہ سکتا ہی۔ اور فیصلہ طلاق بھی عورت کو لکھکر دیسکتا ہے۔ قاضی کا یہہ کہنا کہ گواہی سے یا اقرار سے
مین نے تجھپر یہہ فیصلہ کیا ہے مقبول ہے۔ قاضی پردہ نشین عورت پر دعوی (کی اطلاع) اور قسم لینے کے واسطے بھیج سکتا ہے
لڑکا گو مجور ہو قاضی کے روبرو قسم (انکار دعوی) کہا سکتا ہی۔ مدت سے پہلے قرض پر حلف نہین ہو سکتی ہے۔ قول مین قاضی
کہ مین نے مخدرہ کو حلف دی دو گواہون سے قبول ہوگا۔ بے دعوی طلاق اور وقف اور ہلال رمضان اور عید اضحی اور
حدود اور سرقہ مین گواہی قبول ہے اور دعوی ہلال فطر اور حد قذف کی ضرور ہے۔ اور نسب مین گواہی بے دعوی قبول ہے
اور حرمت مصاہرہ اور خلع اور ایلا اور ظہار مین گواہی بے دعوی قبول ہے اور نکاح مین بھی بے دعوی گواہی قبول
ہے۔ کیونکہ حلال ہونا عورت کا اور حرام ہونا اللہ تعالی کا حق ہے دعوی ضرور نہین ہے۔ مشہود علیہ جسپر گواہی دیجاتی ہے اگر
موجود ہے تو اشارہ کافی ہے ورنہ اوسکا نام اور اوسکے باپ کا نام اور دادا کا نام بتلانا ضرور ہے۔ اور (فخذ) خاندان اور
حرفہ اور صرف نام پر اکتفا نہین ہو سکتا ہے۔ مگر شخص مشہور کا نام کافی ہے۔ اور زوج کی طرف منسوب کرنا (کہ فلان
کی زوجہ ہی) کافی ہی کیونکہ اعلام مقصود ہے اور عورت کا حلیہ بیان کرنا ضرور نہین ہے اور عورت کا چہرہ اور حلیہ وقت گواہی دیکھنا

اور کہنا ضرور ہے اور عورت کا چہرہ دیکھکر تعریف ضرور ہے - اور ایک گواہ کا اعتبار نہین ہے مگر جبکہ ایک گواہ بیان ہوا اور دوسرا
دوسری جگہہ تو اسکا اظہار لکہکر وہان کے حاکم کے پاس بہیجدیا جائے - گواہ یہہ جانتے ہین کہ مقر تمسک کچھہ اصل ہے اور کچھہ ربوا مگر کاتب
تمسک منکر ہے اور دوسرے گواہ بہی گذر گئے تو ہم لاچار فیصلہ دیتے ہین کہ ہم جانتے ہین کہ اوسنے لاچار اقرار کیا ہے - محبوس کا افلاس
ثابت ہو یا قرض دیوے - یا مدعی راضی ہوجائے تو رہا ہوسکتا ہے ورنہ نہین (مغفل) جسمین خوب فطنت اور ہوشیاری
نہو اوسکی گواہی قبول نہین ہے اور اوسکا اقرار قبول ہے دو یہہ گواہی دیتے ہین کہ یہہ عورت فلان کی ہے اور وہ مرگیا ہے اور
مرد اور گواہ یہہ گواہی دیتے ہین کہ اوسنے اسکو طلاق دی تہی تو اول گواہی قبول ہے - بیع کے گواہ کہتے ہین کہ ہمکو ثمن معلوم
نہین ہے گواہی نامقبول - اور نکاح کے گواہ کہتے ہین کہ ہم مہر نہین جانتے ہین گواہی قبول ہے - نقاب والی عورت پر گواہ
نہین ہوسکتے ہین اور بیہوش بیمار - طلاق کی گواہی دیتے ہین مگر کہتے ہین کہ یہہ معلوم نہین کہ صحت مین تہا یا مرض مین تو حکم
بیماری کا ہوگا اور دیوانہ کہتا ہے کہ اوسکو ہذیان تہا تو جب تک گواہ یہہ نہ کہین کہ وہ صحیح العقل تہا قبول ہوگا - گواہ کہتے ہین کہ
وہ کبری کا زوج تہا پر ہم کبری کو نہین جانتے ہین تو ہم اوسکو حکم دینگے کہ گواہون سے یہہ ثابت کرو کہ کبری بہی عورت ہے -
گواہ کہتے ہین کہ اس عورت نے اپنا نکاح کیا اب ہم نہین جانتے ہین کہ اب بہی یہہ اسکی عورت ہے یا نہین - گواہ کہتے
ہین کہ یہہ شئے [illegible] نے خریدی تہی اب ہمکو معلوم نہین کہ یہہ شئے اب بہی اوسکی ملک ہے یا نہین تو حکم کیا جائیگا کہ
یہہ عورت اوسکی جورو ہے اور وہ شئے اوسکی ملک ہے - یہہ دلیل استصحاب ہے اور عقد کا شاہد فی الحال ہے - دیکہا کہ
ایک جانور دوسرے کے پیچھے جاتا ہے اور وہ اوسکا دودہ پیتا ہے تو یہہ گواہی دیسکتا ہے کہ یہہ جانور اوسکی ملک ہے اور
اوسکے بیان پیدا ہوا ہے - شطرنج سے عدالت نہین جاتی ہے مگر جوا ہو یا کثرت حلف ہو یا نماز کا وقت جاتا رہتا ہو اور
راہ عام پر بیٹھکر کہیلتا ہو - تو عدالت ساقط ہوجاتی ہے اور اوسکے فسق کا کچھہ ذکر ہوتا ہو - غیر ذی الید پر سوا غصب
منقول [illegible] دعوی مسموع نہین ہے سوا عفو قصاص کے اور کسی مقدمہ مین اپنے لیے گواہی نہین دیسکتا ہے مثلاً تین
قاتل ہین دو نے کہا کہ ولی نے ہم دو کو اور اسکو معاف کردیا ہے تو اون دو کی گواہی قبول ہے - حسن (ابن زیاد)
کہتے ہین سب کے لیے قبول ہے اور ابو یوسف کہتے ہین کہ صرف اوس ایک کے لیے قبول ہے - متلف نے کہا کہ یہہ گوشت
مردار کا تہا گواہون نے کہا حلال کا تہا یا جبکہ آثار موت کے نہین ہین اوسنے اقرار کیا اور گواہ کہتے ہین کہ وہ تندرست تہا
یا اسکے عکس تو گواہی دلیل حال قبول ہے - گواہ کہتے ہین کہ اوسکو اوسنے زخمی کیا اور صاحب فراش ہوکر مرگیا تو اسکے
اوسکے قتل کا حکم ہوگا اور گواہ کہتے ہین کہ دیوار جسکی ہے اسپر گری اور مرگیا تو یہی حکم ہوگا اور محلہ مین ایک شخص
مردہ پایا اور اسکے گلے مین رسا لپٹا ہوا ہے تو یہہ حکم اس حال ظاہر پر ہوگا نہ اور کسی سبب پر - قاضی کو بیت المال سے

کچھ مقرر ہوا تو مال یتیم اور مال وقف سے جسپر وہ متولی ہے عشر لے سکتا ہے ح فیہ الہ لکھنے پر اجرت اور نکاح خوانی پر اجر
لے سکتا ہی مگر صغیر و یتیم کے نکاح پر کچھ نہ لیگا - گواہ گزرنے پر حلف نہین ہے - مگر چار مقدمہ مین جو حلف مدعی پر ہے - ترجمہ
مجلہ مادہ ۱۷۴۶ مین مذکور ہین - شئے مدعا بہ منقول اور مدعا علیہ مین حامل نہونا چاہیے - مدعی پر دعوی کا سبب بیان
کرنا ضرور نہین ہے - منکر پر حلف ہی اور ۳۱ صورتون مین منکر پر حلف نہین ہے جو ہمنے شرح کنز مین بیان کیا ہے - دو شخصون
نے اپنے اپنے استحقاق کا دعوی ذی الید پر کیا اوسنے ایک کے لیے اقرار اور دوسرے کے لیے انکار کیا تو اس انکار
پر اوسکو حلف نہ دینگے لیکن غصب یا ایداع یا اعارہ کا دعوی ہے اور ایک کے لیے اقرار اور دوسرے کے لیے انکار کیا تو یہہ
اپنے اس انکار پر حلف کریگا - جب اقرار کرے تو وہ حق لازم ہو جاتا ہے اور اقرار کے بعد انکار کرے تو حلف دیا جائیگا
جو امیر (صدیوم) کہ اوسکے حکم سے قاضی مقرر ہوتے ہین فیصلہ کر سکتا ہے اور قاضی پر حکم بہیج سکتا ہے اور اوس قاضی
پر حکم نہین بہیج سکتا ہی جو خلیفہ کے حکم سے مقرر ہے - مصر مین سلطان کا قاضی موجود ہے پہر پاشا کسیکو قاضی مقرر
نہین کریگا - جب تک کہ اپنے حدود مین نہ پہونچے قاضی حکم نہ کریگا - تو جب تک اگر کوئی اسکو ہدیہ دیوے لے سکتا ہے
اور کسیکو اپنا نائب نہین کر سکتا ہے - مگر سلطان نے قاضی بنایا اور ابہی اپنے حدود پر روانہ ہوا ضرورت اسی شہر مین
رہنا پڑا تو اپنا نائب وہان بہیج سکتا ہے حادثہ - مدعی ہے کہ مین نے فلان زمین پر اٹہارہ برس مین چہاڑ لگائے
(عرس) کہ جب مالک آئیگا تو مین زمین کا کرایہ اوسکو دیدونگا اور یہہ مدعا علیہ بنا حق مجہسے زمین کا کرایہ مانگتا ہے
مدعا علیہ نے جواب دیا کہ یہہ زمین وقف ہے اور یہہ مستاجر ہے اسنے اسمین چہاڑ لگائے ہین اور مدعی دو گواہ لایا
کہ مدعی نے اس مدت مین چہاڑ لگائے ہین اور ایک گواہ اتنا زیادہ کہتا ہے کہ یہہ (واضع الید) قابض ہے - تو قاضی نے
مدعی کے لیے فیصلہ ملک زمین پر دیا اور مدعا علیہ سے گواہ طلب نہ کیے مجہسے اس حکم کی بابت سوال کیا گیا مین نے
کہا کہ یہہ فتوی کچھہ صحیح نہین ہے اسلیے کہ مدعی نے اپنا خارج ہونا یا ذوالید ہونا بیان نہین کیا ہے اور دعوی اور شہادت
مین مطابقت نہین ہے - چاہیے کہ قاضی نئے سرسے دعوی سنے اگر مدعا علیہ کا قابض ہونا بیان کرے اور مدعا علیہ نے
یا اوسکی تصدیق کی کہ مین قابض ہون یا اسپر گواہ لایا پہر چہاڑ لگانے پر گواہ لایا کہ انہون نے اسکے دعوی کے موافق گواہی
دی ہے تو اب قاضی ناظر وقف سے گواہ طلب کرے ناظر اگر اوسکے موافق گواہ لایا تو خارج کے لیے فیصلہ ہوگا - کیونکہ درخت
بار بار لگائے جا سکتے ہین - اور (نتاج) بچہ جننا مکرر نہین ہو سکتا ہے - اور اگر مدعی نے اپنا قابض ہونا بیان کیا ہے
اور ناظر جو مدعا علیہ ہے اسکے خلاف پر گواہ لایا ہے کہ مدعی مستاجر نے درخت لگائے ہین تو ناظر کے گواہ مقبول ہونگے
کیونکہ وہ خارج ہے اور ناظر کے گواہ اسلیے قبول ہین کہ حق (مستاجری) درخت لگانا ثابت کرتے ہین اور وہ گواہ اولے

ہوتے ہین کہ غصب ثابت کرین۔ مین کہتا ہون کہ بوجہ گواہون کے ترجیح کی نہین ہے۔ پہر مجہسے یہہ سوال ہوا کہ دونون
درخت لگانے کی تاریخین بیان کرتے ہین تو کیا حکم ہے تو بہی خارج گواہون کی ترجیح کا مین نے حکم دیا ہے اور
ذی الیدکی تاریخ مقدم ہو تو اوسکے گواہ غالب ہونگے کیونکہ غرس مکرر ہو سکتا ہے۔ اور غرس بمنزلہ ملک مطلق کے ہے
اور اوسکا حکم یہی ہے۔ اور غرس رستہ عام پر کیا ہے تو اور زمین مسافرون پر وقف ہے تو غرس بہی وقف ہوگا۔
اور اگر غرس اپنے لیے کیا ہے تو اوسکی ملک ہوگا نہ وقف گو وقف کی زمین ہو۔ مدت مین اختلاف ہو تو تخالف نہین ہے
اور سلم کی مدت مین تخالف ہے۔ دعوی دفع تعارض مسموع ہے نہ دعوی قطع نزاع۔ ح تعرض یہہ ہے کہ کسی کے
ملک پر متعرض اور اپنے لیے دعوی کرے۔ اور نزاع یہہ ہے کہ میرے حق مین بلا حق متعرض ہوتا ہے۔ اور دفع
تعرض کا مین مدعی اور طالب ہون (دونون کا ایک ہی حاصل ہے) گواہون مین جو اختلاف ہو تو فیصلہ کا مانع ہے اور
۳۱ مقدمہ مین مانع نہین ہے۔ قاضی کو جو کوئی کچہہ خبر دے قبول کرے۔ اور کسی کے اقرار حد کی خبر دے تو قبول نکرے
میت کے وارث پر یا وصی پر یا موصی لہ پر دعوی دین مسموع ہوتا ہے نہ میت کے مدیون پر۔ اور جبکو میت اپنا
سب مال ہبہ اور قبضہ دیکر مرگیا اوسپر دعوی دین ہو سکتا ہے کیونکہ وہ صاحب تیسر ہے۔ مدعی نے دعوی ملک کیا
اور مدعا علیہ نے کہا کہ یہہ میرے پاس ودیعت ہے تو دعوی نامسموع اور کچہہ ضرورت گواہون کی نہین ہے۔ اور
یا شرا کا دعوی کرے تو بہی یہی جواب کافی ہے۔ اور وارث جو دعوی کرے تو اس جواب سے دفع نہوگا۔ یا کہا کہ
مین نے مالک سے خرید لیا ہے اور اوسنے مجکو کہا ہے کہ تجہسے جاکر لے لے تو یہہ دعوی اوس جواب سے دفع نہوگا۔
وقف یا وراثت کا فیصلہ کسی قاضی کا کیا ہوا ہو اوس بنا پر جو دعوی کرے یا گواہی دے تو قاضی کا لینا ضرور نہین ہے
۔ اور دعوون کے لیے ضرور ہے۔ کسی فعل کا دعوی بدون نام فاعل کے صحیح نہین ہے۔ پہلے کچہہ خرید لیا اب اوسکی ملک
کا دعوی کرتا ہے یا ودیعت لیا اور اب ملک کا دعوی کرتا ہے نامسموع ہے۔ اور اسکو خوف ہو اکہ غاصب تلف
کردیگا اسنے اوس سے خرید لیا یا اوس سے ودیعت لیا تو دعوی ملک مسموع ہو سکتا ہے۔ منکوحہ مجہول ہے نکاح صحیح نہوگا
اور مہر مجہول ہے تو مہر مثل واجب ہوگا۔ اور مبیع اور مبیع اور ثمن مجہول ہے تو بیع صحیح نہین ہے۔ زید نے بکر پر حق
مجہول کا دعوی ایک حویلی مین کیا اور بکر نے زید پر اپنے حق مجہول کا دعوی دوسری حویلی مین کیا اوس نے
اسکے ہاتہہ اور اس نے اوسکے ہاتہہ اپنا اپنا حق مجہول بیچدیا۔ اور شئے مجہول پر اجارہ ہوا تو صحیح نہین ہے اور
اجرت مجہول ہو تو بہی صحیح نہوگا۔ اور سوا سرقہ اور غصب کے دعوی اور شہادت مجہول مقبول نہین ہے۔ اور
خیانت مبہمہ موقع پر قبول نہین ہے۔ اور اقرار بالمجہول قبول ہے۔ اور وصیت مین جہالت مسموع اور موصی یا اوسکے

غرس پر کسکے گواہ مقدم ہین

امر غرس مسلم

دفع تعرض اور دفع نزاع

وارث پر اوسکا بیان ضرور ہی - کہا فلان کو ایک شے یا ایک جز میرے مال کا دیدینا تو جو چاہین دیسکتے ہین - وکیل وموکل فیہ مین جہالت مانع ہے - اور طلاق مین جہالت مانع نہین ہے زوج پر بیان کرنا واجب ہوگا - اور حدود مین جہالت مانع ہے یہہ زانی ہے یا یہ زانی ہے - مدعا علیہ کو جو حق کا عالم ہو انکار نہ چاہیے - گر دعوی عیب بائع انکار کرے یا مشتری گواہ لائے اور بائع کو واپس دے - خارج گواہ نتاج لایا کہ یہ بچہ میرے یہان پیدا ہوا اور ذوالید بھی یہی دعوی کرتا ہے تو ذوالید کے گواہ غالب ہین - مسلمان کسی کافر پر اور کتابی کسی مجوسی پر اپنے کسی دعوی مین مقدم نہین ہے - بے سبب گواہی وراثت قبول نہین ہے - مثلاً فلان قاضی نسب کا فیصلہ دیچکا ہے بھائی یا چچا کی گواہی ہو تو مبنی دعلاتی واخیافی کہنا ضرور ہے اور ابن اور بنت اور پوتہ اور باپ اور ما کے لیے یہہ تفصیل ضرور نہین ہے - حجت یا گواہ ہے یا اقرار ہے یا قسم سے نکول ہے یا قرینہ قاطعہ ہے یا قاضی کو قاضی ہونے کے بعد علم ہوا ہے باپ کا قول بقسم قبول ہے کہ اوسنے ولد صغیر کو نفقہ پہونچا دیا ہے یہہ جب ہے کہ قاضی کے حکم سے یا خود باپ نے نفقہ مقرر کیا ہو اگرچہ بچہ کی ما وصول نفقہ کی منکر ہے - مرد مدعی ہے کہ مین نے عورت کو نفقہ دیا اور عورت منکر ہے تو قول عورت کا قبول ہے - اور مدیون ایفا کا مدعی ہے تو اسکا قول قبول نہین ہے - دو شخص مدعی ہون تو اوسکا ذکر شرح مین ہے کہ پانچ سو بارہ صورتین ہین - سوا حدود کے تصدیق ہر امر کی اقرار ہے - ح تصدیق اقرار قصداً نہین ہے - قرینہ پر فیصلہ نہین ہو سکتا ہے - فیصلہ جو قاضی نے لکھا ہے ہر حجت دا کے لیے حجت ہی - اور نسب اور ولا کی گواہی اور فسخ نکاح بعنت اور فسق گواہان کے لیے فیصلہ قاضی حجت نہین ہو سکتا ہے واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واسلم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم -

جلد اول تمام ہوئی

—— ١٥١ ——

جلد ثانی

کتاب الوکالت - وکیل نے جو حکم کردیا ہے اگر مفید ہے تو مطلق واجب العمل ہے - اور جو مفید ہے اور من وجہ مضر اور موکل نے بہت تاکید کی تو اعتبار ہوگا ورنہ نہین ہے - بخیار بیچنا اوسنے بے خیار بیچ ڈالا تو بیع نہوگی کہ یہہ مفید ہے فلان کے ہاتھ بیچنا اوسنے کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالا تو بھی بیع نہوگی - کفیل یا رہن لیکر یا قرض بیچنے پر بھی یہی حکم ہے اور قرض بیچنا تو نقد بھی بیچ سکتا ہے - اور سوا قرض کے نہ بیچنا تو بھی نقد بیچ سکتا ہے - اور اوس

مین بیچنا دوسری جگہہ بھی بیچ سکتا ہی۔ سوا اوس بازار کے نہ بیچنا دوسری جگہہ بیچدیا تو نہین اور گواہی کے ساتھ نہ بیچنا اور بغیر گواہی کے نہ بیچنا تو نہین بیچ سکتا ہی۔ اور بے ثمن لیے نہ دینا تو بے ثمن لیے بھی دیسکتا ہے اس لیے کہ (تسلیم) یعنی بیع دینا وکیل کے حقوق بیع سے ہی۔ موکل اوسکا مالک نہین ہے۔ وکیل جیسا بیع نافذ کا مالک ہی بیع موقوف کا بھی مالک ہے۔ اور بیع موقوف سے وکالت تمام نہین ہوجاتی ہی۔ وکیل کی اپنی برارت مین تصدیق کی جاتی ہے نہ اپنے رجوع مین وکیل کو ہزار روپیہ دیکر کہا کہ غلام خریدو اور پانچسو روپیہ تک زیادہ کرنے کا اختیار ہے اب وکیل نے خریدا اور زیادتی کا مدعی ہوا اور موکل نے اوسکی تکذیب کی (تو چونکہ وکیل زیادتی کا موکل پر مدعی ہے) اسلیے موکل اور وکیل دونو قسم کہاینگے اور ثمن تہائی تہائی دونون پر لازم ہوگا۔ اور باندی متعین کے خریدنے پر جو وکیل ہوا اوسکا قول قبول ہوگا۔ جو خریدنے اور مال کے بیچنے پر وکیل ہوا ہے بعلم موکل کے اپنی کو وکالت سے موقوف نکر سکیگا۔ اور وکیل نکاح و طلاق کا بھی یہی حکم ہے۔ تو وہ حکم صرف وکیل بشرا معین اور وکیل بالخصومت کے لیے مقرر ہوگیا۔ وکیل کیا کہ فلان شے فلان کو پہونچادو اور غائب ہوگیا اور مغصوب اور امانت کی پہونچانے کے لیے اور شے مرہون کے بیچنے کے لیے اور بیچنا رہن مین شرط ہوا ہو یا بعد ہوا ہو۔ اور مدعی کو طلب کرکے مقدمہ دائر کرو اور مدعا علیہ غائب ہو ان صورتون مین اگر وکیل اپنے کام سے رک جاے تو اوس سے جبرا کام لیا جائیگا اور ان کے سوا اور سب کامون سے اگر رک جاے اوسپر جبر نہوگا یعنے وکیل ہبہ اور وکیل بیع اور وکیل طلاق اور وکیل ادا دین پر اگر موکل غائب ہوگیا تو جبر نہوگا۔ اور وکیل طلب ثمن پر بے اجرت جبر نہوگا۔ اور وکیل کو وکالت عامہ ہو موکل کے دین مین قید ہوگا اور ضامن ہوگیا ہے تو قید ہوگا۔ اگر وکیل کو اذن دیا ہے یا کام علی العموم اوسکو سپرد ہوا ہے تو اپنی طرف سے اور کو وکیل کرسکتا ہے۔ وکیل بقبض الدین اپنی طرف سے ایسے شخص کو وکیل کرسکتا ہے کہ اوسکے عیال مین ہے اگر مدیون اسکو دین دیدیگا تو بری ہوجاے گا۔ اور وکیل بدفع زکوۃ ایک کے بعد ایک کو وکیل کرتا رہے جائز ہی جو کوئی وکیل آخر ہی ادا کردیوے۔ وکیل بالشرا نے اپنے پاس سے زر ثمن دیدیا تو موکل سے لے سکتا ہی۔ وکیل مدعی ہے کہ مین نے زر قیمت دیدیا اور بایع تکذیب کرتا ہے تو نہین لے سکتا ہے گو موکل وکیل کی تصدیق کرے۔ باپ کے وکیل نے بیٹے کا مال بیٹے ہی کے ہاتھ بیچدیا جائز نہوگا۔ اور باپ بیچیگا تو جائز ہوگا۔ اور باپ کا وکیل دو بیٹون مین ایک کا مال دوسرے کے ہاتھ بیچے جائز نہوگا۔ باپ بیچیگا تو جائز ہوگا۔ سوا ان دو صورتون کے سب امور مین باپ کا وکیل بجاے باپ کے ہے۔ مامور بالشرا جو موکل کے خلاف کرے تو وکیل پر بیع ہوگی۔ وکیل بالشرا نے اوس قیمت سے زیادہ پر خریدا کہ موکل نے مقرر کردی تھی تو وکیل پر بیع [illegible] پر موقوف نہین ہے۔ وکیل کو کہا کہ میری زوجہ کو طلاق دیدے تو اوسی

مجلس پر موقوف نہوگی - اور تملیک مجلس پر ہی موقوف رہتی ہے اپنی جورو کو طلاق لینے کا مالک کر دیا کہ تو اپنے کو طلاق
دیدے تو اوسی مجلس مین طلاق دیگی تو ہوگی ورنہ نہین - وکیل موکل (غیرم) کا کام کرتا ہے اگر اپنے لیے کرنے لگا تو
وکالت باطل ہوگی - اور وکیل نے کفیل کو وکیل کیا کہ اصل کو بری کر دے تو یہہ بھی عمل نفسہ ہے کیونکہ اصل بری ہوگا تو کفیل
بھی بری ہوگا - تو یہہ وکالت بھی باطل ہے - اور دائن نے مدیون کو اپنا وکیل کیا کہ اپنے کو بری کرلے اوسے جو اپنے
کو بری کیا صحیح ہے - اور اوسی مجلس مین مقید نہوگا - اور جو وکیل عامل بنفسہ ہے وہ اپنے کو موقوف کر سکتا ہے - اور مدیون
کو وکیل کیا کہ دین اپنے سے لیکر اپنے قبضہ مین کرے صحیح نہین ہے - وکیل نے موکل کا مال لیکر اپنے مال سے کارہ وکالت کیا
تو متعدی ہوگا - موکل کے دینار تو نہ بیچے اپنے پاس رکھ لے اور اپنے دینار بیچڈالے جائز نہوگا - نفقہ پہونچانے پر وکیل ہوا موکل
کا مال اپنے پاس اور نفقہ کی قیمت اپنے مال سے ادا کی - اور وکیل نے حویلی بنانے مین اپنا مال لگایا اور موکل کا مال رکھ لیا
اور موکل کا مال رکھکر اپنا مال قیمت مبیع مین دیا اور اپنا مال دین مین اور زکوۃ روک کر اپنے پاس سے دی تو یہہ سب جائز ہے اور
موکل کے مال مین سے لیگا - وکیل بالبیع نے مشتری کو ثمن معاف کر دیا یا ہبہ کر دیا صحیح ہے - اور وکیل شق اگر کم کر دیا
(خط) تو صحیح نہوگا ح اسلیے کہ ثمن بیع مین رکن ہے - اور جو کام موکل خود کر سکتا ہے اوس پر وکیل مقرر کر سکتا ہے - وکیل
بالشراء جائز نہین ہے کہ اور کسی کے لیے خرید سکے - موکل نے کہا کہ کل بیچنا اوسنے اوسکے بعد بیچا جائز ہے - جسکو ایک کام
کے لیے مالک کیا وہ اوسکا نصف بھی کر سکتا ہے وکیل بقبض الدین نصف بھی لے سکتا ہے - وکیل نے بے اجازت اور بے
تعمیم کسی کو وکیل کیا تو سوا طلاق اور عتاق کے اس وکیل کے سب تصرف جائز ہے - توکیل بالتوکیل صحیح ہے وکیل کیا
کہ فلان کو وکیل بالشراء کر اوس نے وکیل کیا اور اس وکیل نے خرید لیا تو یہہ وکیل اپنے موکل سے اور وہ اپنے موکل
سے قیمت لیگا اور وکیل ثانی اصل موکل سے نہ لے سکیگا - وکیل عام سوا طلاق اور وقف اور عتاق کے سب امور کا
مالک ہے - حکم کیا کہ فلان کو یہ شئے پہونچا دو مامور مدعی ہے کہ مین نے پہونچا دیا اور فلان اوسکی تکذیب کرتا ہے
تو اپنی براءت کے لیے مامور کا قول قبول ہے - مگر غاصب اور مدیون کا قول اپنے براءت پر قبول نہین ہے - مدیون نے
اپنے رسول کے ہاتھ زر قرض دائن کو بھیجا راہ مین ہلاک ہوگیا تو مدیون کا مال ہلاک ہوا اور اگر دائن کا رسول ہے
تو اوسکا مال ہلاک ہوا - دائن نے کہا کہ فلان کے ساتھ بھیجدو تو یہہ رسالت نہین ہے کہ بھیجا اور ہلاک ہوگیا تو مدیون کا
مال گیا - اور جو کہا کہ فلان کو دیدو تو یہہ رسالت ہے - مال ہلاک ہوگا تو راہن کا ہوگا - توکیل مجہول صحیح نہین ہے - مثلاً
جو کوئی اس علامت پر آوے یا جو کوئی تیری انگلی آکر پکڑے یا تجکو یہہ کہے تو اوسکو میرا مال دیدینا صحیح نہین ہے کیونکہ یہہ وکیل
مجہول ہے اوسکو دیدے گا تو بری نہوگا - وکیل کا قول اپنے دعوے پر بقسم قبول ہے - لیکن وکیل یہہ دعوی کرتا ہے کہ موکل

مرگیا اور وارثون نے وکیل کی زندگی مین اوسکا قرض وصول کرکے پہونچا دیا تو بے گواہی قبول نہین ہے - اور موکل کی زندگی مین جو شخص اپنے پیچنے پر ہدایت تھا او قیمت بھی دے چکا تھا تو بھی بے گواہی قبول نہوگا اور موقوف ہوکر کہتا ہی کہ مین نے بیچ دیا تھا موکل اوسکی تکذیب کرتا ہی تو بھی بے گواہی قبول نہین ہے موکل کی موت کے بعد کہتا ہے کہ فلان کے ہاتھ مین نے ہزار روپیہ کو بیچا تھا اور ہزار روپیہ لے لیے اور میرے پاس سے ہلاک ہو گئے جاتے رہے اور وارث کہتے ہین کہ تو نے نہین بیچا اور مبیع موجود ہے تو اوسکا قول بے گواہی قبول نہوگا - اور جب مبیع موجود نہو تو اوسکا قول قبول ہے - وکیل کہتا ہے کہ مین نے موکل کی زندگی مین مبیع پر قبضہ کیا اور موکل کو پہونچا دیا تو بے گواہی تصدیق نہوگا اور ودیعت پہونچانے مین اوسکا قول قبول ہے کیونکہ قرض تو میت پر واجب کرتا ہے اور قرض اپنے مثل سے ادا ہوتا ہے اور وکیل ودیعت اپنی برارت کرتا ہے اور ضمان اپنے نفس سے دفع کرتا ہے - وکیل کہتا ہے کہ مین نے قرض لیا اور قرض دینے والا بھی اسکی تصدیق کرتا ہے مگر موکل اوسکی تکذیب کرتا ہے تو موکل کا قول قبول ہوگا - سوا بیع بالوفا کے موکل کے مرنے سے وکالت باطل ہو جاتی ہے - موکل (یا مبیع) نے خود مشتری سے قیمت لے لی تو صحیح ہے - وکیل نے فضولی کی عقد جاری کردی یا بے اذن و تعمیم وکیل کیا تو یہ سب موکل پر جاری ہوگا - دو شخصون کو جو کام دیا گیا تو ایک کے کرنے سے جاری نہوگا مثلاً دو وکیل اور دو وصی اور دو ناظر اور دو قاضی اور دو حکم اور دو ودیعت لینے والے - وکالت کا علم جب تک نہو تو وکیل نہین ہو سکتا ہے - لیکن مشتری تو جانتا ہے کہ مین وکیل (بالشرا) ہون اور بائع کو خبر نہین یا مودع نے مودع کو وکیل کیا کہ یہ ودیعت فلان کو پہونچا دے اوسنے پہونچا دی اور فلان کو یہ خبر نہین ہے کہ یہ وکیل ہے تو جائز نہوگا ودیعت واپس لینے پر کسیکو وکیل کیا پر مودع اور وکیل دونو کو وکالت کا علم نہین ہے اور مودع نے ودیعت اوسکے حوالہ کردی اور ودیعت ہلاک ہو گئی تو مالک جس سے چاہے ضمان لیوے مودع سے یا وکیل سے -

کتاب الاقرار - سوا اقرار نسب کے مقرلہ مقر کی تکذیب کرے تو اقرار باطل ہو جاتا ہے - مقرلہ بالوقف نے رد کیا اور پھر تصدیق کی صحیح ہے اور طلاق اور نسب مین اقرار اول رد کیا اور پھر تصدیق کی صحیح ہے - گواہ منکر پر قائم ہوتے ہین نہ مقر پر اسلیے اقرار کے ساتھ گواہی نہین ہو سکتی ہے - اور وکالت اور وصایت اور دین علی المیت اور مشتری نے جو خریدا ہی اوسپر کوئی مستحق ہوا تو انمین اقرار کے ساتھ گواہی بھی ہو سکتی ہے - مقرلہ مجہول ہو تو اقرار باطل ہے اگر مشتری چاہتا ہی کہ مبیع بعیب واپس کرے اب بائع گواہ لایا کہ مشتری نے اقرار کیا تھا کہ کسی کے ہاتھ بیچ چکا ہے تو اب مشتری کی حق واپسی نہ رہا - کوئی چیز اجارہ لی تو یہ اقرار ہے کہ اوس چیز کا وہ مالک نہین ہے - کسی شے کا اقرار کیا اور پھر کہتا ہے کہ مین نے خطا کی قبول نہوگا - طلاق کا اقرار کیا اور پھر معلوم ہوا کہ طلاق واقع نہین ہوئی تو واقع نہوگی - مکرہ کا اقرار باطل ہے

گو چہ بہ جو اگر انا اقرار کرے قبول ہے۔ اقرار اخبار ہے (کہ واقعہ گزشتہ بیان کرتا ہے) ؛ انشا (کوئی امر جدید پیدا ہو)
اس لیئے اگر اقرار جھوٹا ہے تو مقر کو حلال نہیں ہے چاہے تو رد کر سکتا ہے۔ جو انشا رد کر سکتا ہے اخبار بھی رد کر سکتا ہے
مثلاً وصی اور راجع (طلاق دیکر رجوع کرے) اور وکیل بالبیع اور جو صاحب خیار ہے۔ اور جو پیدا وار زائد ہوئی اور
جمع ہوئی موجود نہیں اوس میں اخبار مفید نہوگا۔ مقر لہ نے اقرار رد کر دیا تو سوا وقف کے اگر پھر تصدیق کریگا تو مفید نہوگا
مقر بہ میں اختلاف ہوا تو صحت کا مانع ہے اور سبب اقرار میں اختلاف ہوا تو اقرار صحیح۔ مثلاً غیر نے ودیعت یا مضاربت
یا امانت کا اقرار کیا اور مقر لہ نے کہا کہ ودیعت نہیں ہے بلکہ ثمن مبیع یا قرض ہزار روپیہ میرے تجھپر ہیں اور مقر بھی
اوسکی تصدیق کرے تو مفید ہے ورنہ نہیں۔ اور اگر کہا کہ میں نے تجکو قرض دیا تھا تو دونو اسکی ملکیت پر متفق ہیں تو لینا
جائز ہے۔ اور غصب کا اقرار کیا تو اوسکا مثل دیگا جیسا عین مغصوبہ دینا واجب ہے۔ جب مقر شرعاً جھوٹا ہو گیا تو اقرار
باطل ہو گیا۔ مشتری کہتا ہے کہ میں نے ایک ہزار کو خریدی ہے اور بائع نے دو ہزار پر خریدنا گواہوں سے ثابت کر دیا ہے اور
قاضی نے اوسپر فیصلہ کر دیا تو شفیع دو ہزار پر لیگا کیونکہ قاضی نے مشتری کا اقرار جھوٹا کر دیا ہے۔ مشتری نے اقرار کیا کہ مبیع
بائع کی ہے اور مستحق نے گواہوں سے اپنا حق عدالت میں ثابت کر دیا تو مشتری بائع سے اپنا ثمن لے سکتا ہے۔ کفالت
کا دعوی کیا اور مردہ کفالت سے منکر ہے۔ مدعی نے گواہوں سے کفالت ثابت کر دی اور عدالت سے فیصلہ ہو گیا تو ا
کفیل مدیون سے زر کفالت لیگا۔ قاضی استصحاب الحال پر فیصلہ دیوے تو مقر کی تکذیب نہوگی۔ مدیون ایفا یا ابرا کا
الدین پر مدعی ہے اور وہ منکر ہے اور قسم کہا گیا اور مدیون پر فیصلہ دین صادر ہوا تو مدیون کی تکذیب نہوگی کیونکہ مدیون
کر اگر گواہ بلا لینگے تو گزران سکتا ہے۔ مرد غائب ہے عورت نے بچہ جنا اور قاضی نے گواہ لیکر نفقہ مقرر کر دیا اب مرد نے آکر
نسب کی نفی کی اور لعان کیا تو نسب ثابت نہوگا۔ کسیکے فیصلہ میں زمین ہے اس نے اقرار کیا کہ یہہ وقف ہے اب
یہہ اسکا وارث ہوا یا اوسکو خریدا تو وہ زمین بموجب اسکے اقرار کے وقف ہوگی۔ اقرار صرف مقر پر حجت قاصرہ ہے
اوسکا اثر اوسی پر رہیگا نہ کسی اور پر (موجر) اجارہ دینے والے نے اقرار کیا کہ یہہ مکان کسی اور کا ہے تو اجارہ فسخ نہوگا
زوجہ دین کی مقر ہے تو گو زوج کا ضرر ہے پر واسطے زوجہ کو قید کرا سکتا ہے۔ موجر نے دین کا اقرار کیا اور دین ادا
نہ ہوا اوسکا تو مستاجر کا ضرر ہے پر مو جر بیچ کر ادا دین کریگا۔ عورت مجہولۃ النسب کہتی ہے کہ میں اپنے زوج کے
باپ کی بیٹی ہوں اور باپ نے بھی اوسکی تصدیق کی تو نکاح فسخ ہو جاویگا۔ بائع مقر ہے کہ بیع تلجیہ تھی اور مشتری
اوسکی تصدیق کرتا ہے تو مشتری بعیب واپس کر سکتا ہے۔ کسی امر محال کا اقرار باطل ہے۔ دونو ہاتھ صحیح ہیں مدعی
کہتا ہے کہ میں نے اسکا ہاتھ کاٹ ڈالا تھا اوسکا ارش پانچسو درہم ہیں تو یہہ اقرار باطل ہے کیونکہ دونو ہاتھ

نہین کیا اور وہ مرگیا اگر اوسکا زخمی ہونا حاکم اور سب آدمی جانتے ہین تو پھر گواہی صحیح نہین ہے اور سب آدمی اور
حاکم نہ جانتے ہون تو صحیح ہے- اور وارث اگر اوسکے زخمی کرنے پر گواہ لایا کہ وہ اوس سے مرگیا تو قبول نہوگا- کیونکہ
قصاص میت کا حق ہے- صحت مین جو کام ہو وہ قوی ہے اور مرض مین جو کام ہو وہ بہت کم رتبہ ہے- ایک مدعی
ہے کہ اقرار وارث کے لیے صحت مین ہوا اور دوسرا مرض مین کہتا ہے تو جو مرض کا مدعی ہے اوسکا قول قبول ہے اور مقر
کا قول قبول ہے اگر مقر اور بلوغ مین اختلاف ہو- مثلاً کہتا ہے کہ مین نے صغر سن مین طلاق دی تو اوسکا قول قبول
ہو اور جنون مین مین نے طلاق دی اگر جنون کی عادت ہو تو قبول ورنہ نہین- مقر لہ مرگیا اور اوسکے وارث گواہ ثبوت
اقرار پر لاوے تو مقر لہ نے تصدیق اور تکذیب مقر کی یا انکی قبول ہے- اپنے مرض موت مین یہ اقرار کیا کہ مین نے
یہہ کام اپنی صحت مین کیا تہا تو یہہ اقرار مرض موت کا ہے کہ اوسکی نسبت زمانہ صحت پر نہین ہے- اپنے مرض موت
مین اقرار کیا کہ مین نے یہہ گہوڑا بیچ دیا اور قیمت لی اور مشتری بہی یہی مدعی ہے تو بیع کی تصدیق ہوگی نہ قبضہ
ثمن کی- مقر اگر مجہول ہے تو اقرار صحیح نہین ہے- شے مجہول کا اقرار صحیح ہے اور مقر کو حکم ہوگا کہ شے مقرہ بیان کرے
اور اگر یہہ کہے کہ مجکو معلوم نہین کہ مجہپر سدس ہے یا ربع ہے تو اقل پر حکم ہوگا- دو جگہہ مین اقرار کیا تو دو چیز لازم ہونگی
اور قتل کا دو جگہہ اقرار کیا تو ایک ہی لازم ہوگا- مثلاً کہا کہ فلان کا بیٹا مین نے قتل کیا اور دوسری جگہہ پہر بہی
کہا تو ایک ہی بیٹے کا قتل ہوگا- مگر جب دو مقتول کے نام بہی جدا جدا بیان کیے تو دو کا قتل لازم ہوگا اور اقرار نکاح اور
اقرار جراحت کا بہی حکم ہے- ابراء کے بعد دین کا اقرار کیا تو لازم ہوگا اور زوجہ نے مہر معاف کر دیا اور پہر اوسنے اقرار مہر کیا تو مہر لازم ہوگا

کتاب الصلح اقرار و دعوے سے کیا اور پہر صلح کی تو یہہ بیع ہے- بکری کے دعوی مین صرف اوسکے اون پر صلح
ہوئی تو جائز ہے- اپنے حق مین (اجل م) مہلت دیگا تو جائز ہے اور اوس سے رجوع نکر سکیگا- اور شفعہ مین دو طلب
کے بعد مہلت دی اور عورت نے عنین مرد کو سال کے بعد مہلت دی- مدعا علیہ نے مدعی سے مہلت مانگی اور اوسنے
مہلت دی تو ان تین صورتون مین رجوع ہی ہو سکتی ہے- عقد صلح رفع نزاع کے لیے وضع ہوئی ہے- مثلاً مستودع ہلاک کا
مدعی ہے تو مدعی کو اوسکے ساتھ نزاع ہی نہین ہے اس لیے اوس سے صلح نہین ہو سکتی ہے- اور اگر مدعا علیہ نے
حلف کر لی تو بہی صلح بہتر ہے کیونکہ احتمال ہے کہ گو حلف ہوئی ہو مدعی گواہ لاکر مقدمہ ثابت کرے- اور صلح کے بعد پہر اگر مدعی
گواہ لاوے تو قبول نہین ہے- مگر ہان یتیم مین اگر انکار پر صلح ہوئی تو وصی گواہ پہر لا سکتا ہے اور خود یتیم بعد بلوغ کے بہی گواہ
گواہ لا سکتا ہے اور یتیم حلف نہین لے سکتا ہے- دین کا دعوی کیا مدعا علیہ نے اقرار کر کے ایفا یا ابراء بیان کیا اور مدعی نے
انکار کیا اور صلح کر لی پہر گواہ لایا تو قبول ہے کیونکہ اس صورت مین صلح قسم کا فدیہ نہین ہے- اگر مدعی نے پہر گواہ

لایا کہ مدعی نے اقرار کیا تھا کہ میرا دعوی باطل ہے اور صلح سے پہلے یہ گواہ گذرانے تو قبول نہین ہے اور صلح کے بعد یہ گواہ لایا تو قبول ہے - اور اس صلح کے قبل صلح پر گواہ لایا تو صلح ثانی باطل ہے کیونکہ صلح کے بعد صلح کرنا باطل ہے - دعوی فاسد پر انکار کیا اور صلح کر لی تو یہ صلح فاسد ہے - دعوی سے صلح یا ابراء طلب کرنا اقرار نہین ہے - اور مال سے صلح اور ابراء طلب کرنا اقرار ہے انکار کر کے صلح کرنے سے دنیا مین رفع نزاع ہے نہ عقبی مین مگر جب بری کر دے تو عقبی مین صلح ہے - مال سے منفع پر صلح کرنا اجارہ ہے - مثلاً غلام کی خدمت پر صلح کی - اور غلام کے جو کما کر لائے یا گھر کے کرایہ پر صلح کی تو جائز نہین ہے جس چیز پر صلح کی وہ کسی اور کی نکلی تو پھر دعوی کر سکتا ہے - اور جو صلح نہین ٹوٹ سکتی ہے - مثلاً قصاص اور نکاح اور خلع تو قیمت لے سکتا ہے - دعوی نفع سے صلح ہو سکتی ہے - حد سے صلح نہین ہو سکتی ہے اور حد قذف سے ہو سکتی ہے قیدی نے صلح کی پھر کہتا ہے کہ مین نے (مکرہ) لاچار صلح کی تھی قبول نہو گا - صلح مین اقالہ اور نقض ہو سکتا ہے دس پانچ پر صلح کرنا اقالہ نہین ہوگا - انکار دعوی پر صلح کی پھر معلوم ہوا کہ اوسپر کچھہ واجب نہ تھا صلح باطل ہے -

کتاب المضاربت اگر فاسد ہو گی اور مضارب نے کام کیا تو اجر مثل پاویگا - مضارب فساد کا مدعی ہے تو رب المال کا قول قبول - اور عکس ہے تو مضارب کا قول - یعنے جو صحت کا دعوی کرے اوسکا قول قبول ہے - مضارب شفعہ سے نہین خرید سکتا ہی اور سب کچھہ خرید سکتا ہے - مضارب قرض پر حسب عادت تجار دبازار بیچ سکتا ہے اور بیع فاسد مین مالک ہوتا ہے نہ بیع باطل مین - خلاف حکم رب المال مضارب کچھہ نہین کر سکتا ہی - وقت مقرر کیا تھا اور وہ گذر گیا تو اب تصرف کیا یا نہ کیا مضاربت باطل ہو گی - پہلے کہا کہ اپنی راے پر کام کر دو پھر منع کر سکتا ہے کہ نہ کرو پہلے مطلق کہا پھر کہا سفر نکرنا تو اوسپر عمل ہوگا -

کتاب الھبۃ مشغول کا ہبہ جائز نہین ہے - اور باپ ولد صغیر کے ہبہ مشغول کرے تو جائز ہے - عاقل لڑکا ہبہ قبول کرے صحیح ہی اور جس مین نفع نہو تو نہین - مقروض کے سوا کسی اور کو قرض ہبہ کیا جائز نہین - مگر جب اوسکو وصول قرض پر (مسلط) وکیل کر دیا تو جائز ہے - اسی لیے اگر اپنی بیٹی کو اپنا حق اوسکے باپ (اپنے شوہر سے) ملنے لینے پر مسلط کیا تو یہہ ہبہ جائز ہے - کسی کا دین اس شرط پر ادا کیا کہ مین پھر وہ دین لے سکون کا جائز نہین - گو وکیل بالبیع ہو - اور اگر دائن یہ اقرار کرے کہ دین تو حقیقت مین فلان کا ہے اور میرا نام عاریتاً تھا تو صحیح ہے - کیونکہ یہ اخبار ہے نہ تملیک - اور مقر لہ اوسکو وصول کر سکتا ہے - بیع اور اجارہ میہ اقالہ کا مجاز ہے - صلہ پر جبر نہین ہے اور نفقہ زوجہ اور وارث کا موصی لہ کو وصیت دینا اور مشتری کو شفعہ کا گھر دینا باوجود یکہ صلہ ہے واجب ہے - شفیع مر گیا تو شفعہ باطل ہے -

کتاب المدائنیات - طالب نے مطلوب سے کہا کہ مجکو تجہ سے کچہ تعلق نہین یا میرا کچہ حق نہین تو یہہ ابراء عام ہے - دائن نے
کفیل سے دین مانگا وہ بولا کہ اصیل سے طلب کرو دائن نے کہا کہ مجکو اوس سے کچہ تعلق نہین ہے تو اصیل بری نہوگا - اگر
ابراء کو (رد) نامنظور کردیگا تو باطل ہوجائیگا - محتال نے محتال علیہ کو بری کیا محتال علیہ نے رد کردیا رد نہوگا - مدیون
نے دائن سے کہا کہ مجکو بری کردو اوسنے بری کردیا اب مدیون نے ابراء کو رد کردیا تو رد نہوگا - طالب نے کفیل کو بری
کردیا کفیل رد کردیگا تو رد نہوگا - پہلے ابراء قبول کرلیا پہر رد کریگا تو رد نہوگا - سوا بدل صرف اور سلم کے ابراء کے
لیے قبول ضرور نہین ہے - دین ادا کر چکنے کے بعد ابراء صحیح ہے اسلیے کہ ادا کرنے سے صرف مطالبہ ساقط ہوگیا تہا اصل
دین بری کیا اور مدیون نے ادا بہی کیا تو اس براءۃ اسقاط کے بعد مدیون نے جو دیا ہے واپس لے سکتا ہے اور براءۃ
استیفاء کے بعد کچہ نہ لے سکیگا - طلاق کو معاف کرنے پر معلق کیا اور پہر مہر ادا کردیا تو وہ طلاق باطل نہوگی اور براءۃ
اسقاط ہوا تو طلاق واقع ہوگی اور مہر جو دیا ہے واپس لے لیگا - محتال نے محیل کو حوالہ کے بعد بری کیا تو امام ابو یوسف
کہتے ہین کہ یہہ نقل دین ہے جو صحیح نہین ہے اور امام محمد فرماتے ہین کہ یہ ابراء صرف نقل مطالبہ ہے - مدیون کا دین جسکو
ادا کیا اب دائن نے مدیون کو معاف کردیا تو تبرع کرنے والا جو دیا ہے واپس لے سکتا ہے (نقود متعین نہین
ہین اسلیے) دیون اپنے مثل سے ادا ہوتے ہین - اس لیے دین سے بری ہونے کے بعد شے مرہون ہلاک ہوگی
تو ضمان دیگا - اور ادا دین کے بعد ہلاک ہوگا تو ضمان نہوگا - وکیل بقبض الدین مدعی ہے کہ موکل کی زندگی مین
مین نے لے لیا اور موکل کو پہونچا دیا تو بدون گواہ قبول نہوگا - کیونکہ میت پر ضمان واجب کرتا ہے - پر وکیل بقبض
العین کا قول قبول ہے - دین کا ہبہ کرنا ابراء ہے - لیکن محتال نے محتال علیہ کو اگر ہبہ کردیا تو محتال محیل سے لے سکتا ہے
اور بری کیا تو نہ لے سکیگا - اور کفالت مین بہی یہی حکم ہے - اور ہبہ قول صحیح سے قبول پر موقوف ہے - اور ابراء
قبول پر موقوف نہین ہے - ایک گواہ ابراء اور دوسرا ہبہ کہتا ہے تو اسمین دو قول ہین - ایک یہہ کہ یہہ گواہی (بعدم
موافقت) قبول نہین ہے - ابراء دین کے دو معنی ہین تملیک اور اسقاط تو بلحاظ معنے تملیک ابراء معلق بشرط نہین
ہوسکتا ہے - مثلاً اگر تو مجکو کل کچہ دیگا تو باقی سے بری ہے (ابہی بری ہوجاےگا) اور اذا و متی (جب) مثل ان
(اگر) ہے - اور بلحاظ اسقاط شرط کے ساتہہ معلق ہوسکتی ہے (مثلاً کل اگر اتنا دیدے تو باقی سے معاف ہے - تو
اول یعنے تملیک اگر رد کردیگا تو رد ہوجاےگا اور ثانی یعنے اسقاط قبول پر موقوف نہین ہے اور مجہول سے بہی بری
ہوگا - اور دو مدیون کو کہا کہ ایک کو بری کیا صحیح نہوگا - مورث کے مدیون کو وارث نے بری کیا اور ابہی مورث کے
مرنے کی خبر نہ تہی تو بلحاظ اسقاط اور بلحاظ تملیک صحیح ہے چنانچہ مورث کے مرنے کی خبر نہ تہی اور کچہ شے اوسکی مجیز الی

پھر منانا ہو تو صحیح ہے۔ دائن نے مدیون کو اپنا وکیل کیا کہ اپنے کو دین سے بری کرے تو بلحاظ اسقاط صحیح ہے اور بلحاظ
تملیک صحیح نہیں ہے۔ کسی شخص کو وکیل کیا کہ میرا مال تو اپنے ہاتھ بیچ ڈال تو اس صورت میں برارت نفس کا عمل
اپنے تئیں ہے کیا اور وکیل تو دوسرے کے لیے کام کیا کرتا ہے۔ جو قرض باعث نفع ہو حرام ہے۔ اسی لیے رہن کے
گھر میں رہنا حرام ہے (مکروہ) اور یہ امر ثابت نہیں ہوا کہ امام رحمۃ اللہ علیہ اپنے مدیون کی دیوار کے نیچے کھڑے
ہوتے تھے۔ وجہ تملیک میں اختلاف ہو تو مملک کا قول قبول ہے۔ ایک جنس کے دو دین اسپر ہیں دائن کو اس نے
کچھ ادا کیا تو تعیین اسپر لازم ہے (کہ کس دین میں دیا ہے) اور دو جنس ہوں تو اسکا غیر جنس کے لیے متعین کر دینا
صحیح نہوگا۔ اور اگر دین ایک ہی ہے اسنے کچھ دیکر کہا کہ یہ نصف دین میں ہے اگر یہ نصف حالی ہے یا اوسپر رہن تھا
یا کفیل ہے تو صحیح ہے ورنہ صحیح نہیں ہے۔ مشتری نے کچھ دیکر کہا کہ یہ زر ثمن ہے اور دلال اپنی اجرت بتاتا ہے
تو مشتری کا قول قبول ہے۔ زوج مدعی ہے کہ میں نے جو دیا ہے مہر میں دیا ہے اور عورت کہتی ہے کہ (ہدیہ) دیا تھا
دیا ہے اور وہ چیز ایسی نہیں ہے کہ کھائی جائے تو زوج کا قول قبول ہے۔ دین کی مہلت مقرر کر دی تو موجل ہو جائیگا
مگر قرض اور اقالہ میں اور اقالہ کے بعد ثمن اور مدیون کے مرنے کے بعد دائن نے اوسکے وارث کو جو مہلت
دی۔ اور شفیع نے گھر لیا اور مشتری نے ثمن حالی کو موجل کیا۔ اور بدل الصرف۔ اور اس مال مسلم میں موجل
نہیں ہو سکتا ہے۔ دو دین میں آخر کے لیے دیا تو دین اول میں مجرا ہوگا ۔ ادا واجب کے تابع ہے
اسپر ایک ہزار روپیہ قرض ہے اسنے دائن کے ہاتھ ہزار موجل پر کچھ بیچا پھر اسکے مرض میں وہ بھی حالی ہو گئی تو
یہ ہزار اوسکے ہزار کے مقابلہ میں ادا ہو گئے (اور چونکہ یہ مرض موت ہے) دائن اور اور قرضخواہ برابر ہو گئے
(بدام مساوی) وکیل بالابراء نے بری کیا اور موکل (دائن) کی طرف نسبت نکیا تو ابراء صحیح نہیں ہے۔ ابراء عام
ہر حق کے دعوی کو قضاءً مانع ہے اور دیانۃً بھی۔ عورت نے ایک شخص کو زوج پر مہر لینے کا حوالہ دیا اور مہر ہبہ کر دیا
تو ہبہ صحیح نہیں ہے۔ دین موجل اگر قبل مدت ادا کرے تو دائن پر جبر ہوگا کہ لے لیوے کیونکہ مہلت حق مدیون تھا
جو اوس نے ساقط کر دیا۔ عورت کا نفقہ اوس قرضہ میں جو زوج کا اوسپر ہے ادا نہوگا۔ اور سارے دین برابر ہیں مثلاً بلحاظ
ادا [illegible] بھی گو دین کی قسم ہو دین کے مقابلہ نہیں ہو سکتی ہے اور مغصوب کا بھی یہی حکم ہے قرض کے
[illegible] اور براءت کے بھی گواہ ہیں تو اور تاریخ معلوم نہو تو گواہ براءت مقدم ہونگے اور بیع کے گواہ براءت کے گواہ پر مقدم ہیں

کتاب الاجارات

جب مستاجر کو (انتفاع) کا اجارہ پر قدرت حاصل ہو تو موجر مستحق زر اجارہ کا ہو گیا
[illegible] کا اجارہ لیکیا تو زر اجرت کا مستحق ہوگا۔ شہر سے باہر جانے کے لیے جانور کرایہ لیا اور اپنے گھر جاکر باندھ لیا

اور باہر نگیا تو کرایہ دیگا اور شہر مین ہی جانے کے لیے لیا اور سوار ہوا اور گھر مین باندھ لیا تو کرایہ دیگا- کپڑا لیا ہر روز ایک دانگ دیگا اور گھر مین کئی برس رکھ لیا اور نہ پہنا تو اوس مدت کا کرایہ دیگا اگر پہنتا تو نہ پہٹتا اور اوسکے بعد کا کرایہ نہ دیگا- اور اوس مین ایسا ہی کرایہ پر لے گھر رکھا ہلاک ہوگیا تو ضمان دیگا کیونکہ اجیر واجب ہو تو اپنے گھر رکھنے کا مستحق نہین ہے- اور شہر مین سوار ہونے کے لیے خچر کرایہ لے گھر مین باندھ لیا اور ہلاک ہوگیا تو ضمان نہ دیگا- مدت اجارہ مین نہ اجرت دینے کا حکم کرنا جائز تو بعد مدت جیسا ہو سکتا ہے کچھ زیادہ کام کردیا- نہ اجرت پیشگی دیا گیا اور اجارہ فسخ ہوگیا تو مستاجر نہ اجرت لے شے اجارہ روکے رکھیگا- عقد اجارہ بلا عذر فسخ نہوگا- اور جس اجارہ مین اصل شے ہلاک ہو تو فورًا فسخ کر سکتا ہے مثلاً کاغذ جو کرایہ دیا اگر ہلاک ہو جائیگا یا زراعت مین تخم جو دیا گیا وہ ہلاک ہو جائیگا- تو کاغذ اور بیج والا فسخ کر سکتے ہین- مالک پر قرض ہے بیع بیدا ہو سکتا ہو تو فسخ کے لیے عذر کافی ہے- جسپر کام مقرر ہو وہ اجیر نہین ہو سکتا ہے- مثلاً مسلمانون پر غسل میت اور حمل جنازہ اور دفن متعین ہو اجرت نہ لینگے اور اگر وہان ایسا کوئی نہین ہے تو لا چار اجرت دینی ہوگی- اجرت اور مدت بیان کرکے قلم کرایہ لے سکتے ہین- غاصب نے (مغصوب) کرایہ دیا اور پھر مالک بھی ہوگیا تو اجارہ صحیح ہے- زمین شتکار کے لیے یا رستہ چلنے کے لیے بہ تعین مدت کرایہ لینا (دینا) جائز ہے- مشغول اور فارغ دونو اجارہ دے تو فارغ کا اجارہ جائز نہ مشغول کا- نصرانی کی ہر کار خدمت پر نوکری کرنا جائز ہے- شکار یا لکڑی لانے کے لیے نوکری کرنا جائز ہے- بکری اپنے لڑکے کو دودھ پلانے کے لیے کرایہ لے جائز نہین ہے- دوسرے بچے کے لیے اجارہ لیا جائز نہین ہے (اجارہ دراز بے مدت) ح جائز ہے- گھر دیا کہ مرمت کرکے رہو اور بے کرایہ رہو تو یہہ عاریت ہے- ذات درخت یا انگور کرایہ لیے اور شرط کی کہ پھل بھی مرے ہی ہین اور ذات بکری کرایہ لی اور دودھ اور اون بھی اپنے ہی لیے مقرر کی (اور زر کرایہ الگ ہے) مثلاً اسلیے کرایہ لیا کہ اپنا کام کپڑا بچھونا اون ڈالنے میں پھیلائیگا- جولاہہ کو سوت دیا کہ نصف کپڑا پر کپڑا بن دے تو یہہ فاسد ہے- یا کتاب پڑھنے کے لیے کرایہ دینا یہ شرط کی کہ گھر کی مرمت کرتے رہنا تو اجارہ فاسد ہے- حدود اور قصاص لینے کے لیے کسیکو نوکر رکھنا جائز نہین ہے- اپنا اسباب بیچنے کے لیے کسی سے مدد لے تو اوسکی اجرت حسب عادت بازار کے ہے- اپنی دوکان مین کام کرنے کے لیے شاگرد کیا تو بھی یہی حکم ہے جانور کرایہ لیا سوار نہوا اور ہانک کر لیگیا اجرت دیگا- کاتب نے لکھنے مین غلطی کی اگر ہر ورق مین غلطی ہے تو اختیار ہے کہ اجر مثل دیکر لے لے اور یا کاتب ہی کو دیدے اور اپنے کاغذ کی قیمت لے لے- اور اگر کچھ غلطی ہے تو اجر مقرر مین سے حساب کرکے مجرا دے- کرایہ لینے سے انکار کیا اور پھر کام لیتا رہا اجرت دیگا اور ہلاک ہو تو قیمت- دو مزدور ہین ایک نے بوجھ اوٹھایا تو وہ ہی نصف اجرت لیگا اور دونو شریک ہین تو دونو کل لینگے- کپڑے کا انکار کیا اور انکار سے پہلے دہویا یا رنگا یا بنا تو اجرت دیگا اور انکار کے بعد کچھ نہ دیگا- صرف کترنے کی اجرت بے سینے کے درزی نہ لیگا- صراف نے روپیہ اجرت پر کہدیا

پھر کھوٹے نکلے کل نکل اجرت واپس دیگا - اور کچھ نکلے تو بحساب یا کچھ واپس دیگا - کنجی دی کہ قفل کھولدے بے تکلیف اگر
کھولدیگا تو اجر لیگا ورنہ نہین - عورت نے اپنے مرد کو اپنا گھر کرایہ دیا اور دونو رہنے لگے تو کرایہ نہوگا - کسیکی کوئی چیز کھوئی گئی اوسنے
کہا کہ جو کوئی مجھکو بتلادے تو اوسکو یہہ اجرت ہی تو یہہ باطل ہے اور کچھ اجرت نہوگی - (کیونکہ مستاجر معلوم نہین ہے) اور اگر کہا کہ
تو بتلادے تو اجرت ہی اوسنے بتلادیا تو اجر مثل ہوگا - نہ مسمی - (منادی) ڈھنڈورہ اور دلال اور حمامی کا اجارہ لینا جائز ہی - اجارہ
مین سکوت رضامندی اور قبول ہی - چپ رہنے والے نے کہا کہ مین اتنے پر رہونگا اور مالک چپ رہا یا مالک نے کہا اتنا کرایہ لونگا
کرایہ دار چپ ہو رہا تو وہی دینا پڑیگا - زمین کا کرایہ مثل خراج ہی گو زراعت پر آفت پڑے تو وہ کرایہ دینا ہوگا جو آفت سے پہلے
واجب ہے نہ جو بعد ہے کرایہ لینے والے نے جانور دیدیا تو مستحق کرایہ ہوگیا اور خود ساتھ جانا ضرور نہین ہی - کہا دہ در دہ حوض کھودو
اوسنے پانچ در پانچ کھود دیا تو یہہ پچیس گز ہوا جو سو کا ربع ہے ربع اجرت لیگا - جس کے لیے قبر کھودوائی یا اوسکو دفن کیا
اور اور کو کر دیا تو اجرت نہ لیگا - میرے لیے پیچدے تو یہہ اجرت ہی اوسنے پیچ دیا تو اجر مثل ہے - آدمی جیسا آدمیون کی عادت ہے
کرایہ پر چل سکتا ہی - دھوبی کا مزدور امین ہے بے تعدی تاوان نہ دیگا - اور دھوبی (اجیر) مشترک ہی ضمان دیگا - مستاجر نے
اینٹ سے گھر بنایا تو اپنی اینٹ لیجائے اور زمین کی مٹی سے بنایا تو کچھ نہ لیگا جس امر سے موقع پر ضمان ہے - حمامی یا دھوبی
یہہ بھی ہی - اتنا غلہ اتنی مدت مین ہمارے گھر پہونچادے یا اتنے ورق پر اتنی کتاب لکھدے فاسد ہی - حمامی نے شرط کی کہ ایام
تعطیل کی اجرت مجرا نہوگی صحیح ہی - اور جو مجرا ہونے کی شرط کی تو فاسد ہے اور اگر یہہ شرط لگائی کہ خرچ واپس پہونچانے کا
یا اوسکا خراج یا عشر یا مل چلا کر واپس دے مستاجر پر یہی فاسد ہے - گیہون قرض لیے تو حمال کی اجرت مستاجر پر ہے
اور قرض دینے والے نے حمال ٹھہرایا تو وہ ہی دیگا - اجیر عمل سے رک گیا تو اوس سے جبر سے کام لینگے - پاخانہ صاف کروانا
رہنے والے پر ہے نہ مالک پر - مستاجر اوس جگہہ مستاجر فیہ پہونچادے کہ جہان اجارہ ٹھہرا تھا - اجارہ اولی فسخ ہوا - تو
اجارہ ثانیہ بھی فسخ ہوا - ایک کو کرایہ دیا پھر دوسرے کو دیا اول نے اجازت دی تو جائز ورنہ باطل - برس دن کے لیے کرایہ
لیا اور چھہ مہینہ تک کچھ کام نہ کیا تو فسخ کر سکتا ہی - موجر مرجائے تو اجارہ فسخ - سرائین جو نازل ہی اور حمام مین جو داخل ہے اور بعد استغلال جو
ساکن غصب کا مدعی ہے اوسکا قول نامنظور اور کرایہ واجب - غلہ والے اور ملاح مین مقدار غلہ پر اختلاف ہی تو مالک کا قول
قبول اور ملاح حساب کر کے اجر لیگا - اور اجرت پہلے دیچکا ہے تو کچھ نہ لیگا - ایک مدعی ہے کہ گھر مشغول ہے اور دوسرا
فارغ تو بحکم حال حکم ہوگا - صحت و فساد مین مدعی صحت کا قول قبول ہے -

کتاب الامانات

ودیعت و عاریت وغیرہ حساب مجہول رکھکر مر گیا تو امانت کا ضمان ہوگا - دیوار کڑی رکھنے
کے لیے مستعار مانگی اور کڑی رکھی یا دو پھر دیوار بیچڈالی تو مشتری بے شرط وقت بیع نہ اوٹھا سکیگا - ودیعت نہ ودیعت

دیجاے اور نہ عاریت اور نہ کرایہ اور نہ رہن دیجاے۔ اور مستعار اجارہ اور عاریت دیا جاتا ہے نہ رہن اور عاریت عاریت
ہوتا ہے نہ اجارہ۔ کسی کے لیے امانتاً کام کرے تو اجرت نہین ہے۔ جو امین امانت پہونچا دینے کا مدعی ہو اوسکا قول قبول ہے۔
امین جو اپنا مال مال امانت سے ملادے تو ضمان دیگا۔ جو شخص فقیرون کے لیے مانگ کر دو مال سے ملا دیتا ہے ضمان دیگا۔
(سمسار) دلال بہی ملاویگا تو ضمان دیگا۔ امین ضمان جب دیتا ہے کہ اوسکے ہاتھ سے امانت پر کچھ گرا اور امانت ٹوٹ گئی
ورنہ ضمان ہلاک امانت نہین ہے۔ مودع طلب کے بعد امانت روک نہین سکتا ہے۔ مودع نے اجر لیا تو ودیعت پر ضمان ہوگیا
مالک جب چاہے مال عاریت واپس لے لیوے۔ اور زمین سے کھیتی کاٹے نہ لے سکیگا گو وقت مقرر نہوا تو اجر مثل دیگا۔
عاریت پہونچانے کا خرچ مستعیر پر ہے۔ امین یا دفع تہمت یا انکار ضمان کے لیے قسم کہاتا ہے۔ ودیعت مالک گہر پہونچا دے یا جو
اوسکے عیال مین ہے اوسکو دیدے۔ مودع نے ودیعت بیچکر قرض مالک دیدیا ضمان دیگا۔ مدیون میت نے ایک وارث
کو دین دیدیا تو صحیح نہوگا۔ مکہ جانے تک کرایہ تو صرف جانے کے لیے ہوگا نہ واپس آنے کے لیے۔ بضاعت والا اوسکو بضاعت
نہ دیگا۔ عاریت مثل اجارہ ایک کے مرنے سے فسخ ہو جاتی ہے۔ واپس دینے مین اور ہلاک ہونے مین مودع کا قول قبول ہے
مودع کہتا ہے کہ تونے حکم دیا تہا کہ فلان کو دیدو مین نے دیدیا تو مالک کا قول قبول ہے۔ دو شخص مدعی ودیعت ہین اور
مودع کہتا ہے کہ مین نہین جانتا ہون کس نے ودیعت دیا تہا اور گواہ نہین ہین تو دونو نصف نصف لینگے اور ہر نصف
کا ضمان اونکو دیگا۔ مقروض مرگیا اور اوسکے پاس ودیعت بہی ہے تو اوسکا سب ترکہ قرض اور ودیعت فی الاشتراک لے لینگے

کتاب الحجر والماذون سفیہ مثل صغیر ہے پر اوسکا نکاح اور اوسکی طلاق اور اوسپر وجوب زکوۃ و حج و عبادت جاری
ہین اور باپ دادا کی ولایت اوسپر سے زائل اور عقوبات کا اقرار قبول اور نفقہ دینا اور وصیت اوسکی قبول ہے کہ ان سب امور
مین مثل بالغ ہے۔ اور امام صاحب اوسکا اقرار قبول کرتے ہین نہ صاحبین۔ صبی اپنے افعال مین گرفتار ہوتا ہے کسی کا مال تلف
کیا تو ضمان دیگا۔ اور قتل کرے تو اوسکے عاقلہ پر دیت ہے۔ قرض لیکر یا ودیعت لیکر یا عاریت لیکر یا کچھ خریدکر خرچ کر ڈالا تو
ضمان نہ دیگا۔ اجارہ کا اذن تجارت کا اذن ہے اور تجارت کا اذن اجارہ کا اذن ہے۔ اپنے (غلام) بیٹے کو اجازت دی کہ کسیکی
نوکری کرے یا ہمارا کپڑا بیچ لاے اور کسیکی تخصیص نکی کہ کسکے ہاتھ بیچنا اور یا کہا کہ میرے لیے کپڑا خرید لاؤ اور یہ نہ کہا کہ کس سے
خریدنا تو یہہ اذن تجارت ہے۔ سوا مضاربت کے اور اذن تجارت مین تخصیص نہین ہو سکتی ہے۔ عورت سفیہ نے کفو مین نکاح
کیا تو صحیح ہے۔ اور مہر کم ہوگا تو ولی اعتراض کر سکیگا اور اپنے زوج سے خلع کیا تو مال لازم نہوگا پر طلاق ہو جائیگی۔ اپنی زندگی
مین مدیون نے اپنا مال کسی کو ہبہ کیا تو دائن ہبہ باطل کرا سکتا ہے اور قاضی بیچکر دین ادا کریگا اور جو زائد ہو وہ مالک کا ہے

کتاب الشفعہ شفعہ کے سب احکام بیع کے ہین۔ اور چونکہ شفیع جبراً لیتا ہے اس (غرر) دہوکہ کا ضمان نہوگا۔ شفیع نے

مکان بیکار کر کے اوس مین عمارت بنائی اب کسی نے دعویٰ کیا اور مکان لے لیا اور اوس عمارت جدید کے اوکہاڑنے سے جو نقصان
شفیع کا ہوا وہ شفیع نہ مشتری سے لے سکیگا اور نہ بایع سے۔ مثلاً موہوب لہ نے عمارت بنائی اور کسی نے استحقاق ثابت کر کے
مکان موہوب لے لیا اب جو اوسکا نقصان ہوا تو واہب سے نہ لے سکیگا۔ اور مشتری بایع سے ضمان غرر لے سکیگا۔ مشتری نے
مکان دیکھ لیا اور عیب پر راضی ہو گیا حق شفیع مین موثر نہوگا بلکہ شفیع بایع پر واپس کر سکتا ہے۔ اب بحکم بیع سابق
جو بایع اور مشتری مین ہوئے تھے مشتری مکان نہین لے سکتا ہے۔ بلکہ وہ بیع بسبب شفعہ کے فسخ ہو گئی۔ حق معلوم بسبب
حق موہوم کے موخر نہین ہو سکتا ہے حق معلوم ہی اولاً دلایا جاتا ہے۔ دو شخصون کی آنکھین پہوڑ دین اب ایک مدعی آیا اوسکے
لیے قصاصاً اوسکی آنکھین پہوڑی جائینگی۔ (اور دوسرے کا انتظار نکرینگے) دو شفیع ہین۔ ایک مدعی آیا اوسکو شفعہ
دینگے (دوسرے کا انتظار نہوگا) ایک مکان مثلاً زید نے کرایہ لیا اور یہی اوسکا شفیع بھی ہو کرایہ کا مکان بکا تو کو اوسکے کرایہ مین
ہی پر شفعہ لے سکتا ہے۔ کیونکہ بیع جائز کی تو مستحق شفعہ ہوا اور بیع جائز نہ کی تو اجارہ بھی باطل ہو گیا۔ باپ ایک گھر کا شفیع
ہے اپنے ولد صغیر کے لیے خریدا تو شفعہ لے سکتا ہے اور یہی وصی کا حکم ہے۔ ہمسایہ کا گھر مکان مبیع سے جتنا ملا ہوا ہے اتنا ہی
شفعہ لیگا۔ ملک کے گھر بک سکتے ہین اور اون مین شفعہ بھی ہوگا۔ وکیل بالشراء نے گھر خریدا اور ابھی موکل کو نہین دیا ہے
تو شفیع اوس وکیل پر دعویٰ کریگا اور موکل کو دیدیا ہے تو دعویٰ شفیع وکیل پر صحیح نہین ہے اور شفعہ (بسبب تاخیر) باطل
ہو۔ شفیع نے بیع مشتری کے لیے (تسلیم) قبول کر لی صحیح ہے (شفعہ زائل) کسی کی راہ مین بیع سنی تو طلب تاکید کر کے
طلب اشتہاد کرے ورنہ وکیل کر کے بہیجے یا خط لکھ بہیجے ورنہ شفعہ باطل ہو جائیگا۔ ہمسایہ اور شریک دونو شفعہ (تسلیم
ترک کر سکتے ہین اگر شریک تسلیم کردے تو ہمسایہ لے سکتا ہے۔ شفیع نے مشتری سے السلام علیکم کہا شفعہ باطل
نہوگا (کہ یہ تاخیر نہین ہے) شفیع کو بیع کا علم نہین۔ بائع نے اوس سے کہا کہ اپنے سب حقوق سے ابراء عام کردے
اوسنے کر دیا تو شفعہ بھی باطل ہو گیا۔ شفیع صرف وہی لیگا جو بکا ہے اور مشتری نے جو زیادہ کیا ہے نہ لیگا اور نہ اوسکی
قیمت دیگا یہ حموی کا قول ہے اور اشباہ مین یہ ہے کہ قیمت رنگ جو زیادہ ہوئی دیوے اور شفعہ لیوے اور یا سب ترک کرے۔
قاضی کا مذہب شفعہ نہین ہے۔ شفیع نے اس لیے تاخیر کی کہ اور قاضی آوے تو دعویٰ کریگا تو یہ عذر تاخیر قبول ہے
قاضی سے مدعا علیہ کے طلب کی درخواست کی قاضی نے نہ بلایا تو بھی تاخیر کر سکتا ہے۔ شفعہ کو شرط کے ساتھ باطل کر سکتا ہے
مثلاً اگر اپنے لیے خریدا ہے تو شفعہ ترک کیا۔ مشتری مدعی ہے کہ شفیع نے جب علم بیع ہوا طلب شفعہ نہین کیا تو شفیع یہ
قسم کہا سکتا ہے کہ مجکو علم ہی نہین ہوا۔ شفیع مدعی کہ مشتری نے شفعہ باطل کرنے کے لیے حیلہ بنایا ہے مشتری سے
حلف لینگے اگر نکول کیا تو شفعہ کا حکم ہوگا۔ باپ نے ولد صغیر کے لیے خریدا اور شفیع نے اوس سے بمقدار ثمن مین اختلاف

یعنی معلوم بسبب حق موہوم کے موخر نہین ہو سکتا ہے

کیا تو باپ کا قول بدون قسم کے قبول ہے- بائع نے ثمن لینے سے پہلے کچھ ثمن مشتری کو معاف کر دیا تو شفیع سے ساقط ہوگا- اور ثمن لیکے معاف کیا تو شفیع کے لیے مفید نہین- وکیل بائع نے کچھ قیمت معاف کر دی تو شفیع کے لیے مفید نہین ہے- دعوی کرتا ہے کہ یہہ گہر میرا ہے اگر مجکو ملگیا تو بہتر ورنہ مین اسکا شفیع ہون تو یہہ دعوی شفعہ صحیح ہے- کسی عالم کے فرمانے سے شفیع نے بے حکم عدالت قبضہ کر لیا تو ظالم نہین ہے ورنہ ظالم ہوگا- کئی امور ہین جو حسب تعداد اشخاص جاری ہوتے ہین (عقل) دیت عاقلہ شفعہ تقسیم کرنے والے کی اجرت اور راستہ-

کتاب القسمت (الغرامات) اخراجات املاک کے حفاظت کے لیے ہین تو بقدر ملک شرکاء پر ہونگے اور جانون کی حفاظت کے لیے ہین تو علی اشخاص پر تقسیم ہونگے- چنانچہ بادشاہ نے جو خرچ گانو پر ڈالا وہ گانو والے سب دینگے- جو اسباب دریا مین پہینکا گیا تو سب اشخاص برابر دین گے کہ یہہ حفاظت جان کے لیے ہے- تقسیم فاسد مین جو قبضہ ہوا ہو مفید ملک نہین ہے- اور تقسیم شرط فاسد سے باطل ہو جاتی ہے- شاہ راہ عام مین سے اگر وسیع ہے اور ضرر نہو مسجد مین زمین لے سکتے ہین اور اسی طرح محلہ والے اپنے گہرون مین زمین لے سکتے ہین- راہ عام پر اگر ضرر نہو تو چہجہ نکال سکتے ہین- اگر اسمین مخاصمت ہوئی بنا سے پہلے منع کر دینگے اور بعد ڈہوا دینگے- مکان مشترک ڈہ گیا اور ایک شریک عمارت نہین کرتا ہے تقسیم کے قابل ہے تو تقسیم کر دینگے اور اوسپر عمارت کے لیے جبر نہوگا اور تقسیم نہین ہو سکتا ہے تو بہی بنالے اور شریک مانع سے خرچ لیوے- بے اجازت بنا کر لی اب وہ مدعی ہے کہ اپنی عاریت اوٹہا لو تقسیم کر دینگے بانی کے حصہ مین آیا تو بہتر ورنہ ڈہا دین گے- اپنے ملک مین تصرف کر سکتا ہے گو ہمسایہ کو تکلیف ہو تنور حمام لگانے سے ہمسایہ کا جو ضرر ہو ضمان نہ دیگا- تقسیم کے بعد دین یا وصیت ظاہر ہوئی تو تقسیم باطل ہو جائیگی- اور وارث کے پیدا ہونے سے تقسیم جو برضا باہمی ہوئی ہے ٹوٹ جائیگی نہ وہ تقسیم کہ بحکم عدالت ہوئی ہے

کتاب الاکراہ- مکرہ کی بیع باجازت جائز ہے نہ بیع فاسد- ثمن مکرہ کے پاس امانت ہے اور اور کے پاس ضمان- حکم سلطان بے دہمکانے (تو عد) اکراہ ہے اور امر غیر جب بدلالة الحال یہہ معلوم ہو کہ قتل کریگا یا ہاتہہ قطع کریگا یا مارےگا کہ خوف عضو اور خوف نفس ہو تو اکراہ ہے- اکراہ ہوا کہ فلان کو قتل کر ورنہ ہاتہہ مثلا قطع ہوگا تو قتل جائز نہین ہے- محرم پر شکار کے لیے اکراہ ہوا اوسنے انکار کیا اور قتل کیا گیا تو ثواب پائیگا- اکراہ ہوا کہ قتل عمد معاف کر دے تو اکراہ کرنے والا ضمان نہ دیگا- مکرہ سے خریدا اوسپر تصرف کیا ہے تو فسخ کر دے- مکرہ نے طلاق دی واقع ہوگی- مکرہ نے طلاق دینے پر کسیکو وکیل کیا وکیل نے طلاق دی تو واقع نہوگی- مہر مثل سے زیادہ نکاح کرنے کو اکراہ ہوا اور نکاح کیا تو مہر مثل لازم ہوگا نہ زیادہ اور مکرہ کچہ نہ دیگا-

کتاب الغصب مدعی ہے کہ مین نے باجازت مالک اوسکی ملک مین تصرف کیا تو مالک کا قول قبول ہے- عورت کے مر جانے کے بعد زوج مدعی ہے کہ مین نے اوسکی اجازت سے اوسکے ملک مین کام کیا تہا اور وارث منکر ہے تو زوج کا قول

قبول ہے۔ کسیکی دیوار گرادی تو نقصان دیگا نہ یہہ کہ دیوار بنوا دے۔ اور مسجد کی دیوار بنوا دیگا۔ تلف کے ساتھہ اجازت لاحق نہین ہوتی ہے (جس امر کا صدور پہلے نہو اور بعد وہ صادر ہو تو فرض کرتے ہین کہ یہہ امر پہلے سے صادر ہوا تھا تا ضمان وغیرہ لازم نہ آئے یہ التحاق ہے) بعد تلف مالک کہتا ہے کہ مین نے اجازت دی تہی یا مین راضی ہوگیا تو متلف ضمان سے بری نہوگا آمر پر ضمان نہین ہے۔ لیکن بادشاہ پر اور لڑکے پر اور بہر لڑکا آمر سے لیگا۔ مال غیر مین بے اجازت غیر تصرف جائز نہین ہے۔ مودع ایسی جگہہ کہ قاضی نہین ہے مودع کے والدین کو نفقہ دیا ضمان نہ دیگا۔ ایک رفیق سفر مین مرگیا ہمراہیون نے اوسکا مال بیچکر اوسکی تجہیز وتکفین کی باقی وارث کو دیا یا وہ بے ہوش ہوگیا اور اوسکا مال بیچکر اوسپر خرچ کیا استحسانًا ضمان نہین ہے۔ قصاب نے بکری باندہ رکہی ہے اسنے ذبح کرایا ضمان نہین ہے۔ امام فرماتے ہین بے اجازت ذبح کیا ضمان نہین ہے۔ ہانڈی چولہے پر چڑہائی گوشت اوسمین ڈالا کسی نے آگ جلادی اور پکادیا یا گیہون چکی ڈالکر گدہا باندہ دیا اسنے گدہے کو ہانکا یا پلہ جو رستہ مین گرگیا تہا اوٹھایا اور اٹھانے مین گرگیا یا گہڑا اوٹہانے مین ٹوٹ گیا یا راستہ مین (قوہتہ) ابدار خانہ بنا کر دیا اسنے کہولکر لوگون کو پانی پلایا ضمان نہین ہے۔ رفیق سفر حج مین بیہوش ہوگیا اسنے اوسکا احرام باندہ دیا یا زمین مین بیج ڈالا اسنے پانی دیا ضمان نہین ہے۔ بکری ذبح لٹکائی اسنے کہال چھیل دی ضمان دیگا۔ بڑی بیوی نے چھوٹی بیوی کو دودہ پلادیا نصف مہر کا ضمان نہ دیگی۔ منافع غصب کا ضمان نہین ہے اور مال یتیم اور مال وقف اور معد للاستغلال مین ہے اور معد للاستغلال مین بخیال ملک ماعقد رہا تو ضمان نہین ہے۔ ایک برس کے لیے کرایہ لیا اور دو برس رکہکر دو برس کا کرایہ دیا صحیح ہے۔ غاصب نے کرایہ دیا اور زر کرایہ مالک کو دیا تو جائز ہے اور یہہ اجارۃ (ملتحقہ ہے)۔ گوشت قیمتی ہے (نہ مثلی) اینٹ اور کوئلہ قیمتی ہے غاصب نے لکڑی توڑدی مالک نہوگا۔ اور موہوب لہ نے توڑ دی تو رجوع منع نہوگا۔ (زق) مشک رستہ مین رکہی تہی یہہ اوسپر پہسل گیا اور وہ پہٹ گئی ضمان دیگا۔ باپ نے بیٹے کو کچہ حکم دیا اوسکے کرنے پر نقصان کسیکا ہوا تو ضمان نہین ہے۔ کسی کے گہر مین بے اجازت نہ جاسکے لیکن جب اسکا کپڑا کسی کے گہر مین جا پڑا اور یہہ خوف ہے کہ وہ جانے گا تو لیلیگا تو یہہ اوسکے گہر مین گہس جاے اور اپنا کپڑہ لے لے۔

کتاب الصید والذبائح۔ کہیل اور حرفہ کے لیے نہو تو شکار کرنا مباح ہے۔ حرفہ کے لیے حرام مثلًا مچہلی شکار کرنے والا۔ ملک کے سبب تین ہین۔ ۱۔ استیلاء اصل ملک کا مثبت مثلًا شے مباح پر قبضہ کرلینا۔ ۲۔ ایک کی ملک سے دوسرے کی ملک مین آجانا مثلًا بیع ہبہ وغیرہ۔ ۳۔ خلیفہ اور قائم مقام ہونا (خلافت) مثلًا وارث ہونا۔ اول کی شرط یہہ ہے کہ اوس شے پر کسی کی ملک نہو۔ مثلًا جنگل لکڑیان جمع کین مالک ہوگیا۔ (مقلش) خاکسار کو جو ملا بے تعریف مالک نہوگا (یہہ مسئلہ لقطہ کا ہے) مالک نے کہا کہ جو کوئی میرا مال لیگیا وہ اوسکا مالک ہے تو مالک نہوگا اور مالک اوس سے پہر لیسکتا ہے

مثلاً انار کے چھلکے - مردار بکری پھینک دی کسی نے اوسکی کھال نکال لی اگر دباغت کی ہے تو کھال لیگا اور دباغت کی قیمت
دیگا ورنہ صرف کھال لیگا - استیلا دو قسم ہے - حقیقی قبضہ کرلینا حکمی سامان موجود کرنا مثلاً شکار کے لیے (شبکہ) جال پھیلانا
اور جال اگر سکھانے کے لیے پھیلایا ہے اور اوسمین کوئی جانور آگیا تو مالک نہوگا - خیمہ کھڑا کیا اوسمین جانور آگیا اس نے ہاتھ
بڑھایا تھا کہ اور نے پکڑ لیا تو اوس سے یہ لے لیگا ورنہ نہ لے سکیگا - بھیڑیے کے لیے گڈھا کھودا اور چلا گیا اور کسی اور نے
وہان مردار بکری ڈالی اسپر بھیڑیا آیا اور گڈھے مین گر گیا تو گڈھے والے کا ہے - جسکی زمین مین شہد لگا وہ اوسکا ہی
گو اوسکے لیے اسنے کچھ سامان نہ کیا تھا - ہرن اور شکار کے لیے اسنے ہٹ اور کھوسلا اس طرح پر بنایا کہ اپنے ہاتھ سے
پکڑ سکتا ہے تو اسیکا ہے - بادشاہ کی سواری پر نثار ہوتا تھا اور اسنے دامن اوسکے لیے پھیلایا تھا اوسمین کچھ جا پڑا تو
اوسی کا ہے کوئی اور لیگا تو اوس سے چھین لیگا - اور اگر بے قصد نثار دامن پھیلایا تھا اور اوسمین کچھ جا پڑا اور کسی نے لے لی
تو نہ سکیگا - بیع وغیرہ مین شرط ہے کہ وہ شے ملک ہو اس لیے شکاری نے ایک بار جال پھینکا اور غوطہ خور نے ایک غوطہ
بیچا تو جائز نہین کہ وہ کچھ ملک نہین ہی - مچھلی نے مچھلی نگلی اندر کی مچھلی تندرست تو دونو حلال ورنہ نہین کہ اندر کی مچھلی
مر گئی یا سڑ گئی تو دونو حرام - مچھلی کے پیٹ مین موتی ہے مالک ہوگا - انگوٹھی یا (دینار) اشرفی ہے تو وہ کسی کی ہے
اسکو حلال نہین ہے محتاج ہے تو تعریف کے بعد خود لے سکتا ہے اور تونگر ہے تو بھی لے سکتا ہے - مچھلی ناپاک پانی مین
پلی اور بڑھی حلال ہے - سردار یا کسی بڑے آدمی کے تشریف لانے پر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا حرام ہے - اور مہمان
کے لیے حلال ہے امیر پر (نثر) کچھ پھینکنا حرام ہے - دولہہ پر نثر حلال ہے - زندہ کا گوشت اگر کاٹے تو مردار ہے - حلال
جانور ذبح کیا اوسکے مرنے سے پہلے گوشت کاٹے تو حلال ہے -

کتاب الحظر والاباحۃ - یہہ زمانہ شبہات سے پرہیز کا نہین ہے (غش) کھوٹ حرام ہے - کھوٹا قرض مین دینا
یا بیع مین دینا بے بیان جائز نہین ہے - جاہل کے لیے فتوی ایسا مفید ہے کہ اجتہاد مجتہد کے لیے - مال مورث حرام ہے یہ
وارث کے لیے حلال ہے - عالم اور ذوی شرف کا ہاتھ چومنا جائز ہے اور اور کا فسق - اور بادشاہ عادل اور امیر بھی ذوی شرف ہین
مرد کو بے نمازی کی صحبت گو اوسکی جورو ہی ہو مکروہ ہے - عورت کو بے نمازی شوہر کی صحبت مکروہ نہین ہے - وعدہ خلافی
حرام ہے - وعدہ کیا کہ کل آؤنگا نہ آیا گنہگار نہوگا - وعدہ معلق اور وعدہ بیع بالوفا لازم نہین ہے - یتیم سے بے اجرت خدمت لینا
حرام ہے - بھائی اور اوستاد سب کو حرام ہے اور ماں خدمت لے سکتی ہے اور اوسکے شریک سبق کے بلانے کو اوستاد بھیج سکتا ہے
حریر خالص پہننا مرد کو بدون جوں اور کھجلی کے حرام ہے - بالغ اپنے لیے فعل حرام جیسا نہین کر سکتا ہے اپنی ولد صغیر کے
لیے بھی نہین کر سکتا ہے نہ اوسکو شراب پلا سکتا ہے اور نہ اوسکو مہندی لگا سکتا ہے اور نہ قبلہ رو اور پشت بقبلہ اوسکو

پاخانہ کے لیے بٹھا سکتا ہے۔ اجنبی عورت سے تنہائی حرام ہے۔ محرم کے ساتھ خلوت مباح ہے مگر رضاعی بھائی اور جوان داماد یا جوان
ساس کی صحبت حرام ہے۔ کافر جو مرگیا اوسکو لعنت کرسکتے ہین۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین زندہ ہوئے اور
ایمان لائے (یہ معجزہ ہے) پڑھنے سے قرآن شریف سننا زیادہ ثواب ہے۔

کتاب الرہن۔ جو امر بیع مین جاری ہے رہن مین بھی جاری ہین۔ مگر مشاع کی بیع جائز ہے نہ رہن۔ مشغول کی بیع جائز نہ
رہن۔ بیع متصل لغیرہ جائز ہے نہ رہن۔ بدون زمین کے پیڑ مکان جائز نہین ہے۔ مرتہن رہن کو کرایہ دے حلال نہین ہے۔ راہن
نے مرتہن کو اجازت دی کہ اجارہ دیدینا اوسنے جو اجارہ دیا تو رہن جاتا رہا۔ راہن نے مرتہن کو پھل کھانے کی اجازت دی ضمان نہوگا۔
راہن نے زید کے ہاتھ بیچا پھر مرتہن کے ہاتھ بیچا بیع اول فسخ ہوگی۔ مرتہن کو رہن سے فائدہ لینا مکروہ ہے رہنے کی اجازت دیدی تو
کرایہ نہین لے سکتا ہے۔ دین کا وعدہ کیا اور رہن لیا اور کچھ دین دیا تو باقی کے لیے جبر نہوگا۔ راہن کی غیبت مین حاکم رہن
بیچ نہین سکتا ہے۔ بقصد رہن جو قبضہ کیا ضمان نہین ہے۔ رہن کی مدت مقرر کرنا فاسد ہے (مگر دین کے مدت ہوسکیگی)۔
جس چیز پر کفالت ہوسکتی ہے رہن بھی ہوسکتا ہے اور درک بیع مین کفالت ہوگی نہ درک رہن مین۔

کتاب الجنایات۔ قتل عمد مین ایک ولی نے معاف کردیا یا صلح کی تو باقیون کا حق قصاص نرہا صرف وہ دیت لینگے۔ جو
عاقلہ پر ہوگی۔ سب نے اپنا حق معاف کردیا یا صلح کرلی تو اونکا حق ساقط ہوجاتا ہے نہ حق مقتول (فیما بینہ وبین اللہ تعالی قائم
رہتا ہے جو قیامت مین ادا ہونے والا ہے) جس فعل پر کہ عقد ہے وہ واجب ہوتا ہے اوسکے ادا کرنے مین صفت سلامت
صحیح وسالم رہنا ضرور نہین اور جو فعل کہ عقد پر لازم نہو وہ مباح ہے اوسمین سلامت رہنا ضرور ہے اسلیے ضمان نہین ہوتا ہے
اول مین ضمان ضرور ہوگا۔ مثلاً حاکم نے ہاتھ کاٹا اور جان پر سرایت ہوکر مرگیا یا تعزیر سے مرگیا یا فصد سے مرگیا (تو ضمان ہوگا) کیونکہ
امور مثلاً قطع ید اور فصد اور تعزیر عقد سے واجب ہے۔ جسنے اسکا ہاتھ کاٹا تھا اسنے اوسکا ہاتھ کاٹ دیا یا اپنی زوجہ کو مارا
(اتفاقاً) مرگئی یا رستہ چلا جاتا تھا کہ کسی نے وہان جو چیز رکھی تھی اوس سے اولجھ کر گرگیا یا باپ نے یا وصی نے یا ماں نے ادب کے لیے
مارا تو یہہ سب مباح ہے اسپر ضمان نہین ہے اور باپ یا ماں یا وصی یا معلم نے باجازت یا بے اجازت بچہ کو مارا تو تعلیم واجب ہے اسپر
ضمان ہوگا۔ اور یہہ جب ہے کہ حسب عادت مارا ہو ورنہ دونو صورتون مین ضمان ہے۔ اور جورو سے صحبت کی اور وہ مرگئی تو ضمان
نہین (گو واجب بالعقد ہے اور مباح نہین ہے) کیونکہ حق وطی مہر دیچکا ہے (اور خراج اور ضمان جمع نہین ہوتے ہین) دو
جنایت فی النفس یا فیما دون النفس متداخل نہین ہوتے ہین دو دیت لازم آئینگی۔ اور جو دو جنایت خطا ہون اور پہلے
ایک زخم اچھا بھی نہوا ہو تو ایک ہی دیت ہوگی (متداخل ہوجائینگے) قصاص ابتداً میت کا حق واجب ہے پھر اوسکے وارث کا
حق ہے۔ مجروح معاف کرسکتا ہے۔ اور اگر حق مجروح مال ہوگیا تو اوسمین سے اوسکا دین دیا جاسکیگا۔ اور حسب فرائض

اوسمین وراثت جاری ہوگی اس سبب سے زوجہ زوج کی اور زوج زوجہ کا وارث ہو۔ ضمان نفس جنایت کرنے والوں پر باعتبار اشخاص کے تعدد کی ہے نہ باعتبار عدد جنایات کے۔ قتل خطا اور قتل شبہ عمد کی دیت اگر با قرار نہو عاقلہ پر ہوتی ہو۔ قصاص کا ہبہ کرنا قاتل کے سوا اور کسی کو جائز نہیں ہے کہ اوسمین تملیک نہیں ہو سکتی ہے۔ مکرہ کے قتل پر جو اوسنے دفع کرنے مین اسکو قتل کر دیا مکرہ پر مکرہ کی دیت نہوگی۔ رستہ مین چھجہ بنانے والے سے ہر شخص متعرض ہو سکتا ہی اور چپ ہو رہینگے تو گنہگار نہو نگے اور مباشر گو متعدی نہو ضمان دیگا۔ لوہا کوٹنے مین اوسکی چنگاری اوڑکر راہ چلنے والے کی آنکھہ مین جا پڑی اور آنکھہ پھوٹ گئی اور دہوبی نے اپنے یہان کپڑے کی کندی کی تو ہمسایہ کی دوکان ڈہے گئی تو ضمان دیگا۔ کوچہ نافذہ مین اہل محلہ کی رضامندی کا اعتبار نہیں ہے جنگل مین جہان آدمیون کا رستہ نہیں ہے کنوا کہودا اور اوسمین کوئی شی گر کر تلف ہوئی ضمان نہیں دیگا۔ (حجام) کمال حاذق نہ تہا آنکھہ مین سے گوشت نکالا اور آنکھہ پھوٹ گئی تو آدہی دیت دیگا۔ دعوی مین قصاص مثل حدود کے ہی اور فقہ مین وہ فرق ہے کہ قاعدہ الحدود تندرا بالشبہات مین ذکر ہوا۔ ولی عفو قصاص یا مجروح کا عفو جراحت بہتر ہے نہ قصاص کرنا۔ ولی نے جو عفو کیا تو قاتل اوسکے مواخذہ سے دنیا مین بری ہوگیا نہ مقتول کے قتل سے مثلا مدیون وارث کے بری کرنے سے بری ہوگیا مگر دائن پر نہ دینے کا جو ظلم ہوا مدیون پر رہا۔ مجروح نے کہا کہ مجکو فلان نے قتل کیا اور مرگیا اوسکا وارث گواہ لایا تو نہ اوسکا قول قبول اور نہ یہہ گواہ۔ اور مجروح نے کہا کہ فلان نے مجکو زخمی کیا اور مرگیا اور وارث اگر گواہ لایا تو قبول ہوگا۔ مرنے سے پہلے مجروح اور اوسکا وارث معاف کر سکتے ہین کیونکہ سبب عفو منعقد ہو گیا ہے۔ حدود شبہ سے ثابت نہیں ہوتے ہین ساقط ہو جاتے ہین۔ مگر حدود مین ترجمہ سے ثابت ہوتے ہین گو ترجمہ مین شبہ ہو۔

کتاب الوصایا۔ احکام وصیت اور احکام مال یتیم جو یہان جاری نہیں ہین۔

کتاب الفرائض۔ موت کے بعد کوئی مالک نہیں ہوتا ہے۔ اور صیاد نے شکار کے لیے جال بچہایا اور مرگیا اب اوسمین جانور پہنسا تو وہ مالک ہوگیا۔ اوسکا وارث لیگا۔ علاء سلطانی پر وراثت جاری نہیں ہوتی ہے۔ بیت المال کا انتظام نہیں ہے اسلیے بعد احد الزوجین کے رضاعی بیٹی جو بچا لیگی۔ انبیاء علیہم السلام نہ وارث ہوتے ہین اور نہ کوئی انکا وارث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کے وارث نہیں ہوئے حضرت خدیجہ نے اپنا مال اونکو ہبہ کیا تہا اور مرتد کسی کا وارث نہوگا اور مسلمان اوسکے وارث ہو سکتے ہین۔ اور (جنین) حمل وارث ہوتا ہے اور نہ اوسکا کوئی وارث۔ اعیان اموال پر وراثت ہوتے ہین۔ اور حق شفعہ اور حق خیار شرط اور حد قذف اور نکاح اور عاریت اور ودیعت مین وراثت نہیں ہے اور مبیع اور مرہون کا روک رکہنا اور خیار عیب اور دیت اور قصاص مین وراثت ہوتی ہے۔ دادا باپ کے مانند ہے اور گیارہ صورت مین باپ کے مانند نہیں ہے۔ تین فرائض مین اور چہ اور امور مین۔ تین فرائض کے یہہ ہین۔ دادی

باپ کے ساتھ وارث نہین ہے- اور دادا کے تبع محروم نہین ہے- بھائی عینی یا علاتی باپ کے ساتھ وارث نہین ہوتے ہین-
یہہ امام صاحب کا قول ہے اور صاحبین اونکو وارث کرتے ہین- باپ اور احد الزوجین کے ساتھ ماثلث باقی لیتی ہے-
اور دادا کے ساتھ ثلث کل لیتی ہے- اور وہ چھہ ہین اقربا مین باپ ہے نہ دادا- ولد کا صدقہ فطر باپ تونگر دیتا ہے
نہ دادا- باتباع باپ کے بچہ مسلمان ہوگا نہ باتباع دادا کے- صغیر پر اور اوسکے مال پر باپ کو ولایت ہے نہ دادا کو- ولایت
نکاح باپ کو ہی نہو تو دادا کو ہے- باپ کے مرنے سے یتیم ہوتا ہے نہ دادا کے مرنے سے- مفلس مر گیا تو اوسکی اولاد صغیر کو
نفقہ ایک ثلث اوسکی زوجہ اور دو ثلث اونکا دادا دیگا- اور باپ ہو تو نفقہ صغیر باپ پر کل ہے نہ ماشریک ہے نہ دادا-
جد فاسد نانا ذو رحم ہے- مثل عصاب نہ ولایت نکاح ہے نہ ولایت مال- باپ کا وصی مثل باپ ہے- مال صغیر وصی قرض
نہین دیسکتا ہے باپ دے سکتا ہے- وصی اپنے لیے مال یتیم بشرط نفع یتیم بیچ اور خرید سکتا ہے اور باپ بشرطیکہ صغیر کا
ضرر نہو- باپ ولد صغیر کا مال اپنے دین مین دے سکتا ہے نہ وصی- باپ مال صغیر بحاجت کھا سکتا ہے اور وصی بقدر اجر
عمل- باپ اوسکا مال رہن کر سکتا ہے- وصی صغیر کا نکاح نہین کر سکتا ہے اور باپ کر سکتا ہے- صدقہ فطر باپ اپنے
پاس سے دے سکتا ہے نہ وصی- وصی صغیر سے کام نہین لے سکتا ہے باپ لے سکتا ہے وصی کو حق حضانت نہین ہے
باپ کو ہے- حمل پر مارا وہ مردہ گر گیا اوسکا (غرہ) دیت اوسکے وارث لینگے- ورنہ میت وارث نہین ہوتا ہے
بیا حق کنوا کھودا اور مر گیا اب اوسمین کوئی گرا اور مرا تو دیت اوسکی عاقلہ پر ہے- اپنے بیٹے کے لیے ایک مکان
اس شرط پر جدا کر دیا کہ میرے مرنے کے بعد اوسکو میرے مال مین سے اور میراث نہین ہے جائز ہے صحیح لینے
ایک بیٹے کو مالک کر دیا (تملیک) واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واسلم- وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم-

الفن الثالث یہہ فن الجمع والفرق ہے

احکام الناسی- وقت حاجت اوس چیز کا یاد نہ رہنا کہ جسکی حاجت ہے نسیان ہے سہو اور نسیان مین فرق نہین ہے
دونو مترادف ہین- گناہ اوس سے ساقط ہو جاتا ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت سے
خطا اور نسیان معاف فرمایا ہے- یہہ ترک حقیقت ہے کیونکہ عین خطا تو مرفوع نہین ہے تو حکم مراد ہے اور یہہ دو قسم ہے
اخروی گناہ- دنیوی فساد- گناہ جو مجاز ہے مشترک ہے اور مشترک عام نہین ہے- اور حکم دنیوی (فساد) مامور
مین واقع ہو ساقط نہوگا بلکہ تدارک واجب ہوگا اور ثواب جو اوسپر مرتب حاصل نہوگا یا اوسمین ہے کہ جو منع ہے-
(بھولے سے کر لیا) اگر ایسا کام ہے کہ موجب عذاب ہے تو اوسکے سقوط مین شبہہ ہے- نماز یا روزہ یا حج یا زکوٰۃ یا کفارہ
یا نذر یا سواء عرفات کے اور جگہہ موقوف کیا تو قضا واجب ہوگی- بھولے سے نجاست مین نماز پڑھ لی یا نماز کا کوئی

رکن چھوڑ دیا یا پانی مین یا کپڑے مین یا وقت نماز مین یا روزہ مین یا۔ روزہ کی نیت بھول گیا یا نماز مین بھولے سے
بات کرلی اعادہ واجب ہے۔ روزے مین بھولے سے کھالیا یا پانی لیا یا جماع کیا باطل نہوگا۔ اور نماز مین یہہ کام بھولے سے
کیے باطل ہوگی۔ اور بھولے سے قعدہ اولی پر سلام پھیر دیا نماز باطل نہین ہے۔ قسم مین نا سے اور سا عدبر برابر ہین۔ طلاق
بھولے سے دیدی طلاق ہوگی نسیان کی اصل یہہ ہے کہ کوئی یاد دلانے والا ہو اور اوسکا کوئی باعث نہو مثلاً نماز مین
کھالیا یا یاد دلانے والا نہو اور باعث موجود ہو مثلاً روزہ دار نے کھا لیا یا ذبح پر بسم اللہ اللہ اکبر بھول گیا تو ساقط ہوگیا
یعنے جائز اور حلال ہے۔ مبیع کا ثمن یا قرض دینا بھول گیا اور مرگیا تو مواخذہ نہوگا اور غصب ہے تو مواخذہ ہوگا۔

جہل۔ اوس چیز کا نہ جاننا کہ اوسکا جاننا ضرور ہے۔ اگر علم خلاف پر اعتقاد بھی ہو تو وہ مرکب ہے اور اسی خلاف شعور کہتے ہین
اور یہہ نہو تو بسیط ہی جو عدم شعور ہے۔ جہل چار قسم ہے۔ جہل باطل آخرۃ مین یہہ عذر نہوگا۔ مثلاً کافر اللہ تعالے کے صفات
اور آخرت سے جاہل ہے۔ جہل صاحب اہوی جہل باغی عادل کا مال تلف کریگا تو ضمان دیگا۔ اور مجتہد جو کتاب اللہ
اور سنت مشہورہ اور اجماع کا خلاف کرے۔ مثلاً ام ولد کی بیع کا حکم دینا۔ اور ثانی جو جہل کہ کتاب اور سنت کے خلاف
نہو تو وہ عذر ہو سکتا ہے مثلاً پچھنے لگائے اوسکو گمان ہوا کہ روزہ کھل گیا افطار کرلیا۔ اور باکرہ کو علم نہوا کہ اوسکے ولی
نے نکاح کر دیا ہے۔ اور وکیل کو علم نہین ہے کہ موکل نے مطلق وکیل کیا ہی یا مقید کیا ہے۔ وارث نے دعوی کیا کہ مین نے
اپنے باپ سے یہہ شے خریدی تھی اور مدعا علیہ منکر نے حلف کرلی پھر وہ گواہ لایا کہ مین اپنے باپ سے اس شے کا وارث
ہوا ہون تو یہہ تناقض قبول ہے۔ خلع کا دعوی کیا اور پھر دعوی کیا کہ اس سے پہلے مین طلاق ہو چکی تھی تو یہہ دعوے
مسموع ہی اور گواہون سے ثابت کیا تو زر خلع واپس لیگی۔ نسب اور طلاق مین تناقض مضر نہین ہے۔ بڑی عورت
نہین جانتی ہے کہ دودھ پلانے سے فساد ہوتا ہے اور دودھ پلا دیا اوسپر ضمان نہین ہوگا۔ کلمہ کفر کہا اور معلوم
نہین کہ یہہ کفر ہے کافر ہو جائے گا۔ اسکو یہہ علم نہین ہے کہ یہہ گھر مین پہلے دیکھ چکا ہون تو خیار رویت رہے گا۔ کیونکہ
یہہ اوسپر راضی نہین ہوا یہہ علم نہین ہے کہ یہ مال غیر ہے تو ضمان ہوگا نہ گناہ۔ پہلے اقرار کیا کہ بابت بیع سلم کے مجھپر
گیہون فلان کے واجب ہین اور پھر کہتا ہے کہ مین نے جو مسئلہ پوچھا تو عالمون نے کہا کہ یہہ سلم فاسد ہے پر کچھ واجب
نہین ہے اور نہ معروف جاہل ہے تو یہہ اقرار اوسپر موثر ہوگا یا نہین تو بدعوی جہل حق ساقط نہین ہوتا ہے۔ بے علم
وکالت بیع کی تو جائز نہوگی۔ ادا دین پر وکیل کیا اور پھر دائن نے معاف کردیا وکیل نے بے علم ہبہ ادا کردیا
تو ضمان نہ دیگا اور نہ ضمان دیگا۔ کسی وارث نے قاتل کو معاف کیا اور وارثون نے بے علم اوسکو قصاص کیا تو اوسپر
قصاص نہوگا ورنہ قصاص ہوگا۔ طالب نے بری کردیا اور موکل نے بے خبر دین لے لیا اور اوسکے پاس ہلاک ہوگیا

ضمان نہ دیگا - اور مدیون موکل سے ضمان لیگا - بیع کا وکیل اور موکل کے مرنے کے بعد بے خبر بیع کیا اور قیمت لی اور جاتی رہی وکیل پر ضمان نہوگا -

آکراہ کے احکام قصداً متروک ہین -

احکام الصبیان - جب تک پیٹ مین ہے جنین ہے اور لڑکا پیدا ہو تو صبی ہے اُنیس برس تک لڑکا ہے (غلام) اور ۳۴ برس تک (شاب) جوان ہے - اور ۵۱ برس تک کہول ہے اور آخر عمر تک شیخ ہے اور شرع مین بلوغ تک غلام ہے اور پہر ۳۰ برس تک جوان (شاب او وقتی ہے) اور ۵۰ برس پر کہول ہے اور پہر شیخ تا - صبی پر نہ کسی عبادت کی تکلیف ہے مثلاً زکوٰۃ اور نہ کسی ممنوع شرعی کی تکلیف ہے - اگر کسی ممنوعات کا مرتکب ہوا حد نہوگی اور قصاص بہی نہین ہے اور اسکا عمد خطا ہے - اور عبادات مین سے ایمان مستثنیٰ ہے کہ صبی عاقل پر بسبب حدوث عالم کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا واجب ہے نہ ادا - جب عقلمند مسلمان ہوا تو ایمان فرض ادا ہوا اب بالغ ہوا تو ایمان کی تجدید ضرور نہین ہے - جیسا کہ قوت بوجود سبب پیشگی دیجا سکتی ہے - اور جب ادا ہوا تو فرض ہی ادا ہوگا - اور عدم وجوب بسبب عدم حکم کے ہے - اور جب حکم موجود ہوا تو واجب ہی ہوگا - صبی کے مال مین صدقۃ الفطر اور اضحیہ واجب ہے کہ ولی ادا کریگا اور ذبح کریگا اور اوسکا گوشت صبی کو کہلاوے اور باقی اوسکے لیے بیچدے اور اوسکی زمین پر عشر اور خراج واجب ہے اور مثل بالغ اوسپر نفقہ زوجہ و نفقہ عیال و نفقہ قرابت واجب ہے - اور جو عبادت مین جو مفسد کریگا عبادت باطل ہو جائیگی - مثلاً نماز مین بات کرلی روزہ مین کہا پی لیا اور حج مین عرفات سے پہلے جماع کرلیا مگر دم لازم نہوگا - اسنے نماز مین قہقہہ لگایا تو وضو ٹوٹا اور نماز باطل ہوگی - اور عبادت گو اوسپر واجب نہین ہے مگر ادا ہوگی تو صحیح ہوگی باعث ثواب ہوگی - اور استاد کو اوسکی تعلیم کا ثواب ہوگا اور اوسکے جملہ حسنات کا ثواب ملیگا - اور امامت اوسکی صحیح نہین ہے اور تراویح مین بہی اوسکی امامت جائز نہین ہے - اور اوسنے جو آیت سجدہ پڑہی تو سامع پر سجدہ تلاوت فرض ہوگیا اگر عقل ضرور ہے اور دو کوئی اور ہون اور ایک لڑکا ہو جمعہ کی جماعت نہین ہوسکتی ہے - اور اور نماز مین لڑکے کے ساتھ جماعت ہوسکتی ہے اور لڑکا نہ ولی نکاح ہے نہ گواہی دے سکتا ہے نہ حاکم بن سکتا ہے مگر بحکم سلطان خطبہ پڑہ سکتا ہے - بادشاہ مرگیا اور اوسکی رعیت نے اوسکے ولد صغیر کو اوسکی جگہہ بادشاہ کردیا تو بہتر ہے کہ کار سلطنت ایک شخص کو سپرد ہو کہ وہ اس لڑکا تابع ہو اور رسماً اور اسماً وہ ولد بادشاہ ہے اور حقیقت وہ والی بادشاہ ہے کیونکہ لڑکا نہ کسی کو حاکم بنا سکتا ہے اور نہ کسیکو امام جمعہ - اور قاضی اور والی اوسکے بلوغ تک فرمان رسا رہیگا - اور صبی نہ مدعی ہوسکتا ہے نہ مدعا علیہ اور جب اوسکو اذن ہو تو کرسکتا ہے اور سوا قہقہہ کے سب امور اوسکے ناقض وضو ہین - اور اوسکی اذان صحیح ہے - اسی لیے اذان کے (وظیفہ) معاش

ہین وہ بھی مقرر ہو سکتا ہے - اوسکی نماز فرض صحیح ہے گو واجب نہو - اور فرض کفایہ مین حرج - امام نہین ہو سکتا ہے - اور جواب سلام سب کی طرف سے دیسکتا ہے - اور اوسکی روایت قبول ہے اور وہ اجازت روایت لے سکتا ہے - اوسکا یہہ کہنا کہ یہہ ہدیہ میرے باپ نے بھیجا ہے یا مین باذن تجارت کرتا ہون قبول ہے - اور قرآن شریف کے ہاتھہ لگانے سے منع کیا جاے - حرج گر بچون کو قرآن شریف دینا جائز ہے کہ اونکو طہارت کی تکلیف نہین ہے ورنہ نو پڑہانے سے بہت رضاعت ہے - اور لڑکی بے انقضاء عدت نکاح نہین کر سکتی ہے بلکہ اوسپر عدت واجب بھی نہین ہے اور باجازت ولی بچہ کا علاج کیا جاے اور لڑکی کے ناک کان چھیدے جائین - عقل ہو اور عقد کو سمجھتا ہے تو وکیل ہو سکتا ہے اور بیع وغیرہ کے احکام موکل پر پڑتے ہین - اور موکل کی نیت کا اعتبار ہے - اور طلاق بائن مراہق صحبت سے حلال ہو جاتی ہے اور مباح پر مستولی ہوا مالک ہو گیا اور مثل بالغ اسکے لقطہ کا حکم ہے - اور اسکے سلام کا جواب دینا واجب ہے - اور اوسکا اسلام اور ارتداد صحیح ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کے معنے جانتا ہو اور جانتا ہو کہ بدون اسکے حلال نہین ہوتا ہے تو اوسکا ذبح حلال ہے - اور پندرہ برس کی عمر تک عورتون مین بے پردہ جاسکتا ہے - اور طلاق نہین دیسکتا ہے - اور صرف اقوال مین اوسپر حجر ہے نہ افعال مین جو کچھ نقصان کریگا ضمان دیگا - اور اگر اسمین مادہ شہوت ہے تو وطی کرنے سے مصاہرۃ ثابت ہو سکتی ہے - نو برس والی لڑکی کی صحبت سے بھی مصاہرۃ ثابت ہوتی ہے - قسامت اور عاقلہ مین صغیر شامل نہین ہوتا ہے - اور اوسکے گھر مین مردہ ملا تو اوسکی عاقلہ پر دیت ہے - اور بادشاہی مطالبات اور جرمانہ مین شامل نہین ہے - بادشاہ نے اجازت دی کہ تو بالغ ہو جاے تو نماز جمعہ پڑہایا کرے جائز ہے - بادشاہ یا والی جب بالغ ہوے تو تقلید جدید کی ضرورت ہے - مشتری نے اوس چیز مین عیب پایا کہ صبی ما فوق سے خریدی تھی تو صبی تا بلوغ قسم کہا ئیگا - صبی اگر نکول کرے تو اوسپر فیصلہ نہوگا - اور تادیبا اوسکو تعزیر ہو سکتی ہے - اور جس عقد مین نفع و ضرر کا تردد ہو ولی کی اجازت پر موقوف ہے - اور ہبہ لے سکتا ہے اور اوسکا قرض دینا اور قرض لینا جو صرف ضرر مین موقوف نہین ہو سکتے ہین - وہ کسیکا کفیل نہین ہو سکتا ہے نہ اپنے باپ کا - اور کوئی اوسکا اور اوسکی طرف سے وکیل ہو تو صحیح ہے - اور لڑکی جو مشتہاۃ نہین ہے بغیر محرم سفر کر سکتی ہے صبی کو دہوکا دیا اور رضامندی سے پکڑ کر لے گیا ضمان نہوگا - صبی کو غصب کیا صبی اوسکے ہاتھہ سے غائب ہو گیا تو غاصب جبتک کہ اوسکو لاے قید رہے - صبی کا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اوسمین حکومت عدل ہے - کسی نے بچہ کو چھری دی بچہ نے اپنے کو مار لیا تو اوس شخص پر ضمان نہین ہے اور بچہ نے کسی کو مار ڈالا تو اوسکا عاقلہ دیت دیگا - اور وہ چھری دینے والے سے لینگے - بچہ کو کہا کہ فلان کو قتل کر اوسنے کہا تو بھی یہی حکم ہے - بچہ کو کہا درخت سے گر وہ گر گیا اور مر گیا ضمن دیگا - اپنے کام پر بھیجا اور ہلاک ہو گیا ضمان دیگا اور کہا کہ درخت پر چڑھکر پھل توڑ لے وہ گرا - یا کہا کہ لکڑی توڑ لا تو بھی یہی حکم ہے

نو برس کا بچہ جو گر گیا تو والدین پر کچھ نہین ہے۔ صبی کو گھوڑے پر بٹھلایا اور یہہ کہکر کہ اسکو پکڑے رہو چلا گیا بچہ گر گیا اور مر گیا تو
اوسکا عاقلہ دیت دیگا۔ صبی نے گھوڑا ہانکا اور کسی کو روندڈالا تو صبی کا عاقلہ دیت دیگا۔ اور صبی اگر ایسا ہے کہ روک نہین
سکتا ہے تو ہدر ہے اور صبی اور سوار گھوڑے پر سوار ہین گھوڑے نے کسیکو ہلاک کر دیا صبی روک سکتا ہے تو دونوں کی عاقلہ
ورنہ صرف سوار کا عاقلہ دیت دیگا۔ صبی نے پانی بھرا اور پھر حوض مین ڈالدیا تو کسی کو وہ پانی پینا جائز نہین ہے۔ سکران
نشہ والا صاحی ہوشیار۔

احکام السکران اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
اہل خطاب ہین۔ شے حرام سے نشہ والا مکلف ہے اور شے مباح سے (مغمی علیہ) بے ہوش ہے اسکی طلاق واقع نہین
ہوتی ہے۔ اور نشہ والا حرام سے ہو تو اوسکا مرتد ہونا یا حد خالص کا اقرار کرنا یا اپنے اور کسی کو شاہد کرنا یا صغیر و صغیرہ کا مہر سے کم
یا زیادہ پر نکاح کرنا جائز نہوگا۔ وکیل بالطلاق جو ہوا تو باہوش تہا اور نشہ مین ہوکر طلاق دی واقع نہوگی۔ وکیل بالبیع
نے نشہ مین بیع کی موکل پر جاری نہوگی۔ ہوش والے سے غصب کیا اور نشہ مین اوسکو دیا تو صحیح ہے کہ سکران مثل صاحی کے
حرام سے نشہ ہوا تو طلاق و عتاق جاری ہے۔ اور بینگ سے عقل گئی تو طلاق نہوگی۔ سکران کی اذان مکروہ ہے دوبارہ
دیجاوے روزہ کی نیت کا وقت ہوش مین تہا اور نیت کرلی صحیح ہے۔ اور ہوش آنے سے وقت نکل گیا گنہگار ہوا
اور قضا کرے گا۔ نشہ سے اعتکاف باطل نہوگا اور مثل مغمی علیہ عرفات مین کہڑا ہو سکتا ہے کیونکہ نیت شرط نہین ہے۔
اور سکران وہ ہے کہ زمین و آسمان اور مرد و زن مین تمیز نہ کر سکے۔ اور صاحبین کہتے ہین کہ اوسکا کلام اختلاط اور ہذیان
ہو اور اس سے وضو ٹوٹ سکتا ہے۔ سکر مباح سے بمنزلہ اغما ہے اوس سے قضا ساقط نہوگی۔

احکام الاعمی۔ اوسپر نہ جہاد ہے اور نہ جمعہ ہے اور نہ جماعت ہے اور نہ حج ہو ہاتھ پکڑنے والا ہو یا نہو۔ اور نہ شہادت
اور نہ قضا اور نہ امامت عظمی کے قابل ہے۔ اوسکی آنکھہ مین دیت نہین ہے حکومت عدل ہے اور اعلم ہو تو اوسکی امامت
مکروہ نہین ہے ورنہ ہے۔ اور جو چیز خریدی ہے اوسکا وصف کافی ہے اور مناسب ہے کہ اوسکا ذبح مکروہ ہے۔ بچہ کی حفاظت
کرسکے تو حق حضانت ہے ورنہ نہین۔

احکام الاربعۃ یعنے چار طرح سے حکم ثابت ہوتا ہے۔ ۱۔ انشاء طلاق وغیرہ جملہ عقود پیدا کرنا اسکو انتفا کہتے ہین ۲۔
اور جو علت نہین ہے وہ علت ہو جانا اسکو انقلاب کہتے ہین۔ مثلاً شرط وغیرہ کسی شرط پر معلق کرنا تو شرط اگر موجود ہوگی
تو وہ حکم ہو جاوے گا۔ تو شرط جو علت نہ تہی اوس حکم کے لیے علت ہے ۳۔ حکم فی الحال ثابت ہو مگر اوسکی نسبت سبب
پر کیجاوے جو بعد واقع ہوا ہو مثلاً ضمان تو غصب پر فی الحال ہے مگر سبب جب ہوگا تو حکم ہوگا کہ مضمون ملک ضامن ہوا اور

سبب اوسکا مخفی ہو۔ اسکو استصحاب کہتے ہین مثلاً نصاب موجود ہو اور اوسپر حکم زکوۃ وجود حول پر پایا جائیگا اور مثلاً مستحاضہ کا وضو جسوقت ٹوٹتا ہو اور تیمم پانی کے دیکھنے سے جاتا رہتا ہو اور ثبوت انکا اوسوقت سے ہوتا ہو کہ حدث ہو۔ ۴۔ فی الحال یہ ثابت ہوا کہ حکم پہلے سے ثابت تھا اسکو تبیین کہتے ہین۔ مثلاً اس نے کہا کہ زید گھر مین آج ہے تو میری عورت کو طلاق ہے۔ اور ظاہر ہوا کہ وہ توکل سے ہو تو آج ہی طلاق ہو جائیگی اور آج سے ہی عدت ہوگی۔ زوجہ کو کہا کہ تجکو حیض آئیگا تو طلاق ہے اور اوسنے خون دیکھا تو جب تک کہ تین دن نگزرلین حیض کا حکم نہوگا اور روز اول سے حکم طلاق ہوگا۔ اور مثلاً اوسنے کہا کہ فلان کے مرنے سے ایک مہینہ پہلے تجہپر طلاق ہے۔ تو قسم سے مہینہ بہر پہلے وہ مرا تو طلاق ہوگی ورنہ نہین۔ اگر پورا مہینہ ہوا تھا تو طلاق اور عدت اول ماہ سے ہوگی اور مہینہ مین رجوع کی اور طلاق رجعی ہو تو اوسکی رجوع صحیح۔ اور بائن ہے تو عقر ہوگا۔

احکام النقد۔ اور کیا متعین ہوتا ہو اور کیا نہین۔ معاوضات مین متعین نہین ہوتا ہو اور عقد فاسد مین متعین ہوتا ہے یا نہین دو روایت ہین۔ مہر مین متعین نہین ہوتا اگرچہ دخول سے پہلے طلاق دی ہو اسی لیے نصف مہر واپس دیگی۔ اور امانات اور ہبہ اور صدقہ اور شرکت اور مضاربت اور غصب مین متعین ہوتا ہے۔ مایقبل الاسقاط من الحقوق وما لا یقبلہ وبیان ان الساقط لا یعود کونسا حق ساقط ہو جاتا ہے اور کونسا نہین۔ اور ساقط واپس نہین آتا ہے۔ وارث نے کہا کہ مین نے اپنا حق چھوڑ دیا تو اوسکا حق باطل نہین ہوتا ہے کیونکہ ملک ترک سے باطل نہین ہوتی ہے اور حق باطل ہو جاتا ہے۔ مرتہن نے کہا کہ مین نے اپنا حق حبس مرہون ترک کیا تو اوسکا حق باطل ہوگیا کسی کے گھر مین اسکے بدررو ہو اور اوسنے اپنا گھر مع زمین بدررو کے بیچ ڈالا اور موری والا بھی راضی ہوگیا تو وہ اپنے حصہ کی قیمت لیگا اور اگر صرف پانی بہنے کا حق ہے تو نہ کچھ قیمت لیگا اور پانی بہا سکے گا۔ اور اگر گھر والے نے گھر نہ بیچا اور میل والے نے کہا کہ مین نے اپنا حق مسیل باطل کر دیا اگر صرف پانی بہتا ہے تو حق باطل ہوگیا۔ اور اگر زمین بھی اوسکی ہے تو باطل نہوگا۔ حق شفعہ بالاسقاط ساقط ہوتا ہے۔ اور حق رجوع ہبہ ساقط نہین ہوتا ہے۔ خیار شرط ساقط ہوتا ہو اور خیار رویت قبل رویت بالقول باطل نہین ہوتا ہے اور بالفعل باطل ہوتا ہے۔ اور بعد رویت دونو کے ساتھ باطل ہوتا ہے اور خیار عیب باطل ہوتا ہے۔ دین ابراء سے اور قصاص عفو سے باطل ہوتا ہو۔ زوجہ اپنا حق تعزیت باطل کر سکتی ہے اور پھر واپس لے سکتی ہے۔ اور حق اللہ تعالی کو بندہ ساقط نہین کر سکتا ہے۔ جو عقد لازم نہین ہین وہ موصوف بالاسقاط نہین ہین وکالت اور عاریت اور قبول ودیعت۔ اور اجارہ مین یہ کہے کہ مین اپنا انتفاع باطل کیا نہین ہو سکتا ہے مگر اقالہ کر سکتا ہے۔ اب مسلم کہتا ہے کہ مین نے اوس شہر مین غلہ پہونچانا معاف کیا تو معاف نہوگا۔ یعنے جو ضمن عقد مین ہو وہ لازم ہوتی ہے اور ساقط نہین ہوتی ہے۔ الساقط لا یعود۔ ترتیب نماز بعد سقوط عائد نہین ہوتی ہے جبتک کہ پوری

نماز مین اگر انہون نے کچھ بھی باقی رہینگی تو بھی ترتیب ساقط ہی ہے نسیان سے ترتیب ساقط نہین ہوتی جبکہ یاد آنے پر پھر عائد
ہو جاتی ہی - کیونکہ نسیان مانع ہی نہ مسقط ہی - زوال نجاست کا حکم ہے تو پھر نجاست ور نہین ہو سکتی ہی - کمال دباغت کے بعد اور
منی چھیلنے کے بعد اور زمین دھوپ مین سوکھنے کے بعد پانی سے بھیگ گئی تو نجاست نہوگی - ناپاک کنوان سوکھ گیا پھر پانی بھر آیا تو
ناپاک نہوگا - (نشوز) نافرمانی سے جو نفقہ ساقط ہوا رجوع سے پھر لازم ہو جاے گا -

نائم مثل بیدار ہی - روزہ دار کے حلق مین پانی ٹپک گیا تو روزہ جاتا رہا - سوتے ہوئے سے صحبت کی اوسکا روزہ قضا دے گی
محرمہ سے سوتے ہوئے صحبت کی تو وہ کفارہ دیگی - سوتے ہوئے محرم کا سر مونڈ دیا تو اسپر جزا ہے - محرم نے کروٹ لی اوس سے
دبکر کچھ مر گیا تو اوسپر جزا ہے - سوتا ہوا عرفات مین گیا حج ہو گیا - نائم کے پاس شکار تیر کھا کر مر گیا اور ذبح نہوا تو حرام ہے
سونے مین کچھ اسباب توڑ دیا تو ضمان دیگا سوتا تھا اور اسپر اسکا بیٹا اوپر سے آپڑا اور مر گیا تو باپ وراثت سے محروم ہو گیا
سونے کو دیوار کے نیچے لیجا کر لٹا دیا اور اوسپر دیوار گر گئی تو ضمان نہین ہے - مرد و عورت جہان مین ہان کوئی سوتا ہو تو خلوت نہین ہے
یہہ سوتا رہا اور اوسکے عورت آکر کچھ ٹھہر کر چلے گئے خلوت ہوگی - عورت سوتی ہے شیر خوار نے اوسکا دودھ پی لیا تو رضاعت ہو گئی
سوتا ہوا تیمم پانی پر گزرا تیمم جاتا رہا (تیمم غسل کا نہین ہے تو سونے سے بھی جاتا رہا) نماز مین سو گیا بات کی نماز جاتی رہی - نماز
مین سو گیا اور پڑھتا رہا قرأت صحیح ہے - سوتے مین آیت سجدہ پڑھی سامع پر سجدہ ہے - پر سونے والا بیدار ہوا تو اوسپر
سجدہ نہین ہے - مین اس سے بات نکرونگا اور اوسکے پاس سوتے ہوے آیا اور کہا کہ اٹھو وہ نہ اٹھا تو حانث نہوگا -
طلاق رجعی دی اور سوتے ہوئے سے مساس کیا تو رجعت ہو گئی - مرد سوتا ہے عورت نے آکر مساس کیا رجعت ہو گئی
مرد سوتا ہے اور کوئی عورت آئی اسنے اس سے صحبت کرائی اور یہہ بیدار ہو گیا تو مصاہرہ ہو گئی - نماز مین سو گیا احتلام ہوا
غسل واجب ہی - شب و روز سوتا رہا سب نماز قضا کرے گا -

معتوہ یا مثل صبی عاقل ہے یا مثل مجنون ہے یا مثل بالغ عاقل ہے -

مجنون کی بحث اصول مین ہے - معنی کا اعتبار ہی یا لفظ کا نوع ثانی کی کتاب بیع مین بیان گزرا -

احکام الخنثیٰ - زیر ناف کے بال موچنی سے لیوے اور ختنہ نہین ہوگا - اور داڑھی نکلے تو مونڈ ڈالے اور سر مونڈنا
منع ہی اور اوسکی منی (ذکر) چھیلنے سے پاک نہین ہوتی ہے اور بہ نسبت مرد کے حیض و حمل زیادہ سبب بلوغ مین اور
اذان و اقامت مکروہ ہے اور چہرہ و دو قدم و دو ہتیلی کے سوا سب بدن ستر ہے اور آواز ستر ہے اور حمام مین جانا منع ہے اور
نماز مین کانون تک ہاتھ نہ اوٹھائے آواز سے قرأت نہ پڑھے اور رکوع و سجدہ مین سمٹی رہے اور انگلیان رکوع مین پہیلائے
اور تسبیح نہ کہے بلکہ (تصفیق) اور الٹے ہاتھ سے تالی دے اور اسکو پاؤن ملانا ہوا اور جماعت مکروہ ہے اور اگر پڑھی تو امام بیچ مین کھڑے

اور مرد کی امام نہوگی اور جماعت مین نہ آئیگی اور گھر مین نماز بہتر ہے اور چھاتی کے نیچے ہاتھ باندھکر رکھے اور تشہد مین نہ
بیٹھ ہاتھ رکھے کہ زانو سے اونگلیان ملین اور کولے پر بیٹھے (اور دونو قدم داہنی طرف نکالدے) اور اوسپر جمعہ نہین ہے پر جمعہ
مین آئے تو جمعہ ہوجائے گا اور نہ عید مین آئے اور نہ تکبیر تشریق کہے اور بے زوج یا بے محرم سفر نکرے اور نہ حج - اور اوسے
سے لبیک کہے اور سیا ہوا کپڑا نہ نکالے اور سر ننگا نکرے میلین اخضرین مین سعی نکرے اور کچھ بال کتر لے اور اگر کر دیگی
اور سب سے دور طواف بہتر ہے اور خطبہ نہ پڑہے اور موقف مین الگ سب سے کھڑی ہو کہ جمرات کے پاس اور سنرا ہے
اور موزہ پہنے اور طواف صدر نکرے اگر حیض آئے بالکل طواف زیارت بعد کرے - پانچ کپڑے کفن کے ہین اور جنازہ
کی امامت نکرے اور کی تو فرض ساقط ہوگیا اور جنازہ قبہ بنایا جائے اور حدود و قصاص مین گواہی قبول نہین ہے -
اپنے گھر مین اعتکاف کرے اور ہاتھ پاؤن کو مہندی لگائے - اور نر مادہ سے قربانی کرنا بہتر ہے اور وراثت اور شہادت
اور دیت اور نفقہ مین مرد سے نصف ہے اور قاضی ہو سکے مگر حدود و قصاص مین نہوگی اور حضانت مین اور
باپ مفلس ہے تو ولد کی پرورش و نفقہ مین اور مزدلفہ سے سنے جانے مین اور جماعت سے باہر نکلنے مین مردون پر مقدم ہے
اور مردون کے پیچھے نماز مین کھڑی ہو اور کئی جنازہ ہون تو مردون کا جنازہ امام کے پاس رکھے اور عورت کا جنازہ جانب
قبلہ - اور اوسکے پستان اور بیٹنی مین دیت ہے اور مرد کے پستان مین حکومت عدل ہے - اور مخدرہ عدالت مین نہ آئے
بلکہ اوسکے پاس نائب امین آئے کہ دو گواہ کے سامنے اوسکو قسم دیگا - اور وہ وکیل کر سکتی ہے اور جوان ہے تو پہلے سلام
نکرے اور تعزیت نکرے اور اوسکے سلام کا جواب ندیا جائے اور چھینکنے پر یرحمک اللہ کہا جائے اور غیر محرم سے بات اور صحبت نکرے

احکام الذمی - حالت کفر مین جو نکاح و بیع وغیرہ کیا ہے بعد اسلام اوسپر تعرض نہ کیا جائے - حلال و حرام مین اونکا
قول قبول نہین ہے نیا عبادتخانہ نہین بنا سکتے ہین سواء حد شراب کے سب حدود اوسپر جاری ہوتی ہین - سواء شراب
اور سود کے جس سے مسلمان منع ہین اوس سے کافر بھی منع کیے جائین - مسلمانون کے سب احکام سواء عبادت کے
اوسپر جاری ہوتے ہین نہ اوسکی عبادت جاری ہوتی ہے اور نہ اوسکو حکم عبادت ہوگا اور نہ اوسکا تیمم صحیح اور وضو اور
غسل صحیح ہے مسلمان ہوگیا تو اس وضو و غسل سے نماز پڑہ سکتا ہے - عبادت کے ترک اعتقاد پر اوسکو گناہ ہے - اور
جنابت سے مسجد مین آسکتا ہے نہ مسلمان اور زنار شراب بیچنے سے اور حریر اور سونے کے پہننے سے منع نہو دے - اور ہمسایہ
کی عیادت اور ضیافت جائز ہے - حقوق اللہ تعالی مثلاً زنا کیا اور گواہون سے ثابت ہوا یا جنابت تھی اور اسلام
لایا ساقط نہوگی اور اور حقوق ثابت نہونگے اور حقوق بندگان قصاص اور اموال ثابت رہینگے - مسلمان بعوض ذمی کے
قتل ہوگا اور اور مرد و زن کی دیت برابر ہے - سب کفر ملت واحدہ ہے -

احکام المحارم جس سے ہمیشہ نکاح حرام ہو وہ محرم ہے اور وہ یا نسبتی ہے یا مصاہرۃ سے ہے یا رضاعت سے ہے یا وطی سے گو حرام ہو۔ جس سے زنا کیا ہے اوسکی ماں اور اوسکی بیٹی اور زانی کے باپ اور اولاد حرام ہے۔ چچا اور ماموں کی اولاد اور سالی اور جورو کی پھوپھی حلال ہے۔ اور بائن مغلظہ بعد حلالہ حلال ہو سکتی ہے اور منکوحہ غیر بے طلاق و عدت اور مطلقہ غیر بے عدت حلال نہوگی۔ محرم عاجز کا محرم غنی پر نفقہ ہے۔ ذو رحم کا مال چورائے تو قطع نہیں ہے اور نہ اپنے ذو رحم کے لیے قضا کر سکتا ہے اور نہ گواہی دے سکتا ہے۔ ذو رحم سے وطی گو حرام ہے کی حرمت ہوگی اور ذو رحم سے مجرد نکاح حرمت ہوگی۔ اصل بعوض فرع قتل نہوگا اور فرع اپنے اصل کے لیے قتل ہوگا اور اصل پر فرع کی قذف مین حد نہوگی اور فرع اصل کے قذف مین حد ہوگا اصل فرع کو ادب دیگا۔ فرع اصل کا اسلام مین تابع ہے۔ اصل فرع کے دین مین قید نہوگی۔ مادر صغیر کے مال کی حفاظت کر سکتی ہے۔ باپ دادا کے نکاح پر خیار بلوغ نہیں ہے۔ اور ہر عصبہ اور ہر ذو رحم ولی ہے۔

احکام الحشفۃ غائب ہوا تو غسل واجب اور نماز اور سجدہ اور خطبہ اور طواف اور قرءت قرآن اور اوسکا ہاتھ لگانا اور رکھنا اور مسجد مین جانا حرام ہے اور بے غسل کھانا پینا مکروہ ہے۔ اور روزہ فاسد اور اوسکی قضا واجب اور اعتکاف اور حج قبل وقوف اور عمرہ قبل طواف فاسد۔ اور وجوب مہر مثل بوطی بالشبہہ یا بنکاح فاسد اور رجعت ثابت۔ وطی نکاح فاسد مثل وطی نکاح صحیح ہے مگر نکاح فاسد مین مہر مثل لازم ہوتا ہے اور حرمت مصاہرۃ حلالہ نہیں ہوتا ہے اور احصان نہیں ہوتا ہے۔ وطی مین انزال کا اعتبار نہیں ہے کوئی وطی ایسی نہیں ہے کہ جسمین یا حد نہو یا مہر نہو۔ حیض و نفاس صوم واجب اور وقت نماز تنگ ہونا اور اعتکاف اور احرام اور ایلاء اور ظہار وطی کے مانع ہین۔ وطی مین دونو کا اختلاف ہوا تو منکر کا قول مختلف قبول ہے۔ عنین مدعی وطی ہے اور زوجہ منکر ہے اور عورتین کہتی ہین کہ یہ ثیبہ ہے تو مرد کا تو قول قبول مع قسم ہے۔ عورت مدعی ہے کہ بعد وطی طلاق ہوئی مہر کامل چاہیے اور مرد مدعی کہ قبل وطی نصف مہر چاہیے تو عورت کا قول قبول ہے کہ اوسپر عدت واجب ہوگی۔

احکام العقود۔ جانبین سے جو عقد لازم ہے بیع صرف سلم تولیہ مرابحہ وضیعت شرکت کرنا صلح حوالہ اجارہ ہبہ مہر خلع نکاح۔ اور جو عقد جائز ہے شرکت وکالت مضاربت وصیت عاریت ایداع قرض قضا اور سب اقسام ولایت سوا امامت عظمیٰ۔ رہن مرتہن سے جائز اور راہن سے لازم۔ عقود نافذ موقوف لازم غیر لازم فاسد باطل ہین۔ عبادات مین فاسد اور باطل یکسان ہین۔ اور نکاح محارم فاسد ہے حد نہیں ہے بمذہب امام صاحب۔ اور بقول صاحبین باطل ہے تو حد ہوگی۔ نکاح محارم باطل اور شبہۃ الاشتباہ کے لیے حد ساقط اور یا فاسد اور شبہۃ العقد کے لیے حد ساقط۔ بیع باطل وہ ہے کہ اصلاً اور وصفاً مشروع نہو اور فاسد اصلاً ہو اور وصفاً نہو اول مین قبضہ سے ملک نہیں ہوتی ہے اور فاسد مین

است دیکر گواہی دیسکتے ہین یہی فتوی ہے-
احکام الاشارة (اخرس) گونگا کا اشارہ سب معاملات مین معتبر ہے- مگر حدود مین معتبر نہین ہے- بیع اجارہ ہبہ رہن نکاح طلاق
ابرا اقرار قصاص سب باشارہ مقبول ہو- اور اوسکی گواہی قبول نہین ہو- اور قسم باللہ باشارہ قبول ہو- اور معتقل (اللسان
یعتقل یا تو تلا اگر مرنے تک ایسا ہی رہا تو اوسکا اقرار بالاشارہ جائز ہے- اشارہ کا اعتبار ہے- کہا کہ مین نے اس لڑکی سے تیرا
نکاح کیا اور لڑکی کیطرف اشارہ کیا تو نکاح صحیح ہے-

القول فی الملک- وہ قدرت کہ شریعت تصرف سے پیدا کردیتی ہے ملک ہو- اور استیلا سے ملک پیدا ہوتی ہے (اور
اسباب ملک کی بحث اوپر گزری ہے-)

القول فی الدین- بیع سے یا خرچ کر ڈالنے سے (استہلاک) جو مال ذمہ پر پیدا ہو اور بطریق مقاصہ ادا ہوتا ہے وہ دین ہے
دین کی بیع جائز نہین ہے- پر مدیون کے ہاتھ بیچنا جائز ہے اور مدیون کو ہبہ کرنا جائز ہے- سفر مین تین ہین جنب حائضہ میت
اور ایک کا پانی ہو وہ ہی اوسکا مالک ہو اور سب کا ہو تو ایک کے کام نہین پڑ سکتا ہو اور سب تیمم کرلین اور پانی اگر مباح ہو تو جنبی
غسل کرے کہ اوسکا غسل فرض ہے اور غسل میت سنت ہو اور مرد عورت کا امام ہوگا تو غسل کرے اور عورت تیمم کرے اور
میت کا تیمم کردین- باپ اور بیٹا پانی کے مالک ہین تو باپ مستحق ہو کہ باپ بیٹے کے مال کا مالک ہو- اور کسی نے انکو اتنا پانی دیا
کہ ایک کے کام آسکتا ہو جنبی غسل کرے کہ عورت کا امام ہو سکتا ہے اور عورت تیمم کرے اور میت کا تیمم کیا جاسے اور وہ ہبہ
قبول نہین کرسکتی ہے غسل میت سنت ہو اور ثبوت غسل جنابت قرآن شریف سے ہے اور حدث اور نجاست ہو تو نجاست
مین پانی صرف کیا جاسے جنازہ اور جمعہ جمع ہوسے پہلے جنازہ ادا ہووے- جو دین کہ صحت مین اقرار کیا ہے اور جو دین
کہ معلوم السبب ہو گو مرض مین ہوا ہو وہ دین مرض پر مقدم ہو- اور عالم عجمی عربیہ شریفہ کا کفو ہے اسکا شرف علم اوسکے شرف
نسب کے مقابل مین ہے- مغصوب قیمتی کا یوم الغصب کی قیمت دلایجاسے- اور مغصوب مثلی کی قیمت یا بروز یوم الخصومت
یا بروز غصب یا بروز انقطاع دلائی جاسے اور متلف قیمت بروز تلف دیگا- اور قابض بعقد فاسد یوم القبض کے
قیمت دیگا- رہن ہلاک ہوگیا تو قیمت کمتر ہے تو وہ دلائینگے یا دین کمتر ہے تو وہ دلائینگے تو اسمین بروز ہلاک کی قیمت
معتبر ہو اور رہن کا نفقہ اور کفن راہن پر ہو- ایک دینار دیا اور کہا کہ ہم چاول دال لیتے رہین گے اور جمع ہوکر ایک دفعہ
قیمت دینگے تو قیمت روز اخذ مقرر دیجائیگی- نکاح صحیح مین مہر ذکر نہین ہوا یا وہ مہر باندھا جو مہر نہین ہو سکتا ہو مثلاً خمر
اور خنزیر اور عوض منفعت اور قرآن شریف اور خدمت کرنا زوج کا- اور اسکا مہر یہ ہے کہ بہن یا بیٹی اوسکے بیاہ دے
تو ایک دوسرے کا مہر ہو جاسے گا تو یہ نکاح شغار ہے اور مجہول الجنس تو سب مین مہر مثل دینا ہوگا-

القول فی الشرط والتعلیق - ایک مضمون کے حصول کو دوسرے مضمون کے حصول پر ربط دینا تعلیق ہے - اور یہی شرط ہے
اور تعلیق کی شرط صحت یہ ہے کہ شرط بالفعل معدوم ہو اور خطر الوجود ہو یعنے امکان ہو - جو شرط کہ (کان من) ممکن ہو اوسپر معلق کرنا
تنجیز ہے اور جو محال ہو اوسپر معلق کرنا باطل ہے - بیع شراء اجارہ استیجار ہبہ صدقہ نکاح اقرار ابراء عزل وکیل حجر اذن رجعت
تحکیم کتابت کفالت صحیح اور شرط باطل - طلاق حوالہ وکفالہ شرط فاسد سے باطل نہین ہوتا ہے اور رہن اور اقالہ بھی شرط
سے باطل نہین ہے اور بیع اور تقسیم اور اجارہ اور رجعت اور صلح اور ابراء اور حجر اور عزل وکیل اور اعتکاف اور مزارعت اور
معاملت اور اقرار شرط فاسد سے باطل ہو جاتے ہین - جو تنجیز کا مالک ہے تعلیق کا بھی مالک ہے -

احکام سفر - قصر نماز اور افطار روزہ اور مسح خفین اور سواری پر نفل اور سقوط جمعہ اور عیدین اور قربانی اور تکبیرات
تشریق - اور سفر بے محرم کے عورت کو حرام ہی - ولد بے رضامندی باپ کے سفر نکرے - اور مدیون بے اجازت دائن کے
سفر پر نہ جاے - سفر دریا اگر ہلاکت غالب ہو حج ساقط ہے -

احکام الحرم - بے احرام کوئی نہ جاے اور ہر وقت حرم مین رہنا مکروہ ہے نہ وہان قتل کرے اور نہ قطع عضو کرے
یہ کام کر کے وہان پناہ لے سکتا ہی - شکار نکرے اور ورنہ جزا دیگا اوسکا درخت اور اوسکی گھانس نہ کاٹی جاے مگر
اذخر کاٹ سکتے ہین اور حرم مین غسل کر کے جاے اور اوسمین نماز مضاعف ہوتی ہی اور اوسمین حسنات مثل سیئات
ہی اور اوسمین کافر نہ رہے مگر اوسمین جا سکتا ہی - اور مکہ والے کو نہ تمتع ہی نہ قران ہی - اور وہان کے پتھر اور مٹی نہ لے سکین اور
قاتل خطا پر دیت ہی - اور مدینہ مین حرم نہین ہی اور مدینہ مین داخل ہون تو غسل کرنا سنت ہی اور اوسمین ہمیشہ نور ہے -

احکام مسجد - جنب حائض نفاس والی نہ داخل ہو سکتی ہے نہ راہ چل سکتی ہے اور اوسمین نجاست مین لیجا سکتے
ہین اور میت لیجانا منع ہی - اور اوسمین اعتکاف کیا جاے اور بچہ اور مجانین نہ جائین - جو نماز ہی جاے اوسمین پیشاب
کسی برتن مین نکرین اور فصد کسی برتن مین نکرین - اور اوسمین مٹی جمع کر کے تیمم نکرین اور اوسمین تہوکنا اور سنکنا
جائز نہین ہے اور اوسمین کلی اور وضو نکرین اور اوسکی دیوارون پر نہ تھوکین اور اوسمین راہ نہ چلنا اور مسجد مین کار حرفہ
خیاطت کتابت اور لڑکون کا پڑہانا اور مصیبت پر اوسمین بیٹھنا منع ہے اور مسجد مین جو جاے تحیہ پڑہے اور بار بار
آنے جانے کے لیے دو رکعت کافی ہین - اور مسجد مین نکاح مستحب ہے - اور قاضی وہان اجلاس کرے اور مسجد مین وطی
حرام ہی اور بدبو کی چیز کہا کر جانا منع ہے - اور بیع وغیرہ کل عقود منع ہین اور معتکف بقدر حاجت کرے گا - اور سوا
مسافر کے اور کوئی نہ کہاے اور نہ سووے اور اوسمین گوز مارنا اور خصومت کرنا منع ہے اور اوسکا پاک صاف کرنا
اور جہاڑو دینا اور فرش اور روشنی کرنا مستحب ہے اور پہلے داہنا پاؤن رکھے اور نکلتے مین اوسکے عکس [illegible]

گزرگاہ بنانا گناہ ہی اور فسق ہی اور ایک جگہہ نماز کی مقرر کرنا مکروہ ہی اگر کوئی اوس جگہہ بیٹھا تو اوسکو نہ ہٹائے - اور دو مسجد کی ایک مسجد بنا سکتے ہین اور ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد مین نہ جاے اور مسجد مین اسباب نہ رکہین - بہت بڑی عزت والی مسجد مسجد حرام ہے پہر مسجد مدینہ پہر مسجد بیت المقدس پہر سب جامع مسجد پہر محلون کی مسجد پہر شاہ راہ عام کی مسجد پہر گہرمین کی مسجد -

احکام یوم الجمعہ - نماز جمعہ مخصوص ہے اور اوسکے لیے جماعت شرط ہی کہ سوا امام کے تین مقتدی ہون اور خطبہ اور سورہ مخصوصہ پڑہنا اور اوسکے پہلے سفر کرنا مکروہ ہی - اور غسل اور خوشبو لگانا اور اچہا پہننا اور ناخون کترانا اور حجامت بنوانا اور مسجد مین عود وبتی جلانا اور بہت سویرے جانا اور خطیب کے آنے تک عبادت کرنا اور ابرار مسنون نہین ہے اور اوسی دن روزہ رکہنا اور اوسکی رات مین عبادت کرنا مکروہ ہی اور سورہ کہف پڑہنا اور ٹہیک دوپہر کو نفل پڑہنا مکروہ نہین اور ہفتہ مین سب سے بہتر دن ہے اور عید سے بہی بہتر ہے اور اوسمین ساعت اجابت دعا ہے کہ اوسمین ارواح جمع ہوتی ہین اور قبور کی زیارت کو جانا اور میت کو عذاب قبر سے امن ہوتا ہی - اوسدن جو مرے تو فتنہ قبر سے امن ہو دے اور جہنم اوسدن نہین بہڑکتا ہی - اور حضرت آدم علیہ السلام اوسدن پیدا ہوئے اور اوسیدن جنت سے نکلے اور اسی دن قیامت ہوگی اور اوسیدن اہل جنت اپنے رب کی زیارت کرینگے -

الشباہ فی الفروق - فرق وضو وغسل - ہر محل مین وضو سنت ہی نہ غسل - وضو مین موزہ نکالنا نہین ہے نہ غسل مین وضو مین ترتیب سنت ہے نہ غسل مین - وضو مین مضمضہ و استنشاق سنت ہی اور غسل مین فرض وضو مین مسح سر ہے نہ غسل مین - فرق مسح خف وغسل قدم - اوسکے لیے وقت مقرر ہی نہ اسکے لیے غسل تین بار سنت ہی نہ مسح خف - مسح سر ومسح موزہ - تمام سر مسح کرنا سنت ہی نہ تمام موزہ - وضو وتیمم - تیمم صرف چہرہ اور ہاتہون پر ہے اور بے عذر نہین ہوتا ہے اور مسح خف نہین ہے اور نیت فرض ہے - اور تجدید اور تثلیث مسنون نہین ہی - اور مٹی ہاتہہ سے جہاڑنا سنت ہے اور حدث اصغر اور اکبر سب برابر ہے - پٹے اور موزہ کا مسح - موزہ وضو پر پہنتے ہین نہ پٹے - اوسپر غسل ہوتا ہی نہ مسح موزہ پٹے کے لیے مدت نہین ہی - بدون اچہا ہونے کے گر پڑے تو وضو نہین ٹوٹتا ہی موزہ گر جاے تو ٹوٹ جاے گا - پٹی گر جاے تو بے مسح پہر باندہ لینگے نہ موزہ - حیض ونفاس - حیض کے لیے مدت کم ہے نہ نفاس کے لیے - حیض کا زمانہ دس دن اور نفاس کا زیادہ چالیس دن - حیض سے بلوغ ہی حیض سے صوم کفارہ مین تتابع قطع نہین ہوتا ہے نہ نفاس سے حیض سے عورت پوری ہوتی ہی نہ نفاس سے - اذان واقامت - اذان کے بعد نماز مین دیر ہو سکتی ہے نہ اقامت کے بعد اذان آہستہ کہی جاے نہ اقامت بلکہ بلند ہی کہی جاے - محدث کی اذان مکروہ نہین ہے نہ اقامت - سجدہ سہو وتلاوت - سجدہ

سہو آخر نماز میں بعد سلام اور سجدہ تلاوت نماز میں ہوتا ہے وہ بار بار ہوتا ہے۔ نہ سجدہ سہو۔ سجدہ تلاوت کے لیے کھڑا ہونا ہے نہ سجدہ سہو کے لیے۔ سجدہ سہو کے لیے
تشہد اور سلام ہے نہ تلاوت کے لیے۔ سجدہ تلاوت میں تکرر مشروع ہے نہ سہو میں ہے۔ سجدہ شکر اور سجدہ تلاوت۔ شکر نماز میں نہیں ہے اور وہ نماز میں ہے
تلاوت فرض ہے نہ شکر۔ امام اور ماموم۔ مقتدی پر نیت اقتدا فرض ہے نہ امام پر سوا عورتوں کے امامت کے۔ مقتدی کی نماز فاسد ہونے سے امام کی نماز فاسد نہیں ہوتی
اور اسکے عکس ہوتا ہے۔ امام معین کیا اور خطا کی اقتدا صحیح نہیں ہے، مقتدی معین کیا اور خطا ہوئی صحیح ہے۔ جمعہ و عید۔ جمعہ فرض ہے عید واجب ہے۔ وقت جمعہ کا بعد زوال اور وقت
عید طلوع شمس سے زوال تک۔ (ضحوہ کبری) جمعہ میں خطبہ پہلے فرض ہے نہ عیدین میں۔ عید فطر میں پہلے کچھ کھا لے اور پھر
نکلے نہ عید الضحی میں۔ غسل مردہ اور زندہ۔ مردہ کا پہلے مونھ دھولاتے ہیں نہ زندہ وہ پہلے ہاتھ دھوتا ہے۔ زندہ مضمضہ
اور استنشاق کرے نہ میت۔ میت کے پاؤں پہلے دھوتے ہیں نہ زندہ کے اگر پانی میں کھڑا ہے تو بعد دھوئیگا۔ میت کے سر پر
غسل میں مسح نہیں ہے اور زندہ کے ہے۔ زکوۃ و صدقۃ الفطر۔ زکوۃ کے نصاب میں نمو شرط ہے نہ اسکے نصاب میں۔ زکوۃ فقیر ہی
کو دینگے اور صدقہ دینگے۔ زکوۃ کا وقت نہیں ہے اور فطرہ کا وقت ہے تاخیر سے گناہگار رہتا ہے اور زکوۃ پیشگی دیسکتے ہیں نہ فطرہ
ہبہ و ابراء۔ ہبہ کے لیے قبول شرط ہے نہ ابراء کے لیے۔ ہبہ میں رجوع کرتے ہیں نہ ابراء میں۔ اجارہ اور بیع۔ بیع میں مدت
تقرر کرنا فساد ہے نہ اجارہ میں۔ بیع میں عوض بالعقد واجب ہوتا ہے اور اجارہ میں پیشگی دینے سے یا شرط پیشگی یا استیفاء
منافع سے یا تمکن منافع سے ہوتا ہے۔ اور اجارہ عذر سے اور عیب حادث سے فسخ ہوتا ہے نہ بیع۔ اور اجارہ ایک امر سے
فسخ ہوتا ہے نہ بیع۔ ثمن ہلاک ہوگیا تو بیع فسخ نہوگی اور مستاجر فیہ ہلاک ہوا تو اجارہ فسخ ہے۔ نفقہ زوجہ اور قریب۔ زوجہ
کو بلحاظ حالت زوجین اور قریب کو بلحاظ کفایت اور مقرر ہوکر زوجہ کا نفقہ اگر ندیا ساقط نہوگا اور قریب کا ساقط قریب کو
نفقہ جب ہے کہ مفلس ہو اور اپاہج ہو نہ زوجہ۔ طلاق و عتق۔ طلاق ابغض المباحات ہے اور بدعی ہوتی ہے نہ عتاق۔
بیع فاسد اور بیع صحیح۔ بیع فاسد میں مشتری قیمت معاف کردے اور مبیع ہلاک ہوگئی تو مشتری قیمت دیگا نہ صحیح میں۔
بیع صحیح میں شفعہ ہے نہ فاسد میں۔ امامت عظمی اور قضاء۔ امام قریشی ہونا چاہیے نہ قاضی۔ ایک وقت میں کئی امام نہیں
ہو سکتے ہیں اور قاضی ایک شہر میں کئی ہو سکتے ہیں۔ امام فاسق ہوکر موقوف نہیں ہو سکتا اور قاضی ہو سکتا ہے۔ قضا
اور احتساب۔ قاضی ہر قسم کا دعوی سنتا ہے۔ اور محتسب وہی سنے گا جو نجاست اور نظافت سے متعلق ہے یا فحش (جیسے
بد وضعی) اور نہ گواہ سنتا ہے اور نہ حلف لیتا ہے۔ شہادت اور روایت۔ شہادت میں عدد ہے نہ روایت میں اور روایت
میں مرد ہونا شرط نہیں ہے۔ اور حدود و قصاص کی شہادت میں مرد ہونا گواہ کا شرط ہے۔ اور راوی میں حر ہونا شرط نہیں ہے
اور گواہ ہونا شرط ہے۔ اصل و فرع کی گواہی قبول نہیں ہے اور روایت صحیح ہے۔ عالم روایت میں حکم جرح اور عدالت کر سکتا ہے
اور قضا بعلم نہیں کر سکتا ہے۔ عالم جرح مبہم کریگا نہ قاضی شہادت میں۔ شہادت علی الشہادت اصل کی تعذیر پر ہوتی ہے

نہ روایت۔ وادی روایت سے پھر جاوے تو اوسپر عمل نہوگا۔ اور حکم کے بعد شاہد شہادت سے پھر جائے تو حکم نہ ٹوٹیگا۔ محدود
قذف کی شہادت توبہ کے قبول نہین ہے اور روایت قبول ہے۔ حبس الرہن وحبس المبیع۔ مبیع موجود نہین ہے تو مشتری پر
لازم نہین ہے کہ ثمن بیباق کرے اور راہن موجود نہو اور اوسکے لانے مین خرچ لگتا ہے تو بے وصول زر دین مرہون لانا
مرتہن پر واجب نہوگا۔ اور مرتہن نے راہن کو مرہون عاریت دی تو اوسکا حق حبس باطل ہوگیا پھر واپس لیکر حبس کر سکتا ہے
اور بائع نے مشتری کو عاریت یا ودیعت دیا تو اوسکا حق باطل ہوگیا مشتری سے واپس نہ لیگا اور ثمن جو مشتری سے لیا ہے
کھوٹا نکلا تو مشتری کو دیکر لیسکتا ہی اور مبیع واپس نہین لے سکتا ہی اور رہن واپس لے سکتا ہے۔ مشتری نے قیمت دیدی
اور مبیع پر قبضہ کیا اور تصرف کیا اب بائع نے ثمن کھوٹا دیکھا تو مشتری کا تصرف باطل نہوگا۔ اور راہن رہن مین تصرف
مرتہن باطل کر سکتا ہے۔ وکیل بالبیع اور وکیل بقبض الدین۔ اول ثمن معاف کر سکتا ہے اور کم کر سکتا ہے اور ضمان دے سکتا ہے
اور حوالہ قبول کر سکتا ہے۔ اور رہن لے سکتا ہے نہ ثانی۔ اور دونو کفیل لے سکتے ہین۔ اور ثانی مدیون کا ضامن ہو سکتا ہے
اور اول مشتری کا ضامن ثمن نہین ہو سکتا ہی۔ ثانی کی گواہی قبول ہے نہ اول کی۔ مبیع بخیار عیب فسخ ہو تو ثمن کے لیے مشتری
وکیل کو پکڑیگا نہ ثانی کو۔ موکل مشتری کو زر ثمن وکیل کے دینے کے لیے منع نکریگا اور ثانی کے دینے سے منع کر سکتا ہے۔
نکاح و رجعت۔ نکاح کے لیے گواہ ضرور ہے نہ رجعت کے لیے۔ نکاح مین عورت کی رضا ضرور ہے نہ رجعت مین۔ نکاح مین
مہر ہے نہ رجعت مین۔ معتدہ سے رجعت ہوتی ہے نہ نکاح۔ وکیل اور وصی۔ وکیل اپنے کو موقوف کر سکتا ہے نہ وصی بعد قبول کے
وکالت مین قبول شرط نہین۔ اور وصایت مین شرط ہے۔ وکیل بحکم موکل مقید ہے نہ وصی۔ وکیل مستحق اجرت نہین ہے اور وصی ہے
وکالت بعد موت صحیح نہین ہے اور وصایت بعد موت ہوتی ہی۔ وصی بے علم ہو سکتا ہی نہ وکیل۔ وصی مسلمان ہو حر ہو بالغ ہو عاقل ہو
اور وکیل کا صرف عاقل ہونا ہے۔

قواعد متفرقہ اور فوائد۔ جتنا واجب تھا ادا کرکے اور زیادہ کیا تو سب واجب ادا ہوگا یا نہین۔ نماز مین سب قرآن
شریف پڑھا تو سب فرض ادا ہوا رکوع و سجود بہت دراز کیا فرض ادا ہوا سب سر مسح کیا تو ربع سر فرض اور باقی سنت ہے
اور غسل بار اول فرض اور باقی سنت موکدہ۔ دو بکری ذبح کی ایک فرض اور دوسری نفل یا کھانے کا گوشت۔ عرفات مین
زیادہ ٹھہرا یا نفقہ زوجہ کو زیادہ دیا اور پاخانہ مین ضرورت سے زیادہ بیٹھا تو گنہگار ہوگا یا نہین۔

فائدہ۔ بقدر ضرورت دین علم پڑھنا فرض عین ہے اور زیادہ اس سے کہ پڑھائین گے فرض کفایہ ہے اور فقہ اور علم قلب مین
تبحر مندوب ہے۔ اور علم فلسفہ اور شعبدہ اور نجوم اور رمل اور علم طبایعین اور جادو حرام ہے اور فلسفہ مین منطق اور علم
موسیقی مین داخل ہے اور بچونکو شعر و غزل (بطالہ) سکھانا مکروہ ہے اور وہ اشعار (کہ جنسے) خفت عقل نہو مباح ہے۔

نکاح اور طلاق مین احکام خمسہ مین امام بخاری نے فرمایا ہی کہ محدث کامل جب ہوتا ہی کہ اربع مع اربع اور اربع مع اربع فی اربع نزدیک
اربع باربع علی اربع اربع سے اربع حاصل کرے اور یہہ رباعیات باربع مع اربع تمام ہوتے ہین یہہ تمام ہوجائین تو اربع اوسپر آسان
ہوجاینگے اور اربع مین مبتلا ہوجائیگا - اول اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی شریعت اور اخبار صحابہ اور اونکی مقدار
اور تابعین اور اونکے اصول اور سب علما کی تواریخ مع اربع اسمار رجال اور اونکی کنیت اور اونکا مکان اور اونکا زمانہ
حمد مع خطبہ دعا مع توسل اور تسمیہ مع سورہ اور تکبیر مع نماز مع اربع مسند مرسل موقوف مقطوع فی اربع صغر اور کبر شباب کہولت
عند اربع شغل فراغت فقر غنا باربع جبال بحار بر اری بلدان علی اربع حجارۃ علی الاخزاف (کنکر) علی الجلود علی الاکتاف
اور اوس وقت تک کہ کاغذ پر لکہنا میسر ہووے عن اربع اپنے اوپر والے سے اپنے کم والے سے اپنے مثل سے اپنے باپ کے خط سے
اگر یقین ہو - لاربع لوجہ اللہ تعالی - اور اوسکی رضا اور اوسپر عمل اور طالب علمون مین پھیلانے کے لیے اور اپنے ذکر کے لیے
مرنے کے بعد - اور یہہ اشیا اربع سے تمام ہوتے ہین جو بندہ کے کسب پر ہین معرفت کتابت اور لغت اور صرف اور نحو - اور
اللہ تعالی کی عطا پر موقوف ہین صحت قدرت حرص حفظ - اب یہہ اربع اوسپر آسان ہوجاتے ہین اہل و مال وطن
اربع مین مبتلا ہوتا ہی - شماتت اور عوام اور دوستون کی ملامت اور جاہلون کا طعنہ اور عالمون کا حسد اور صبر کرے تو اربع
کے ساتھ اللہ تعالی اوسکو اکرام کرتا ہے عزت قناعت مصیبت ولذۃ العلم اور حیاۃ ابدی اور آخرت مین ثواب - باربع بالشفاعۃ
جس بھائی کے لیے چاہے عرش کے سایہ مین کہ سوا اوسکے کوئی اور سایہ نہین ہے اور کوثر کا پینا اور اعلی علیین مین
انبیا کی صحبت اور یہہ مشقت جو نہ اوٹھا سکے تو اپنے گھر مین رہکر فقہ حاصل کرلے کہ اوسکو سفر و اوسکی ضرورت نہین ہے
اور نہ دیار کا سفر نہ بحار کا سفر - اور فقہ حدیث کا ثمرہ ہی - اور فقیہ کا ثواب محدث سے کم نہین ہے - فائدہ - ہمارا مذہب صواب ہے
احتمال خطا ہی - اور اورون کا مذہب خطا ہے صواب کا احتمال ہے اور ہمارا اعتقاد حق ہے اور مخالف کا اعتقاد باطل ہے -
قاعدہ - مفرد جو مضاف معرفہ کی طرف ہو عموم کے لیے ہے - مثلاً فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ - اسے کل
امر اللہ تعالی - مثلاً ولد زید کے لیے وقف کیا تو کل اولاد زید پر وقف ہوگا - مرد ہو یا عورت ہو - مثلاً تیرا حمل مرد ہو تو ایک
طلاق اور عورت ہو تو دو اب دو بچے مرد و عورت توام ہوئے تو کچہ نہوگا - کیونکہ حمل سے مراد کل ہے جو بطن مین ہے اور جب کل
نہ لڑکا ہوا اور نہ کل لڑکی ہوئی تو شرط نہ پائی گئی - مثلاً میری زوجہ کو طلاق ہے تو طلاق کل زوجہ پر ہے - فائدہ علم تین قسم
ہے - علم نضیج جو (پک کر) جل چکا علم نحو و علم اصول - علم جو نہ پکا نہ جلا علم البیان علم التفسیر اور علم نضیج ہوا اور جلا وہ علم الفقہ اور
علم الحدیث ہے - فائدہ تین امر ندامت کے ہین روٹی قرض لینا حمام کے دروازہ پر بیٹھنا حجام کا آئینہ دیکہنا -
فائدہ - پانچ جانور جنت مین جائینگے اصحاب کہف کا کتا - حضرت اسماعیل کا کبش حضرت صالح کی اونٹنی حضرت عزیر کا

کردیا اور حضرت نبی کا برائی صلوات اللہ عنہم وسلامہ اجمعین - فائدہ - پانچ چیزین مسلمان کو تباہ کرتی ہین - غفلت اور شک اور فتنہ اور حرام اور جہل نفسانی - فائدہ - دعا کوئی آفت نازل ہو تو امام فجر کی نماز مین قنوت پڑہے بلکہ سب نمازون مین قنوت پڑہا جائے اور مصیبت مین قنوت پڑہنا منسوخ نہین ہوا ہی - کہ نوازل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز وفات تک قنوت پڑہتے رہے اور حضرت کے بعد مسیلمۃ الکذاب و اہل کتاب کے محاربہ پر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور معاویہ کے محاربہ پر حضرت علی قنوت پڑہتے رہے - اور فجر مین قنوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا کہ رعل اور ذکوان اور بنی لحیان پر دعا کرتے تھے ایک مہینہ دعا کی - نازلہ اور شدۃ کے لیے ایسی نماز ہے جو خسوف اور تاریکی اور آندہی اور بارش اور ہوف اور (فزع) گہبراہٹ اور مرض کی وبا اور زلزلہ اور کڑک بجلی اور ستارون کا پہیل جانے کے لیے اور رات مین انکا روشنی ہونے کے لیے اور دشمن کے خوف کے لیے دو رکعت الگ الگ پڑہنا - اور بہتر یہہ ہے کہ ہر حادثہ پر نماز نفل پڑہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کوئی امر وارد ہوتا تہا تو نماز پڑہتے تھے - فائدہ - فسق سے لیاقت شہادت اور قضا اور حکومت اور سلطنت اور امامت اور ولایت فی المال اور تولیت وقف زائل نہین ہوتی ہے - فاسق ہو گیا تو معزول نہوگا - پر عزل کے قابل ہوجاتا ہے عزل بہتر ہے - اور سفیہ باپ کو ولایت فی المال نہین ہوتی ہے - فائدہ اللہ تعالی کے ارادہ سے فقہا انبیاء کے بعد واقف ہو سکتے ہین - فائدہ - تین شخص کی دعا قبول نہین ہے - بد خو عورت والے کے مرد کی کہ اوسکی طلاق تو اسکے اختیار مین اللہ تعالی نے دی ہے کیون نہین طلاق دیتا ہے - جو دعا تفریق وموت مانگتا ہے - اور اوسکی دعا جو سفیہ کو مال دیدیا ہے اور اوسکی کہ بے گواہ کسی کو مال دیدیا - فائدہ - قیامت مین سب امر کا سوا علم کے سوال ہوگا - فائدہ - قاضی کو دفتر کہ جسمین محاضر اور سجلات ہون محفوظ رکہنا جائز ہے - فائدہ - جو شے باطل ہوئی اوسکے ضمن مین جو ہے وہ بہی باطل ہے - فائدہ - عقد فاسد مین جو ارث فاسد ہوتی ہے - تعاطی فاسد سے بیع منعقد نہین ہوتی ہے - اجارہ صحیح نہین ہے تو اوسمین احکام ضمنی صحیح نہین ہین - منکوحہ سے نکاح کی تجدید کرے تو مہر لازم نہوگا - نکاح ثانی صحیح نہین تو مہر بہی صحیح نہین ہو - قسم کو مال دیکر خرید لیا تو صحیح نہوگا - قسم لیگا کیونکہ حلف مال نہین ہے شفعہ پر صلح بالمال بہی صحیح نہین ہے - فائدہ - فاسد پر جو مبنی ہے وہ بہی فاسد ہے - فائدہ - حق العبد مقدم ہے حق اللہ تعالی - شکار اسکے پاس ہے احرام باندہا تو بحق اللہ تعالی چہوڑ دیگا - واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم واسلم - وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم -

فن رابع اشباہ و نظائر فن الالغاز چیستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی کے لیے حمد ہے اول اور آخر اور درود نبی پاک پر جسکی خوبیان کامل ہین باطن اور ظاہر۔ یہہ فن رابع ہے اشباہ و نظائر۔ یہہ الغاز کا فن ہے لغز کی جمع اپنی مراد پوشیدہ کرے تو الغز کہتے ہین۔

کتاب الطہارت۔ سب سے اچھا پانی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیون سے نکلا۔ حوض صغیر حمام وقوع نجاست سے ناپاک نہین ہوتا ہے کہ اوسمین ہاتھ پڑتے رہتے ہین اور اوپر سے پانی پڑتا رہتا ہے۔ چوہا بلی سے ڈر کر بھاگا اور کنوین مین جا پڑا تو سب پانی نکالین اور اگر مرگیا تو سب نہین نکالتے ہین صرف ۲۰ ڈول نکالتے ہین۔ کوہ کے نکالنے مین آخیر ڈول پھر اوسمین ڈالدیا تو ایک ہی ڈول پانی نکالین۔ جو حوض کہ اوپر تنگ ہو اور اندر دہ در دہ ہو اگر بچہ کم ہو جاے تو وضو جائز ہے جس پانی مین مینڈک مر کر پھٹ جاے پی نہین سکتے ہین وضو کر سکتے ہین۔

کتاب الصلوۃ۔ تکبیر غرور سے نماز نہین ہوتی ہے۔ تکبیر تعظیم سے ہوتی ہے جس سرزمین پر آفتاب غروب ہوتے ہی طلوع ہوتا ہے وہان نماز عشا و وتر نہین ہے۔ نماز مین حدث ہوا اور باہر نکلنے مین پڑھتا رہا نماز جدید کریگا نہ اسپر بنا اور اس قرءت سے بنا نماز باطل ہوگی۔ ایک نماز نہ پڑھی اور یاد ہوتے ہوے پانچ پڑھ لی اور وہ ایک پڑھی تو یہہ پانچ نماز فاسد اور چھٹی نماز پڑھی تو وہ پانچ صحیح ہوئی۔ پانچوین رکعت مین بے تشہد اخیر کھڑا ہوگیا اور اس رکعت کے سجدہ مین حدث کیا تو چار رکعت تمام ہوگئی۔ اور بے حدث سجدہ سے اوٹھتا نماز فرض فاسد ہوجاتی۔ جسکو نعم تکیہ کلام ہو نماز مین کہیگا تو فاسد نہوگی۔ امام مقیم ہے پانی دیکھا تو مقتدی کی نماز جاتی رہی۔ عورت نے سجدہ تلاوت کیا تو سامعین بھی اوسکے ساتھ کرینگے۔ جمعہ کی قضا ہے بلکہ ظہر قضا ہوگا۔ خارج از نماز آیت سجدہ کئی بار ایک جگہہ پڑھی ایک سجدہ کرلیا اور پھر وہین نماز شروع کی اوسمین پھر پڑھی تو سجدہ پھر کریگا۔

کتاب الزکوۃ۔ واہب نے مال موہوب سال پر واپس لے لیا۔ تو نہ اوسپر زکوۃ ہے اور نہ موہوب لہ پر۔ جو مہر کہ قبضہ اور مال ضمار پر زکوۃ نہین ہے گو سال گزرے اور گواہ بھی نہو۔ مقروض گو مالک نصاب ہے زکوۃ لے سکتا ہے۔ مریض اپنے وارثون سے چھپا کر زکوۃ دے سکتا ہے اور ظالمون سے چھپاے کہ کثرت مال پر واقف نہو جائین۔ جو گھر کا کرایہ لیتا ہو اور نصاب نہو تو امام کے نزدیک غنی ہے زکوۃ نہ لیوے اور امام محمد کے نزدیک فقیر ہے لے سکتا۔

کتاب الصوم۔ اکیلا چاند دیکھا اور قاضی نے اوسکی گواہی قبول نکی تو روزہ بے کفارہ افطار کر سکتا ہے۔ یاد رہے کہ روزہ مین اختلاف ہو طلوع کے بعد جو بالغ ہوا اور نیت پہلے سے کی تھی تو نفل ہوگا۔ نہ فرض۔ اپنے دوست کا تھوک نگلیا

توکفارہ دیگا۔ کافر جو زوال سے پہلے اسلام لایا اور وقت نیت مین نفل کی نیت کی تہی تو نفل صحیح نہین ہے۔

کتاب النکاح۔ باپ نے نشہ مین کم مہر پر نکاح کر دیا تو نکاح نہوگا۔ حمل والی کو طلاق ہوئی اور بچہ جنے اور اوسیدن نکاح کیا اور قبل دخول طلاق ہے۔ اور اوسی دن نکاح کیا اور مر گیا تو ایک ہی دن مین تین شخص سے مہر لیگی ح۔ کیونکہ طلاق قبل دخول مین عدت نہین ہے۔

کتاب البیع۔ مریض محابات بیچے تو جائز نہین اور اوسکا وصی بیچے تو جائز ہوگا۔

کتاب الاقرار۔ اقرار بالزنا مکرر ہوتا ہے۔

کتاب الغصب۔ ایک کیواڑ یا ایک جوتی غصب کی تو دو دینے پڑینگے۔

کتاب الجنایات جتنہ مین حشفہ کٹ گیا تو نصف دیت دیگا۔ دانتون کی دیت کامل دیت انسان کی ہو اور مین خمس زیادہ

کتاب الفرایض۔ اسلام مین سب سے پہلے سعد بن الربیع کا ترکہ تقسیم ہوا۔ مریض کی دادی اور نانی سے نکاح کیا اور مریض نے اوسکی دادی اور نانی سے نکاح کیا اور ان دونون نے دو دو بیٹی جنین صحیح کی نانی کی بیٹیان اوسکی خالہ ہوئین اور اوسکی دادی کی بیٹیان اوسکی پھوپھیان ہوئین۔ مریض مر گیا تو صحیح کی دونو دادی اور نانی ثمن لینگی اور اوسکی بیٹیان دو ثلث۔ اور مریض کے دو علاتی بہن صحیح کی اخیافی بہن ہین باقی لینگی ۲۴ سے مسئلہ ہوکر ۴۸ سے تصحیح ہوی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واسلم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ اور اوسکے برگزیدون پر سلام ہو۔ یہ اشباہ والنظائر کا فن سادس ہے۔ یہ فن فروق ہے (جسمین مسلون کا آپسمین فرق ہے) مین نے ہر باب مین سے کچھ اسمین ذکر کیا ہے۔ امام کرابیسی کے فروق جو تلقیح محبوبی مین ہین مین نے اسمین جمع کیے ہین۔

کتاب الصلوٰۃ وفیہا بعض مسایل الطہارۃ اس مین طہارت کے کچھ مسلون کا ذکر ہے۔ کنوئین مین ثابت مینگنی گری تو ناپاک نہوگا اور آدہی گری تو ناپاک ہوگا۔ فرق یہ ہو کہ ثابت مینگنی پر جہلی ہوتی ہے جو بکھرنے نہین دیتی ہے اور آدہی تو بکھر سکتی ہے اور وہ دودھ جس برتن مین دوہتے ہین اوسکا بھی یہی حکم ہے۔ اپنی بیمار جورو کو وضو کرانا واجب نہین ہے۔ اور اپنے غلام اور لونڈی کو کرا سکتا ہے کہ وہ اوسکے مال ملک ہین اونکی اصلاح اسپر واجب ہے نہ عورت کی۔ چوہا گرے تو تمام کنوان نہ سونتا جاے اور اسکی دم گرے تو سب پانی سونتا جاے کیونکہ اوسکی دم مین سے خون بہتا رہتا ہے۔ نماز مین قرآن شریف دیکھکر پڑہا نماز جاتی رہی کسی عورت کی فرج بشہوت دیکھی تو نماز نہ جائیگی کیونکہ وہ تعلیم و تعلم ہے نہ یہ ثانی۔ ایک مہینہ نماز پڑہا کی اور پہر کہا کہ مین مجوسی ہوں تو وہ لوگ نماز عادہ نکرین اور جو کہا کہ مین نے بے وضو نماز پڑہا دی یا ناپاک کپڑے سے پڑہا دی اگر یقین ہو تو نماز اعادہ کرین

کیونکہ امر اول حتی شکری بعید ہے (کہ یہہ امر دشوار اور نامقبول ہے) اور امر ثانی کا احتمال تو ہوتا رہتا ہے (امر اول سے اسلیے قبول نہین ہے کہ قول کافر مقبول نہین ہے) نفل شروع کی اقامت ہوئی نماز نہ توڑے اور فرض شروع کیا ہے اور اقامت ہوئی تو توڑ دے اور گناہ نہوگا کیونکہ امر ثانی مین اصلاح ہے نہ ابطال ہے - بغیر ضرورت چوہے کا پیشاب نجس نہین ہے اور اوسکا جھوٹا نجس ہے - دار الحرب مین ایک مردہ ملا کہ زنار گلے مین ہے اور بغل مین قرآن شریف ہے - تو اوسپر نماز جنازہ پڑھی جاے - اور دار الاسلام مین ہو تو نہ پڑھی جاے کیونکہ دار الحرب مین بے زنار گزر نہین کر سکتا ہے امان نہین پاتا ہے اور دار الاسلام مین اسکی کیا ضرورت ہے -

کتاب الزکوٰۃ - ایک نصاب موجود ہے تو کئی نصابون کی زکوٰۃ سال سے پیشگی دے سکتا ہے اور زراعت کا عشر اوگنے سے پہلے نہین دے سکتا ہے - زکوٰۃ کا تو سبب موجود ہے (اور وجود سبب پر حکم ہو سکتا ہے) اور نبات سے پہلے تو وجود سبب ہی نہین ہے (تو اوس سے پہلے کیونکر حکم ہوگا) - زکوٰۃ دینے کا وکیل اپنے قرابت والے کو دے سکتا ہے اور خود بھی لے سکتا ہے - اور وکیل بالبیع اپنے لیے نہین خرید سکتا ہے - ح اگر وکیل بالنکاح اپنے موکلہ کا نکاح اپنے ساتھ کر لے تو بھی جائز نہوگا - کیونکہ زکوٰۃ اور صدقات فطرہ وغیرہ اور کفارات اور عشر یہہ سب مسامحات بخشش ہین - (اسمین احتمال تہمت نہین) (اور نکاح) اور معاوضات مین کی بنا مضایقات پر ہے اوسمین تہمت ہو سکتی ہے کہ اپنے لیے اور اپنے اقارب کیلیے محابات معاملہ کیا ہوگا (محابات کمی پر بیچنا ہے) سال کے بعد شک ہوا کہ زکوٰۃ دی یا نہین دی تو ادا کر دے کہ تمام عمر اوسکے ادا ہونے کا وقت ہے اور نماز کا وقت کے بعد شک ہوا کہ پڑھے یا نہ پڑھے تو اعادہ ضرور نہین ہے کیونکہ نماز تو وقتی حکم ہے بعد وقت کے جو شک ہوا (تو یقین بالشک زائل نہین ہوتا ہے) ادا کا حکم تھا - زعفران اسلیے خریدی کہ تجارت (کعک کی روٹی پر لگاے گا (تو گویا یہہ بھی مال تجارت ہے) زکوٰۃ نہین ہے کیونکہ وہ مال خرچ ہو جاتا ہے قائم نہین رہتا ہے اور تل روٹی پر لگانے کے لیے خریدے تو زکوٰۃ ہے کہ وہ قائم رہتے ہین - نمک اور لکڑی بھٹیارہ کا ہے (اور پانی اور آٹا گوندھنے کا برتن بھی) - اور بیری کے پتے اور صابون دھوبی کا ہوتا ہے اور دباغت کا مصالحہ دباغ کا - اور زعفران اور کسم رنگریز کا - پس جو شل تل ہے کہ اصل شے پر باقی رہے وہ اور اوسکا وصف تو اصل شے کا حکم ہوتا ہے - زکوٰۃ اوسپر ہے تو اسپر بھی ہے اور جو اصل شے باقی نہین ہے تو اوسپر رنگ وغیرہ بھی باقی نہین رہتا ہے تو نہ اوسپر زکوٰۃ ہے نہ اسپر ہے -

کتاب الصوم - نیت کی کہ ایک دن مین دو روزہ رکھے گا تو ایک ہی روزہ واجب ہوگا اور ایک سال مین دو حج کی منت مانی تو دو حج لازم ہونگے کیونکہ ایک خود اور ایک اوسکا نائب حج کر سکتے ہین - روزہ مین تھوڑا نمک چکھا کفارہ دیگا کہ قلیل نفع بخش ہے اور بہت چکھا تو صرف قضا ہے نہ کفارہ کہ بہت نمک مضر ہے - باہر سے تل لیکر نگل گیا

کتاب۔۔۔ وہ ہوگا اور مرتہ مین ہے پا یشب سے لاشی ہوجاتا ہے او سپر او س سے کچھ نہین ہے۔

کتاب الحج۔ اونٹ کی مینگنی سے رمی جمرہ کیا تو جائز ہے کہ اوسمین شیطان کی خفت و ذلت ہو اور جواہر سے کیا تو جائز نہین کہ اس سے اسکی عزت ہوتی ہے۔ احرام مین شکار بتلایا تو سزا ہو کہ یہہ کام احرام کے خلاف ہے اور انسان کے قتل پر کہا تو سزا نہین ہے کیونکہ ہر وقت ممنوع ہے نہ احرام کے ساتھ۔ وقوف کے وقت مین غلطی ہوئی تو اعادہ نہین ہے اور روزہ اور قربانی مین غلطی ہوئی تو اعادہ ہے کیونکہ حج مین تدارک محال ہے اور روزہ وغیرہ آسان ہے۔ فقیر نے فقر مین حج کیا پھر تونگر ہوگیا کافی ہوگیا کہ فقیری کی حالت مین سبب متحقق ہوگیا تھا اور اندھا اور عورت بے محرم اور اپاہج مثل فقیر ہین اور لڑکا بعد بلوغ پھر حج کریگا۔

کتاب النکاح۔ نکاح وطلاق بے دعوی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کے حق ہین کہ حلال وحرام اللہ تعالی کے لیے ہے اور ملک بیع وغیرہ بے دعوی ثابت نہین ہوتے ہین کہ یہہ بندہ کا حق ہے۔ باکرہ بالغہ کا مہر قبل خول باپ لے سکتا ہے کیونکہ وہ مہر لینے سے شرماتی ہے تو دلالۃ اوسکا اذن ہے اور جو زوج نے زوجہ کو ہبہ کیا اور اوسنے قبضہ کرلیا وہ باپ نہ لے سکیگا کہ اوسمین اذن نہین ہے۔ باپ لے لیگا تو مرد رجوع کرسکتا ہے۔ عورت سے بشہوت مساس کیا اگر انزال نہوا تو اصول وفروع حرام ہوگی انزال ہوگیا تو نہوگی کہ اول سے جماع کا خیال ہوتا ہے اور انزال پر وہ خیال نرہا۔ دبر سے مساس بھی مصاہرۃ ہوتی ہے کہ احتمال جماع ہے اور دبر سے صحبت مین نہین کہ اوسمین نہ یہہ احتمال ہے نہ احتمال ولد ہے۔

کتاب الطلاق۔ کہا تو میری عورت نہین ہے نیت کی تو طلاق ہوگی کیونکہ یہہ انشاء ہے اور جو کہا قسم خدا کی تو میری جورو نہین ہے تو طلاق نہوگی کہ وہ خبر محض ہے۔ مطلقہ سے وطی جائز ہے کہ وہ رجعت ہے نہ اوسکے ساتھ سفر معتدہ بائن کو مرد کے بیٹے نے بوسہ دیا حرام نہوگی اور بدستور نفقہ لیگی کیونکہ وہ بائن ہوہی چکی ہے اور نکاح مین بوسہ دیا تو حرام ہوگی کہ نکاح مین حرمت ہوتی ہے۔ دس بار داخل ہوگی تو طلاق ہے تو دس بار داخل ہوگی تو طلاق ہوگی ورنہ کچھ نہین۔ اور تین بار داخل ہوگی تو طلاق ہے اب ایک بار داخل ہوئی تو تین طلاق ہین اسلیے کہ دس بار داخل ہونے سے طلاق نہین ہوتی ہے اور تین بار داخل ہونے سے طلاق ہوتی ہے۔ مرد اپنے وکیل طلاق کو موقوف کرسکتا ہے اور عورت کو وکیل کیا تو موقوف نہین کرسکتا ہے کہ یہہ تملیک ہے۔ گو طلاق اور ابراء اور نکاح کی معنے تعلیم سے بھی نہ جانتا ہو تو صحیح ہوجاینگی کہ یہہ عقود صرف الفاظ پر بے رضا ہوسکتے ہین اور بیع اور ہبہ واقالہ اور اجارہ معافی سے برضامندی پیدا ہوتے ہین

یہانتک حضرت زین بن نجیم کی تصنیف ہے۔ اب یہانسے اونکے بھائی علامہ عمر ابن نجیم کی تکمیل ہے رحمۃ اللہ علیہما

کتاب الحدود۔ حد الزنا حد الشراب حد السرقہ تمادی ایام ساقط ہوتے ہین۔ اور حد قذف اور حد قصاص ساقط

نہین ہو سکتے ہین - کیونکہ یہہ دونو دعوے پر موقوف ہین تو بالضرور (بصورت دعوی) یا عدم دعوی شہادت کی محتاج ہونگے اور
زنا اور شراب جو شہادت پر موقوف نہین ہے گر مرتکب کے فعل کا ثبوت ضرور شہادت کا خواہان ہے نہ باعتبار اصل فعل کے اور سرقہ
متضمن مال ہے اس لیے دعوی ضرور ہوا نہ اصل فعل - زنا مین اقرار چار بار ضرور ہے کیونکہ وہ بہ نسبت اور افعال کے بہت
قبیح ہی اسی لیے اوسکا چھپانا بہت لازم ہے - زنا کا چار بار اقرار کیا اور جب رجم ہونے لگا تو بھاگ گیا یہہ بھاگ جانا مفید ہوگا کیونکہ
خالص حق اللہ تعالی کا ہے - اگر گواہی دین کہ جس عورت سے زنا کیا وہ غائب ہے تو حد ہوگی اور سرقہ اور قذف اور
قصاص مین اگر حد پہ بھاگ جاے گا تو مفید نہوگا چنانچہ اگر غائب کا مال چورایا تو حد نہوگی - کیونکہ اول مین دعوی شرط
نہین ہے اور ثانی مین دعوی شرط ہے -

کتاب السرقہ - مین نے سو روپیہ چورائے نہ بلکہ دس چورائے قطع نہوگا اور ضمان سو روپیہ دیگا کیونکہ اقرار مال سے رجوع
نہین ہوتی ہے (اور حد سے رجوع ہو سکتی ہے) اور کہا مین نے سو روپیہ چورائے نہ بلکہ دو سو روپیہ چورائے تو حد سے رجوع
نہین ہے اور قطع ہوگا اور قطع اور ضمان دونو جمع نہین ہو سکتے ہین - تہان جو دس درہم سے کم ہے اور اوسکے پلہ
مین دینار بندھا ہوا ہے قطع نہوگا - اور دوجی مین اگر دینار بندھا ہوا ہے تو قطع ہوگا کیونکہ اول مین تہان چورایا ہے اوسمین
قطع نہین ہے کہ نصاب نہین ہے اور دوسرے مین تو دینار ہے عمدًا چورایا ہے - (ابریق) چھاگل سونے کی یا چاندی کی
جسمین شراب ہے چورا سے یا کتا ہے یا جانور ہے کہ اوسکے گردن مین یا پانون مین سونے کے طوق اور زنجیر ہے یا بچہ
چورایا کہ اوسپر دینار وغیرہ زیور ہے تو قطع نہین ہے - درہم و دینار چور نگل گیا قطع نہین ضمان ہوگا اور اوسکے پیٹ سے
نکلنے کا انتظار نہوگا - جانور پر اگر رکھدیا اور وہ نکل گیا پھر پکڑ کر پانی مین پھینک دیا اب پانی مین بہتے ہوے ل
قطع نہین ہے کیونکہ حرز اور اخراج پایا نہین گیا -

کتاب اللقطہ - جانور کو سانڈ کر دیا کسی نے اوسے پکڑ کر درست کر لیا اب مالک لے سکتا ہے اور مالک نے کہدیا کہ جا جسکو
لے اوسکی ملک مین نے کر دیا ہے تو اسیکا ہو گیا (یہہ تملیک ہی) اور جو اس نے خرچ کیا ہے وہ استمرار کا نفع ہے -

کتاب البیوع - شرب اور طریق اور مسیل بے ذکر بیع اور اقرار اور وصیت اور صلح مین داخل نہین ہوتی ہین
اور اجارہ اور تقسیم اور رہن اور وقف مین داخل ہونگے کہ بیع وغیرہ مین ملک مقصود ہے اور اجارہ وغیرہ مین منفعت
موجود ہے جو بے اسکے نہین ہو سکتی ہے - گیہون دیگر روش اور آٹا لینا بسلم جائز نہین ہے کہ اسمین جہالت فاحش ہے
اور عکس جائز ہے کہ اوسمین جہالت کثر ہے - یہہ تہان دس روپیہ کو ہے مشتری نے کہا کہ لاؤ مین دیکھون یا کسیکو دکھاؤن
اور ضایع ہو گیا تو ضمان نہین ہے کہ یہہ بیع نہین ہے اور جو کہا کہ اگر مین راضی ہونگا تو لے لونگا ضایع ہو گیا تو ثمن دینا ہوگا

قطع و ضمان دونو جمع نہین ہو سکتے

کیونکہ اس لیے لینا کہ پسند کرکے لونگا بیع ہے گو امر واقع نہو اور ریاہر ہوگا تو بالاولی - مین نے تجہہ سے خریدا (یہہ ایجاب بشرط بیع ہے) اور مجلس ہی مین صدقہ دیدیا یا آزاد کردیا یا انگریہ کتر لیا تو بیع ہو گی - (کہ مجلس مین یہہ کام بایع کے روبرو اوسکی رضا اور تعاطی پر دلیل ہین جو شرط ثانی قبول ہے) اور بے اسکے اگر او ٹہہ جاتا تو بیع جائز نہوتی - بقصد خریداری قیمت بیان ہوکر جو قبضہ کیا تو بیع ہے اگر ہلاک ہوگی تو قیمت دینا ہوگا (قیمت جو بازار والے آنکین اور ثمن جو آپسمین ٹہرے) ورنہ امانت ہوگا کیونکہ ذکر ثمن اس امر کی دلیل ہے کہ اب بیع پر راضی ہوگیا ہے اور ذکر ثمن نہو تو راضی نہین ہے امانت ہوگا - یاقوت کہکر بیچا اور وہ شیشہ نکلا بیع باطل ہے کہ وہ اور شے ہے اور یہہ اور - اور جو سرخ یاقوت کہکر بیچا پر وہ سبز نکلا تو بیع جائز ہے کیونکہ وہ تو ایک شے ہین مگر بعدم وصف مرغوب والیسی کا اختیار ہے - کئی درخت پہلدار کہکر بیچے اور ایک ہی بے پہل درخت نکلا بیع فاسد ہے اور ہر درخت کے پہل بیان کردے تو جائز ہے کہ اول مین جہالت ہے اور ثانی مین تعین ہے - زمین والے کے ہاتھ آدہی کہیتی بیچ سکتا ہے نہ کسان کے ہاتھ آدہی زمین -

کتاب الکفالت - اصیل نے ابراء مردود کردیا ہے تو اصیل بری نہوگا اور کفیل ہوگا کہ اصیل بقدر دین کا خواہان ہے کفالت یا کوئی حق کا اقرار کرے تو پہلے ہی قید نہوگا اور گواہون سے ثابت ہوگا تو قید ہو سکتا ہے -

کتاب الحوالت - اپنے مہر کا عورت نے کسی پر حوالہ لیا اور یہہ شخص (محال علیہ) اب فساد نکاح کا مدعی ہے تو یہہ نامقبول ہے اور ابراء کا مدعی ہے تو قبول ہے کہ اول مین مدعی تناقض ہے -

کتاب القضاء - قاضی بے اذن امام کیسو اپنا خلیفہ نکریگا اور امام نماز کر سکتا ہے کہ اسکو ضرورت درپیش ہوتی ہے بے اذن حرج ہی اور میت کا وصی بے حکم میت وصی کر سکتا ہے کہ میت سے حکم ہونا متعذر ہے اور وکیل بے حکم موکل وکیل نہین کر سکتا ہے -

کتاب الشہادت - ہزار روپیہ کی گواہی دی اور حکم ہوگیا اور حکم ہونے سے پہلے مدعا علیہ نے دعوی دفع کردیا تو گواہ پر ضمان نہین ہے - اور حکم سے پہلے ابراء پر گواہی دی تو ضمان ہوگا کہ اول مین گواہون کا کذب ثابت نہین ہوا ممکن ہے کہ قرض کے بعد ابراء ہوا ہو اور ثانی مین ظاہر ہوا کہ وہ اب قرض ہونا بیان کرتے ہین (بعد ابراء) دو مومن مدعی کے لیے گواہی دینے مین قبول ہے کیونکہ نہ اپنے لیے فائدہ لیتے ہین نہ نقصان دفع کرتے ہین - بلکہ کیسا حق بہت ثابت کرتے ہین - اور دو بائع گواہی ملک کی دیتے ہین مقبول نہین ہے کہ اپنی سعی سے جو کام تمام کرچکے وہ باطل کیا چاہتے ہین (یعنے اپنا حق ملک)

کتاب الوکالت جو وکیل بشراء شے معین اپنے پاس سے قیمت دی اور یا خلاف بخیر کرے اور یا کوئی اور چیز خریدے

تو صحیح ہی ورنہ نہین - اور عورت متعین سے نکاح کا وکیل خود کرے صحیح ہی کہ یہہ سفیر محض ہے - بیطرفثانی کی رضامندی کو وکالت صحیح نہین ہے مگر مسافر اور مریض اور مخدرہ کر سکتی ہے -

کتاب الدعوی - دین کا قدر وجنس وصفت بیان کرنا ضرور ہے اور شے معین کے لیے اشارہ کافی ہے - دعوی پر کہا کہ تیرا مجھپر کچھ نہین ہے اب مدعی گواہ ثبوت لایا اور یہہ گواہ ادا یا ابرا کا لایا تو قبول ہے - اور جو کہا کہ مین تجکو پہچانتا ہی نہین قبول نہوگا کہ کلام ثانی مین تناقض ہے - تو قسم کہالے تو روپیہ دیتا ہون اوسنے قسم کہالی اگر اس شرط پر ادا کیا ہو تو جائز نہین واپس لے سکتا کیونکہ ادا بالشرط اقرار نہین ہوتا ہے اور بے شرط اقرار ہے اور یہہ ہے - مدعی بہ قرض ہو تو مفلسی مین ولائن کا قول قبول ہے -

کتاب الاقرار - میرے تجھپر ہزار ہین وہ بولا الحق او الصدق یا حقا حقا یا صدقا صدقا کہا اقرار ہے اور جو کہا الحق حق والصدق صدق تو اقرار نہین ہے - اپنے ہاتھ سے کچھ حق لکھا یا کسی سے لکھوایا اور کہا کہ اسپر گواہ رہو تو یہہ اقرار ہے اور انکو پڑھکر سنایا اور نہ گواہی کے لیے کہا تو اقرار نہین ہے - کیونکہ کتابت محتمل ہے امر کرنے سے احتمال زائل ہوا اور صرف لکھنا اقرار نہین -

کتاب الصلح ہزار کے دعوی پر سو پر صلح کر کے لیلیے اب یہہ سو روپیہ کسی اور کے نکلے یا کھوٹے نکلے تو سو روپیہ دوبارہ لیگا - صلح باقرار ہو یا بانکار ہو کیونکہ یہہ حط اور معافی ہے اور اگر درہم کے دعوے سے دینار پر صلح ہوی اور وہ کسی اور کے نکلے تو صلح باطل ہے کہ یہہ صلح حکم مین بیع صرف کے ہے - مین نے تمہارے کہرے روپیہ خرچ کر ڈالے اب یہہ کھوٹے لیلو اگر نہ چلینگے تو واپس دیدینا کیونکہ یہہ روپیہ حق مالک ہے نہ حق مدیون کیونکہ متعین نہین ہے تو بحق مالک برضامندی اوسکے واپس دے سکتا ہی اور خرچ بہی کر سکتا ہے اور اگر کوئی چیز بیچکر کہا کہ اسمین عیب ہو تم بیچ لو اگر نہ بکے گی تو واپس نہین دیسکتا ہے کیونکہ مبیع بتعین مشتری کی ملک ہو گئی واپس کیونکر کر سکتا ہے - عورت بعوض نفقہ اپنے مرد سے کچھ لیکر صلح کر سکتی ہے اور بائن ہو تو صلح نہین کر سکتی ہے کہ اگر عورت کو بحق اللہ تعالی دیا جاتا ہے اور نفقہ خاص عورت کا حق ہے چنانچہ ناشزہ کا حق نفقہ ساقط ہے نہ عدۃ مین بائن کا -

کتاب المضاربت - مضاربت بے درہم و دینار (نقود کے) نہین ہو سکتی ہے اور کچھ اسباب دیکر کہا کہ اسکی قیمت مین مضاربت کرو تو جائز ہے کہ وہ مضاربت اس قیمت پر منسوب ہے - ودیعت یا غصب ہون تو مضاربت ہو سکتی ہے اور دین ہو تو نہین اور کسیکو حکم دیا کہ دین وصول کرو اور اوسمین مضاربت کرو تو جائز ہے کیونکہ مال جو مضارب نے ودیعت لیا ہے یا غصب کیا ہے رب المال کی ملک ہے مضاربت ہو سکتی ہے اور دین جو مضارب پر ہے وہ مضارب کی ملک ہے اوسمین مضاربت نہین ہو سکتی ہے - رب المال کا حصہ بیان ہوا مضارب کا تو جائز ہے کیونکہ باقی حصہ بالضرور مضارب کا ہوگا اور اسکے عکس بہی استحساناً جائز ہے -

ناشزہ کا نفقہ ساقط ہے بائن کا عدت مین

کتاب الودیعت کچھ گیہوں خرچ کر ڈالے تو اوسی قدر ضمان دیگا اور باقی کے ساتھہ وہ سنکر ملا دے تو باقی کا ضمان دیگا۔ کیونکہ جو ملایا ہے وہ تو اوسی کی ملک ہے اسلیے باقی بھی اس ملانے سے ضایع ہوگی اسلیے اسکا ضمان دیگا میں نے تجہسے جو ہزار روپیہ ودیعت لیے تہے وہ خرچ ہوگئے اور جو ہزار غصب کیے تہے وہ یہہ موجود ہین۔ مالک مدعی ہے کہ غصب کے روپیہ خرچ ہوگئے ہین اور ودیعت موجود ہے تو چونکہ یہہ غصب لینے کا مقر ہے جو ضمان کا سبب ہے اور اب عدم ضمان کا مدعی ہے اور مالک اوسکا مدعی ہے کہ غصب پر ضمان کا مدعی اسلیے قول مالک جو ضمان سبب کا منکر ہے قبول ہوگا۔ اور جو کہا کہ تو نے جو میرے پاس ہزار روپیہ ودیعت رکھے تہے اور مین نے ہزار روپیہ تیرے سے غصب کیے تہے ودیعت خرچ ہوگئی غصب موجود ہے اور مالک اسکا منکر ہے تو قول غاصب قبول ہے کیونکہ وہ اقرار اپنے فعل کا نہین کرتا ہے بلکہ اقرار بفعل غیر کرتا ہے کہ تو نے ودیعت دی تہی اور اقرار بفعل غیر سے الزام نہین ہوتا ہے۔

کتاب العاریت۔ شے مستعار مستعیر کا ذمہ ہے کہ واپس دے اسلیے واپس کرنے مین سارا خرچ اوسکا ہوگا اور اجارہ مین مالک اپنی چیز آپ لے کر جائے اسلیے مستاجر گہر واپس کریگا تو ذمہ دار ہو سکیگا۔ عاریت مستاجر زمین کی سی لیکر عاریت دے سکتا ہے [illegible]

کتاب الاجارة۔ اجارہ موبدہ ولی ثبت المدت جائز نہین ہے اور نکاح موبد مشروع ہو جائز ہے۔ گہر کی ایک دیوار گر گئی تو اجارہ فسخ نہوگا اوس سے منفعت زائل نہین ہوتی ہے اور گہر گر جائیگا تو فسخ ہے کہ اول سے منفعت زائل ہے مستاجر اجارہ باقی ہے عاقد مرگیا تو کہیتی تا تمامی مدت قائم رہیگی اور مدت گزر گئی تو کہیتی کے کٹنے تک اور کرایہ مثل دینا ہوگا۔ شہر سے باہر جانے کے لیے کرایہ لیا اور اپنے گہر مین لیجا کر باندہ لیا اور جانور مرگیا ضمان دیگا کہ اسکا ماذون نہ تہا اور شہر مین جانے کے لیے لے گیا اور گہر مین باندہ لیا اور مرگیا تو ضمان نہ دیگا کہ اسکا ماذون تہا۔

کتاب الاکراہ۔ بیع یا شرا تو اکراہاً ہوئی مگر بعد بخوشی تسلیم کیا تو جائز ہوئی کیونکہ امر لازم ہے بعد اجارہ فسخ نہوگی اور ہبہ لازم نہین ہے اگر اکراہ کے بعد بخوشی دیدیا تو لازم نہوگا۔ طلاق بالاکراہ ہوئی تو جائز ہے اور اقرار طلاق بالاکراہ جائز نہین ہے اگر [illegible] دودہ پلایا یا اسلام لایا تو صحیح ہے رضاعت اور اسلام دونو ثابت۔

کتاب الاشربة۔ شراب کا قطرہ پانی مین گرا تو ناپاک ہوگیا اور یہہ سرکہ مین گریگا تو سرکہ ناپاک اور سرکہ مین ہی شراب گرے تو ناپاک نہوگا کہ وہ بہی سرکہ ہو جائیگی۔ شوربہ مین شراب گری تو جبتک نشہ نہوگا حد نہوگی کیونکہ وہ پک گئی ہے اور پانی مین گرے اور بو اور مزا پایا گیا تو بے نشہ بہی حد ہوگی کہ ذات شراب پر حد ہے۔ آٹا شراب سے گوندہ گیا تو وہ اوس مین ملگیا اور سرکہ نہین مل سکتا ہے اسلیے آٹا ناپاک ہوگیا اور سرکہ روٹی سے جدا رہتا ہے۔

کتاب الغصب شراب غصب کی اور سرکہ بنالیا اور تلف کر دیا ضمان دیگا کہ شراب مال ہے اور مردہ کی کہال لی

اقرار بفعل غیر

اجارہ موبدہ جائز نہین ہے

نہین ہے اور مسکر و باغت اگر کسے تلف کیا تو ضمان نہ دیگا - اور انسان کے فعل کا نقصان نہین ہوتا ہے - بامہین دانت کر دیا اسکے بانہہ کھینچ لی تو دانت بہی گرا اور گوشت بہی اوکہڑا گوشت کا ارش دیگا دانت ہدر ہے - بے خبر کسی کے دامن پر بیٹہ گیا وہ جو کہڑا ہوا تو پہٹ گیا تو بیٹہنے والا نصف ضمان دیگا -

کتاب المزارعت - اسکی چہ شرطین ہین - بیان وقت - بیج کس کا - اور کس قسم کا بیج - (مثلاً گیہون) - اور جس کا بیج نہو اوسکا مقدار حصہ - اور عامل (کسان) کو زمین پر اختیار کامل ہونا - اور پیداوار مشترک رہنا - کہر ڈیوڑی تاکسم کرلو وا دیگا اور کرڈ زمین والا لیگا یہ فاسد ہے - اسی لیے دو جنس بیج ہون یا ایک ہی بیج مین دو جنس پیداوار ہو تو زراعت فاسد ہے

کتاب الصید والذبائح - پرند صید یا اپنے گہر جاتا ہے تیر مارا حلال ہوگا کہ اسکے ذبح پر اختیار ہو سکتا ہے اور بہٹکتا ہوا ور تیر مارا حلال ہے کہ اُسکے ذبح اختیاری پر قادر نہین ہے -

کتاب الاضحیہ فقیر بکری خرید کر لایا مر گئی یا کہو گئی تو اوسپر واجب نرہی - اور غنی پہر قربانی کرین کہ اوسپر واجب ہے اور اسکے سب مسائل مذکور ہو چکے ہین -

کتاب الاداب - اور اسکو کتاب الاستحسان بہی کہتے ہین - منی مین گہاس پر سجدہ جائز ہے نہ کپڑہ پر - ستہ شوال کے روزہ متفرق رکہے جائین اور باقی مسائل مذکور ہو چکے ہین -

کتاب الجنایات - میرے باپ کو قتل کرو - کیا تو دیت واجب ہے کیونکہ بیٹا حق دار قصاص یا دیت ہے چونکہ شبہ ساقط قصاص کے لیے ہوا تو دیت ہی واجب ہوگی اور میرے باپ کے دونو ہاتہ کاٹ ڈالو تو باپ خود ایسے نقد کا مستحق ہے اسلیے قصاص ہوگا - حشفہ ختنہ قطع کیا تو دیت [illegible] قصاص ہے اور کان کا [illegible] قطع کیا تو دیت ہے کیونکہ سپاری کی بیت قصاص ممکن ہے اور کسی نکر مین ایسے ممکن نہین ہے نہ کوئی مساوی نہین ہے - دو آدمیون کے دانت [illegible] توڑ ڈالے اور ایک نے قصاص لیا تو دوسرا دیت لیگا - اور دو مقتول مین سے ایک کے لیے قصاص ہوا تو دوسرے کے لیے کچھ نہین ہے کہ اطراف بجائے اموال کے ہین ایک کا مال لینا دوسرے کے لیے مانع نہین ہے اور [illegible] کے لیے جان گئی تو دوسرے کے لیے باقی رہا - سوئی کے کہسٹرنے سے موت نادر ہے اور (مسلح) تلوار کی دہار سے نادر نہین ہے - دو آدمی پہین اگر کہ [illegible] دونو مرکر مونہہ کے بل گرے تو کسی پر کچھ نہین ہے اور جو چت پڑے تو دونو کی عاقلہ دیت دینگے اور جو مونہہ کے بل پڑا اوسکے لیے کچھ نہین ہے اور جو چت پڑا اوسکے لیے دیت ہے کیونکہ اول اپنے فعل سے گرا ہے اور دوسرا نہین ہے اور وہ دوسرے کے فعل سے -

کتاب الوصایا - جملہ کا اشارہ مثل عبارت نہین اور [illegible] ہے - اہل میت کے لیے دو دن [illegible]

اور [illegible] ہین [illegible] علاتی بھائی ہین (یعنی علاتی اخیافی) اور بیٹا بھی ہے تو ثلث ان تینون کو
برابر ملیگا اور بیٹی [illegible] کو وصیت نہوگی کہ اول صورت مین وہ وارث نہین ہین اور دوسرے مین وہ وارث
ہوتے ہین۔ تو صرف [illegible] کے ساتھ وارث ہوگا نہ وہ دو باقی۔ زوجہ کے ساتھ اجنبی کے لیے کل مال کی وصیت
کی تو اجنبی ثلث لیگا اور زوجہ ربع باقی لیگی تو مسئلہ ۱۲ سے ہوا ثلث کے چار اجنبی بوصیت اور باقی آٹھ کا ربع ۲ زوجہ
لیگی [illegible] باقی [illegible] نصف ہے وہ بھی اجنبی لیگا۔

واللہ تعالی اعلم و علمہ اتم و احکم۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم

فن سابع کا ترجمہ وصیت کا مجلد کے اخیر مین مترجم کر چکے ہین۔ اور حکایات کا ترجمہ انہون نے اپنے فقہ اکبر کے آخر
مین کیا ہے۔ اسلیے اب اسکے ترجمہ کی ضرورت نہین ہے فقط وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔

وغفر اللہ تعالی لنا ولہم اجمعین

تمت

مطبع دبدبہ احمدی واقع لکھنو محلہ شاہگنج